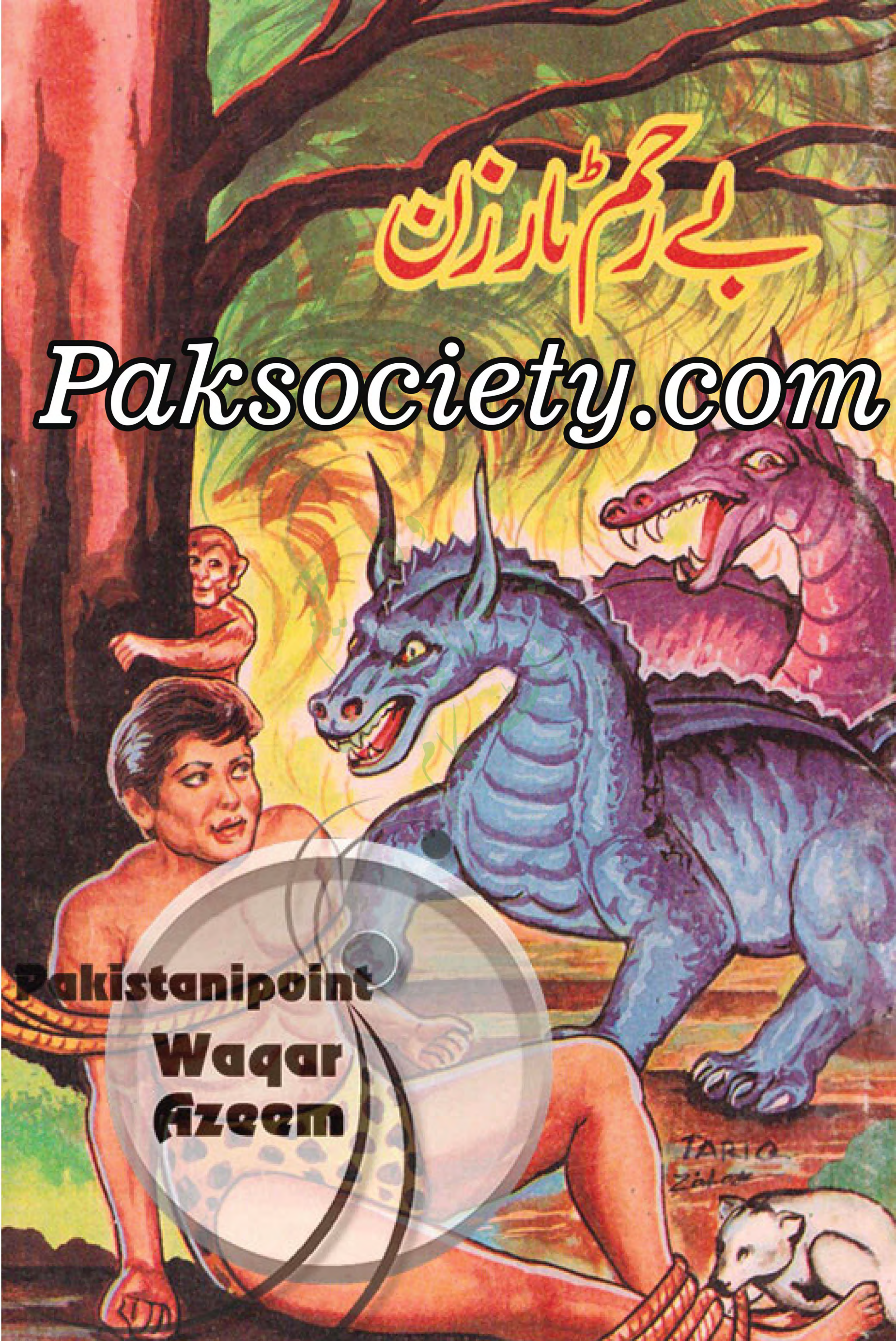

Paksociety.com
Pakistanipoint
Waqar
Azeem

Downloaded from https://paksociety.com

بچوں کیلئے ٹارزن کا انتہائی حیرت انگیز اور انوکھا کارنامہ

بے رحم ٹارزن

مظہر کلیم ایم اے

کتب ملنے کا پتہ۔
یوسف برادرز الحمد مارکیٹ اردو بازار لاہور
Mob:0300-9401919

Downloaded from https://paksociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

جملہ حقوق بحق ناشران محفوظ

ناشران ---- یوسف قریشی
---- اشرف قریشی
---- یوسف برادرز ملتان
طابع ---- پرنٹ یارڈ پرنٹرز لاہور
قیمت ---- 40/- روپے

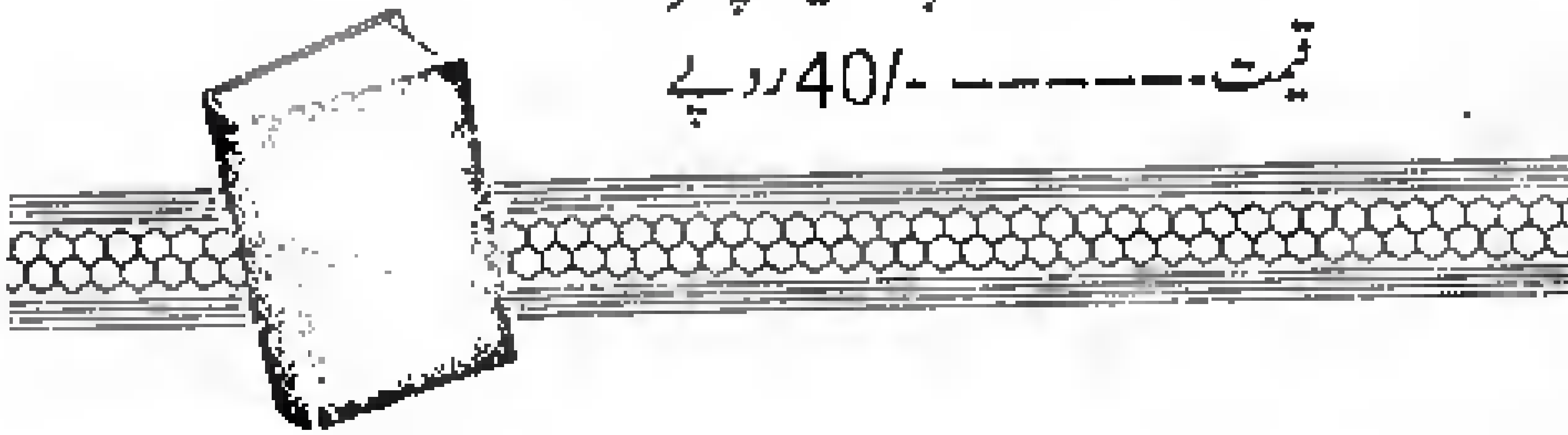

وقار عظیم
پاکستانی پوائنٹ ڈاٹ کام

ٹارزن درخت کے تنے سے پُشت لگائے آنکھیں بند کیے بیٹھا ہوا تھا کہ اچانک دور سے منکو کے چیخنے کی آواز سن کر اس نے بے اختیار چونک کر آنکھیں کھول دیں۔ اسی لمحے منکو ایک جھاڑی کی اوٹ سے نکل کر سامنے آیا۔ وہ بے تحاشا انداز میں دوڑتا ہوا آ رہا تھا۔ ٹارزن کے چہرے پر حیرت کے تاثرات اُبھر آئے۔

"کیا ہوا۔ کیوں چیخے تھے تم۔" ـــــ ٹارزن نے اس کے قریب آنے پر پوچھا۔

"سردار۔ سردار۔ وہ خوفناک بلا۔" ـــــ منکو نے اسی طرح گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔ وہ بڑے

Downloaded from https://paksociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

خوفزدہ انداز میں مڑ کر اس اونچی جھاڑی کی طرف دیکھ رہا تھا اور دوسرے لمحے ٹارزن بے اختیار اچھل کر کھڑا ہو گیا کیونکہ اس نے بھی جھاڑی کی اوٹ سے نمودار ہونے والی اس خوفناک بلا کو دیکھ لیا تھا جس کا ذکر شاید منکو کر رہا تھا۔ یہ بلا کسی طاقتور گینڈے کی طرح کی تھی۔ لیکن اس کا قد چھوٹا تھا اور گردن کسی اژدہے کی طرح لمبی اور مڑی ہوئی تھی۔ گردن پر خوفناک کانٹے تھے۔ اس کا منہ کسی گھوڑے کی طرح کا تھا اور دو کان خرگوش کی طرح اوپر کو اٹھے ہوئے تھے۔ اس کی آنکھوں میں بے پناہ چمک تھی اور کھلے ہوئے منہ سے انتہائی خوفناک دانت نظر آرہے تھے۔ اس کی بڑی سی دم بھی تھی جو بالکل کسی گھوڑے کی دم کی طرح لگتی تھی۔ وہ بلا گہرے سبز رنگ کی تھی اور آہستہ آہستہ چلتی ہوئی ٹارزن کی طرف بڑھ رہی تھی۔ ٹارزن انتہائی حیرت سے اس بلا نما جانور کو دیکھ رہا تھا۔ کیونکہ آج سے پہلے اس نے اس قسم کا جانور کبھی کسی بھی جنگل میں نہ دیکھا تھا۔ یہ خوفناک بلا انتہائی طاقتور اور وحشی لگتی تھی۔ ٹارزن

نے ہاتھ میں پکڑے ہوئے نیزے کو مضبوطی سے تھام لیا۔ جب کہ منکو اس دوران درخت کے اوپر چڑھ گیا تھا۔

"یہ کون سا جانور ہے۔"۔۔۔۔ ٹارزن نے حیرت بھرے انداز میں سوچا ہی تھا کہ یکلخت اس بلا نے زور سے خوفناک قسم کی چنگھاڑ ماری اور دوسرے لمحے وہ کسی تیز رفتار گھوڑے کی طرح دوڑتی ہوئی ٹارزن کی طرف بڑھنے لگی۔ اس کی رفتار واقعی خاصی تیز تھی اور وہ کسی وحشی گینڈے کی طرح پوری رفتار سے دوڑتی ہوئی آرہی تھی۔ ٹارزن کا ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے حرکت میں آیا اور اس کے ہاتھ سے نکلنے والا نیزہ انتہائی رفتار سے سامنے سے آنے والی اس بلا کی چوڑی گردن سے ٹکرایا لیکن دوسرے لمحے ٹارزن یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ فولادی نیزہ اس کی گردن سے ٹکرا کر نیچے گر پڑا تھا۔ اس نے اس بلا کے جسم پر ہلکی سی خراش بھی نہ ڈالی تھی اور نہ ہی اس کے زوردار انداز میں ٹکرانے کا اس بلا پر کوئی اثر ہوا تھا۔ وہ اسی رفتار سے دوڑتی ہوئی آرہی تھی۔ اسی لمحے

Downloaded from https://paksociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

ٹارزن یکلخت اچھل کر ایک طرف ہٹا۔لیکن یہ بلا انتہائی پھرتیلی ثابت ہوئی۔ وہ بھی یکلخت اسی طرف کو پلٹی اور اس کے ساتھ ہی ٹارزن کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کی ایک ٹانگ پر کسی نے بیک وقت سینکڑوں برچھیاں مار دی ہوں۔ ٹارزن کا جسم فضا میں اٹھا اور وہ ہوا میں اڑتا ہوا کچھ دور ایک جھاڑی پر دھماکے سے جا گرا۔ یہ ضرب اس بلا نے لگائی تھی۔ اس نے گردن پر موجود خوفناک کانٹوں کی ضرب ٹارزن کی ٹانگ پر ماری تھی۔ اس ضرب میں اس قدر طاقت تھی کہ ٹارزن جیسا شہ زور ضرب کھا کر کسی حقیر تنکے کی طرح اڑتا ہوا دور جھاڑی میں جا گرا تھا۔ البتہ بلا ضرب لگا کر اپنی جگہ رک گئی تھی لیکن اس کی چمکدار آنکھیں ٹارزن پر ہی جمی ہوئی تھیں۔ ٹارزن کی ٹانگ پر چار پانچ جگہ زخم آئے اور ان سے خون بہنے لگا تھا۔ ٹارزن نیچے گرتے ہی تیزی سے اٹھا اور پھر جیسے ہی وہ کھڑا ہوا۔ وہ بلا ایک بار پھر چنگھاڑتی ہوئی پہلے کی طرح ٹارزن کی طرف دوڑ پڑی اور اس بار ٹارزن نے لمبی چھلانگ لگائی اور بلا تیزی سے اس

جھاڑی کو روندتی ہوئی آگے کی طرف نکل گئی اور ٹارزن لمبی چھلانگ لگانے کی وجہ سے کافی دور ایک اور جھاڑی پر جا گرا تھا۔ لیکن دوسرے لمحے وہ ایک بار پھر تیزی سے اٹھا اور دوڑتا ہوا قریب موجود ایک بڑے سے درخت پر کسی پھرتیلے بندر کی طرح چڑھتا ہوا اوپر پہنچ گیا۔ گو اس کی ٹانگ سے ابھی تک خون بہہ رہا تھا لیکن یہ عجیب و غریب جانور جس تیزی کا مظاہرہ کر رہا تھا اس نے ٹارزن کو اس کے وحشیانہ حملے سے فوری بچاؤ کے لئے درخت پر چڑھنے پر مجبور کر دیا تھا۔ ٹارزن کو درخت پر چڑھتے دیکھ کر بلا تیزی سے مڑی اور دوسرے لمحے وہ درخت کے قریب آ کر رک گئی۔ بس صرف ایک لمحے کا فرق پڑا تھا ورنہ شاید ٹارزن کو وہ درخت پر نہ چڑھنے دیتی۔
ٹارزن اونچی شاخ پر بیٹھا اب غور سے نیچے کھڑی اس بلا کو دیکھ رہا تھا۔ جس کی نظریں ایک بار پھر ٹارزن پر جمی ہوئی تھیں۔ اس کا انداز بتا رہا تھا کہ وہ شاید ٹارزن کا نیچے اترنے کا انتظار کر رہی ہے۔ ٹارزن نے اپنے زیر جامے سے خنجر کھینچا اور دوسرے لمحے

Downloaded from https://paksociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

اس بلا کی ایک آنکھ کا نشانہ لے کر اس نے پوری قوت سے خنجر مار دیا۔ لیکن دوسرے لمحے ٹارزن انتہائی حیرت کی وجہ سے اس شاخ سے نیچے گرتے گرتے بچا کیونکہ تیز دھار خنجر عین نشانے پر لگا تھا لیکن باوجود اس کے کہ اس کی نوک اس بلا کی آنکھ سے واضح طور پر ٹکرائی تھی۔ لیکن آنکھ جیسے نازک عضو سے اس تیز دھار خنجر کے ٹکرانے کے باوجود بھی اس کا وہی حشر ہوا تھا جو اس سے پہلے نیزے کا ہوا تھا۔ پوری قوت سے پھینکے گئے اس فولادی خنجر نے بھی اس بلا کی آنکھ پر کوئی ہلکی سی خراش تک نہ ڈالی تھی۔ اسی لمحے اس بلا نے چنگھاڑ ماری۔ دوسرے لمحے وہ مڑی اور پھر انتہائی تیز رفتاری سے دوڑتی ہوئی وہ اونچی جھاڑیوں میں غائب ہو گئی۔ اسی لمحے منکو درختوں پر جھولتا ہوا ٹارزن والے درخت پر پہنچ گیا۔

''سردار۔ سردار یہ کیسی بلا ہے۔ توبہ توبہ اس قدر خوفناک بلا۔''____منکو واقعی شدید دہشت زدہ نظر آ رہا تھا۔

''یہ کوئی نئی قسم کا جانور ہے۔ لیکن یہ اس جنگل

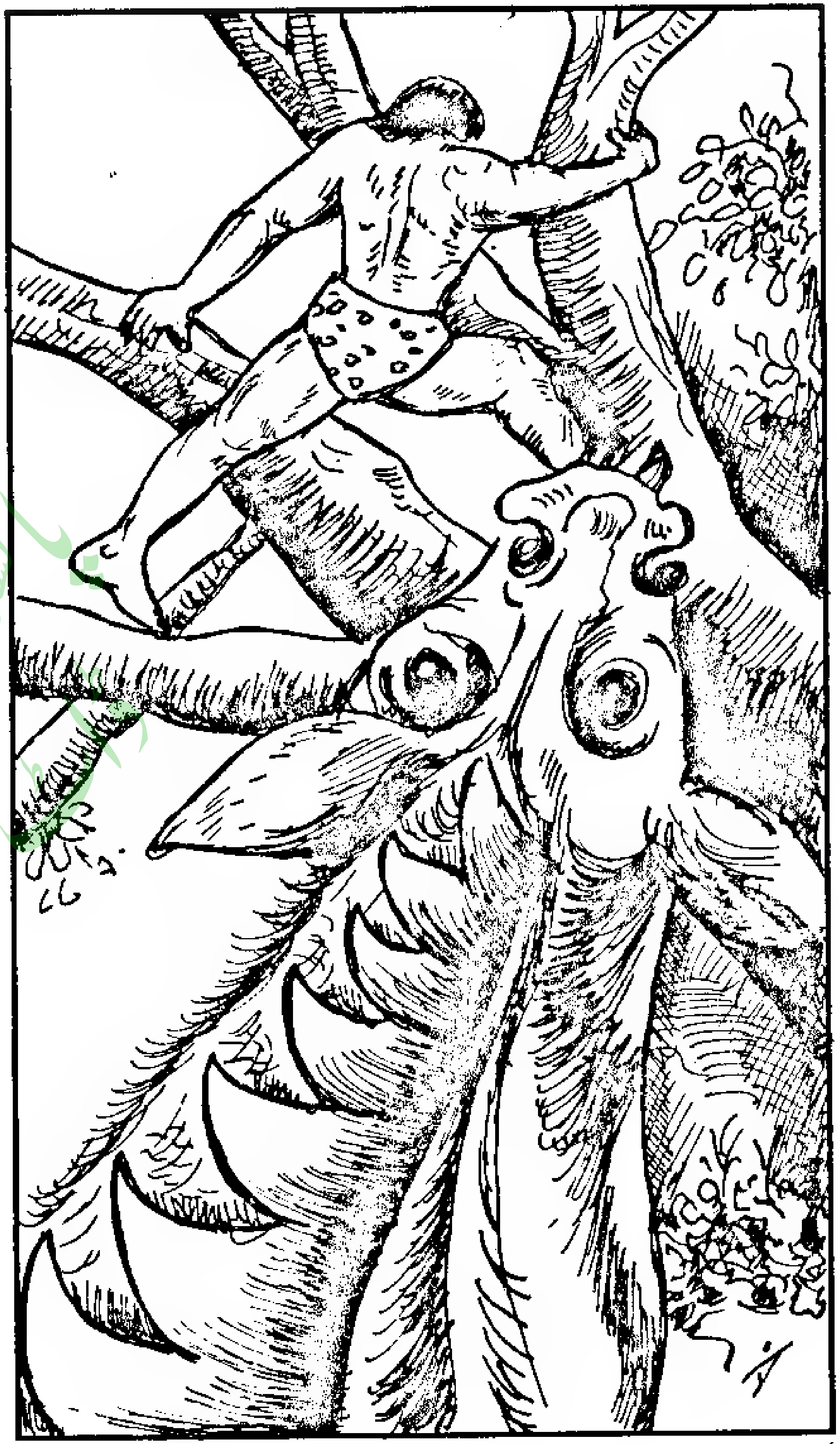

Downloaded from https://paksociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

میں آ کہاں سے گیا۔ ویسے ایسا جانور میں نے اپنی پوری زندگی میں پہلے کبھی نہیں دیکھا اور نہ ہی کسی سے سنا ہے۔ یہ تو مجھے دو تین جانوروں کا مجموعہ نظر آتا ہے۔''____ٹارزن نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''سردار آپ زخمی ہیں۔ میں زخم چھڑانے والی بوٹی ڈھونڈ لاتا ہوں۔ وہ بلا تو شاید چلی گئی ہے۔''____منکو کو شاید اچانک ٹارزن کے زخمی ہونے کا خیال آ گیا تھا۔

''ہاں۔ لیکن اس جانور سے بچ کر رہنا۔ یہ انتہائی تیز رفتار ہے۔''____ٹارزن نے سر ہلاتے ہوئے کہا کیونکہ اس کے زخموں سے مسلسل خون بہہ رہا تھا۔

''میں درختوں پر سے جاؤں گا۔''____منکو نے کہا اور تیزی سے شاخوں کو پھلانگتا ہوا ساتھ والے درخت پر کودا اور پھر اسی طرح شاخیں پھلانگتا ہوا وہ آگے جا کر اس کی نظروں سے غائب ہو گیا۔ ٹارزن بھی اس کے جانے کے بعد درخت سے نیچے اترا اور اس نے آگے بڑھ کر گھاس پر پڑا ہوا اپنا خنجر اٹھا کر اسے دیکھا تو اس کے چہرے پر ایک بار پھر شدید

حیرت کے تاثرات اُبھر آئے کیونکہ فولادی خنجر کی نوک آگے سے مڑ گئی تھی۔ حالانکہ یہ خنجر اس قدر مضبوط تھا کہ اگر اسے کسی ٹھوس چٹان پر بھی مارا جاتا تو اس کی نوک نہ مڑ سکتی تھی۔ لیکن اس بلا کی آنکھ پر لگنے سے اس کی نوک مڑ گئی تھی۔

''حیرت ہے۔''____ٹارزن نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر خنجر کو اپنے زیرجامے میں اڑس لیا۔ اس کے بعد وہ آگے بڑھتا چلا گیا تاکہ اپنا نیزہ اٹھا سکے اور نیزے کو اٹھانے کے بعد ایک بار پھر وہ چونک پڑا۔ کیونکہ نیزے کے پھل کا سرا بھی خاصا مڑا ہوا تھا۔ ٹارزن نیزہ اٹھا کر واپس مڑا اور پھر اسی درخت کے پاس آ کر بیٹھ گیا۔ اس کا ذہن مسلسل اس حیرت انگیز جانور کے متعلق سوچ رہا تھا لیکن کوئی بات اس کی سمجھ میں نہ آ رہی تھی۔ یہ جنگل اس کا اپنا جنگل نہ تھا بلکہ وہ اپنے جنگل سے آٹھ روز کے فاصلے پر تھا۔ وہ دراصل منکو کے ساتھ اپنے ایک دوست قبیلے کے سردار کے بیٹے کی شادی میں شرکت کے لئے اس کے جنگل میں جا رہا تھا جو اس کے جنگل سے بارہ

Downloaded from https://paksociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

تیرہ روز کے فاصلے پر تھا۔ یہ جنگل راستے میں پڑتا تھا اور ٹارزن کو چونکہ بھوک لگ رہی تھی۔ وہ درخت کے تنے کے ساتھ لگ کر آرام کرنے کے لئے بیٹھ گیا تھا اور منکو اس کے لئے پھل لینے گیا تھا کہ یہ بلا نمودار ہو گئی۔

تھوڑی دیر بعد منکو ایک چوڑے پتوں والی بیل کا ایک ڈھیر اٹھائے دوڑتا ہوا واپس آیا۔ اس بیل کی خصوصیت تھی کہ اسے جیسے ہی زخم پر لگایا جاتا زخم انتہائی تیزی سے مندمل ہو جاتا تھا اور اس طرح مندمل ہوتا کہ اس کا نشان تک جسم پر باقی نہ رہتا تھا۔

”یہ تو انتہائی خوفناک اور وحشی بلا ہے سردار۔ جنگل میں جگہ جگہ کٹے پھٹے جانوروں کی لاشیں پڑی ہوئی ہیں۔ ان میں شیر بھی ہیں اور ہاتھی بھی اور چھوٹے جانور بھی۔ لیکن ایک بات ہے سردار کہ کسی جانور کی لاش کو کھایا نہیں گیا“ ـــــ منکو نے کہا تو ٹارزن چونک پڑا۔

”اوہ تو پھر یہ جانور کیوں ہلاک کرتا ہے جانوروں

کو۔ یہ تو جانور کی فطرت کے خلاف ہے۔ وہ تو دوسرے جانوروں پر حملہ ہی اس وقت کرتا ہے جب اسے بھوک لگی ہوئی ہو“ ـــــ ٹارزن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ وہ ساتھ ساتھ بوٹی کا رس نکال کر زخموں پر ملتا جا رہا تھا جہاں جہاں رس لگ رہا تھا وہاں فوراً ٹھنڈک کا احساس ہوتا تھا اور درد غائب ہو جاتا تھا اور اس کے ساتھ ساتھ خون بہنا بھی خود بخود بند ہو جاتا تھا۔

”میں کیا کہہ سکتا ہوں سردار۔ اگر آپ کہیں تو میں ابھی جا کر اس کا پیچھا کروں تا کہ پتہ تو چلے کہ یہ جانور کہاں رہتے ہیں اور ان کی کتنی تعداد ہے“ ـــــ منکو نے کہا۔

”ہاں بالکل جب تک میرے زخم ٹھیک ہوں تم پورے جنگل میں گھوم کر ان کا جائزہ لے لو“ ٹارزن نے کہا اور منکو تیزی سے واپس مڑا۔

”بس اتنا خیال رکھنا۔ کہیں مجھے تمہاری ادھڑی ہوئی لاش نہ اٹھانی پڑے کہیں سے“ ـــــ ٹارزن نے مسکراتے ہوئے کہا اور منکو سر ہلاتا ہوا دوڑ کر ایک جھاڑی کی

Downloaded from https://paksociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

اوٹ میں غائب ہو گیا۔ زخموں کو پوری طرح مندمل ہونے میں کچھ وقت لگنا تھا اس لئے ٹارزن کو یقین تھا کہ جب تک زخم مندمل ہوں گے منکو جائزہ لے کر واپس آجائے گا اور وہی ہوا۔ تقریباً ایک گھنٹے بعد منکو واپس آ گیا۔ وہ بری طرح تھکا ہوا نظر آرہا تھا۔

''تم بہت تھکے ہوئے دکھائی دے رہے ہو۔'' ٹارزن نے اس کے جسم پر پیار سے ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا۔

''سردار میں یہ سارا جنگل گھوم آیا ہوں۔ جانوروں کی کٹی پھٹی اور ادھڑی ہوئی لاشیں تو مجھے نظر آئی ہیں لیکن وہ بلا یا اس جیسی کوئی اور بلا مجھے کہیں بھی نظر نہیں آئی۔''——منکو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''تو کیا یہ جادو کا کرشمہ تھا کہ اچانک غائب ہو گیا۔''——ٹارزن نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''لگتا تو ایسا ہی ہے۔''——منکو نے جواب دیا۔

''اس جنگل میں کوئی قبیلہ بھی رہتا ہے۔''ٹارزن نے پوچھا۔

''ہاں سردار۔ کچھ دور ایک قبیلے کی بستی ہے۔ اس بستی کے گرد لکڑیوں کی باقاعدہ باڑ بندھی ہوئی ہے اور یہ لکڑیاں بھی کچھ نئی قسم کی ہیں سیاہ کالے رنگ کی۔ لیکن بستی چھوٹی سی ہے۔''——منکو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''چلو پھر اس بستی میں چلتے ہیں۔ اس قبیلے والوں کو یقیناً اس جانور کے متعلق کچھ نہ کچھ ضرور علم ہو گا۔''——ٹارزن نے کہا اور منکو کو اٹھا کر اس نے اپنے کندھے پر بٹھا لیا کیونکہ وہ اسے مزید نہ چلانا چاہتا تھا۔ وہ پہلے ہی بہت تھکا ہوا تھا۔

پھر منکو کی رہنمائی میں چلتا ہوا وہ تھوڑی دیر بعد اس بستی تک پہنچ گیا۔ اس بستی کے گرد واقعی لکڑیوں کی باقاعدہ باڑ بندھی ہوئی تھی اور ٹارزن نے دیکھا تھا کہ ان لکڑیوں پر سیاہ رنگ کا کوئی تیل سا لگایا گیا تھا جس کی وجہ سے یہ لکڑیاں سیاہ رنگ کی معلوم ہو رہی تھیں۔ اس باڑ میں کہیں بھی کوئی دروازہ نظر نہ آرہا تھا۔ ٹارزن اس بستی کے چاروں طرف گھوم گیا لیکن دروازہ کسی طرف سے بھی نہ تھا بلکہ یہ باڑ ہی

Downloaded from https://paksociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

ہر طرف موجود تھی۔

''یہ کیسی بند بستی ہے۔ کہیں کوئی دروازہ ہی نہیں۔ اندر سے لوگ کیسے باہر آتے ہوں گے اور باہر سے اندر کیسے جاتے ہوں گے۔''___ٹارزن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''میرا خیال ہے سردار۔ یہ درختوں پر پھلانگتے ہوئے اندر جاتے ہوں گے۔ آپ نے دیکھا نہیں کہ ایک جگہ درخت آپس میں ملے ہوئے تھے۔''___ منکو نے کہا۔

''ہاں لگتا تو ایسا ہی ہے۔ اب تو کسی درخت پر چڑھ کر ہی ان سے بات کرنی پڑے گی۔''___ٹارزن نے کہا اور پھر وہ تیزی سے ایک درخت پر چڑھتا چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد اسے بستی کا اندرونی حصہ نظر آنے لگا۔ بیس پچیس جھونپڑیاں تھیں اور وہاں عورتیں اور مرد ادھر اُدھر گھومتے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔ ٹارزن نے یکلخت زور سے اپنے مخصوص انداز میں نعرہ لگایا تو وہ مرد اور عورتیں ٹھٹھک کر اس درخت کی طرف دیکھنے لگیں اور اس کے ساتھ ہی اور بے شمار مرد ،

عورتیں اور بچے بھی یہ نعرہ سن کر جھونپڑیوں سے باہر آ گئے۔ ان میں ایک قوی ہیکل آدمی بھی تھا۔ جس کے سر پر پتوں کا تاج تھا۔ وہ سب ٹارزن اور اس کے کاندھے پر بیٹھے ہوئے منکو کو حیرت بھری نظروں سے دیکھ رہے تھے۔

''میرا نام ٹارزن ہے اور میں جنگلوں کا بادشاہ ہوں۔ میں تمہاری بستی میں آنا چاہتا ہوں۔ تم سے ملنے کے لئے، لیکن تم نے کوئی دروازہ ہی نہیں رکھا۔'' ٹارزن نے زور سے بولتے ہوئے کہا۔

''اوہ اوہ سردار ٹارزن تم۔ اوہ میں نے تمہارے متعلق سنا ہوا ہے۔ تم اس درخت کی مدد سے بستی میں آ سکتے ہو۔ ہم سردار ٹارزن کو خوش آمدید کہنے کے لئے تیار ہیں۔''___اس قوی ہیکل آدمی کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی اور ٹارزن تیزی سے شاخوں کو پھلانگتا ہوا آگے بڑھتا گیا اور پھر باڑ سے دوسری طرف وہ درخت پر پہنچا اور پھر تیزی سے اس درخت سے اتر گیا۔

''میرا نام ٹوبی ہے اور یہ ہارتو قبیلہ ہے۔ میں

Downloaded from https://paksociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

قبیلے کا سردار ہوں۔"____سردار ٹوبی نے آگے بڑھتے ہوئے دوستانہ لہجے میں کہا اور پھر ٹارزن کے سامنے ادب سے جھک گیا۔ اس کے جھکتے ہی وہاں موجود تمام لوگ بھی اسی طرح جھک گئے اور ٹارزن سمجھ گیا کہ کئی قبیلوں کی طرح یہ بھی ان کے سلام کرنے کا انداز ہے۔

"شکریہ سردار ٹوبی۔ تم مجھے بھی اپنا اور اپنے قبیلے کا دوست ہی پاؤ گے۔"____ٹارزن نے کہا اور وہ سب سیدھے ہو گئے۔

"آؤ سردار ادھر میری جھونپڑی میں آجاؤ۔" سردار ٹوبی نے مسکراتے ہوئے کہا اور ٹارزن اس کے ساتھ چلتا ہوا ایک جھونپڑی میں چلا گیا۔ یہاں فرش پر شیروں کی کھالیں بچھی ہوئی تھیں۔ وہ سردار ٹوبی کے ساتھ ان کھالوں پر بیٹھ گیا جب کہ منکو اس کے کاندھے سے اتر کر بڑے سنجیدہ انداز میں اس کے ساتھ اس طرح بیٹھ گیا جیسے وہ بھی کسی قبیلے کا سردار ہو۔

"سردار ٹوبی۔ یہ تم نے بستی کے گرد باڑ کیوں

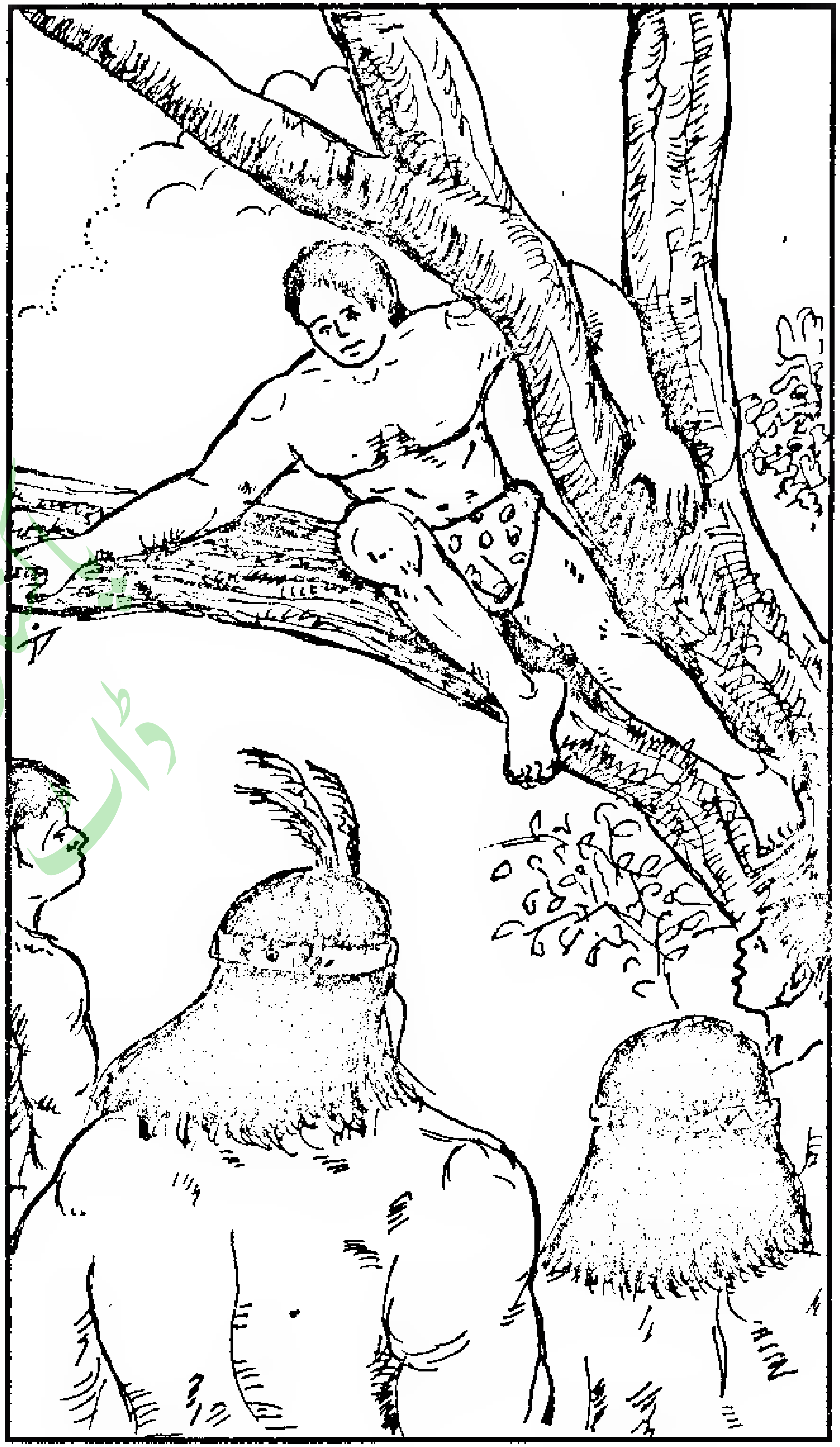

Downloaded from https://paksociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

باندھ رکھی ہے اور ان پر کوئی سیاہ تیل بھی لگا رکھا ہے اور دروازہ بھی نہیں ہے۔ یہ سب کچھ کیوں ہے۔''______ٹارزن نے پوچھا۔

''سردار۔ مجھے تم یہ بتاؤ کہ یہاں آتے ہوئے تمہیں کوئی ہاپو تو نہیں ملا۔''______سردار ٹوبی نے پوچھا۔

''ہاپو۔ وہ کیا ہوتا ہے۔''______ٹارزن نے حیران ہو کر پوچھا اور سردار ٹوبی نے ایک طویل سانس لیا۔

''یہی وجہ ہے سردار ٹارزن کہ تم یہاں تک بخیریت پہنچ گئے ہو ورنہ اگر ہاپو تم سے ٹکرا جاتا تو وہ کبھی بھی تم کو زندہ نہ چھوڑتا۔ میری بات سے ناراض نہ ہونا۔ میں جانتا ہوں کہ تم بے حد بہادر سردار ہو۔ بے شمار قبیلوں کے لوگ مجھ سے ملے ہیں اور میں نے ان کی زبانی تمہاری بہادری اور دلیری کے قصے سنے ہوئے ہیں لیکن اس ہاپو سے مقابلہ تمہارے بس کی بات نہیں ہے۔ یہ تو دیوتاؤں کا قہر ہے جو اس جنگل پر ٹوٹ پڑا ہے۔''______سردار ٹوبی نے کہا اور ٹارزن کچھ کچھ سمجھ گیا کہ سردار ٹوبی اس عجیب و غریب قسم کے جانور کو ہی ہاپو کہہ رہا ہے۔

''کیا تمہارا مطلب اس عجیب و غریب جانور سے ہے جو گہرے سبز رنگ کا ہے۔ گینڈے کی طرح طاقتور ہے اور اس کی لمبی سی گردن اور پشت پر خوفناک کانٹے ہیں۔ اس کا منہ گھوڑے کی طرح ہے اور وہ انتہائی تیز دوڑتا ہے اور خوفناک آواز میں چنگھاڑتا ہے۔''______ٹارزن نے کہا تو سردار ٹوبی اس طرح حیرت سے ٹارزن کو دیکھنے لگا جیسے اسے یقین نہ آ رہا ہو کہ ہاپو کو دیکھنے کے باوجود ٹارزن زندہ اس کے سامنے موجود ہے یا اس کی جگہ اس کی روح اس سے باتیں کر رہی ہے۔

''ہاں یہی ہاپو ہے۔ دیوتاؤں کا قہر۔ لیکن اگر وہ تم سے ٹکرایا ہے تو پھر تم زندہ سلامت کیسے یہاں تک پہنچ گئے ہو۔''______سردار ٹوبی نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا اور جواب میں ٹارزن نے اسے ہاپو سے ٹکرانے اور پھر یہاں تک آنے کی پوری تفصیل بتا دی۔

''کمال ہے کہ وہ واپس چلا گیا ہے حالانکہ آج تک تو کبھی ایسا نہیں ہوا۔ اور وہ تو اس قدر طاقتور

Downloaded from https://paksociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

ہے کہ سر کی ایک ہی ٹکر سے بڑے سے بڑے اور مضبوط سے مضبوط درخت کو گرا دیتا ہے اور جس کے پیچھے لگ جائے اسے مارے بغیر نہیں چھوڑتا۔ بہرحال آپ خوش قسمت ہیں سردار ٹارزن۔ اس سے زیادہ میں کیا کہہ سکتا ہوں۔"۔۔۔۔۔سردار ٹوبی نے حیرت سے کہا۔

"تم نے اس جانور کا نام خود ہاپو رکھا ہے یا کسی سے سنا ہے۔"۔۔۔۔۔ٹارزن نے پوچھا۔

"ہم نے اپنے بڑوں سے سنا ہوا تھا کہ دیوتاؤں کا قہر ہاپو کی صورت میں نازل ہوتا ہے۔ اس لئے ہم نے اسے ہاپو کہنا شروع کر دیا۔ ہمارا قبیلہ خاصا بڑا تھا اور اس پورے جنگل میں اکیلا ہمارا ہی قبیلہ قابض تھا۔ پھر اچانک یہاں ہاپو نظر آنے لگ گئے اور اس کے بعد سردار یوں سمجھو کہ ہمارے قبیلے کا قتل عام شروع ہو گیا۔ ہمارے قبیلے کے سینکڑوں مرد اور عورتیں اس ہاپو نے مار ڈالے اور اب سمٹتے سمٹتے ہماری یہ چھوٹی سی بستی رہ گئی ہے۔ یہ بھی ہمیں بہت دیر سے معلوم ہوا کہ ہاپو جاکوش درخت کے قریب

نہیں جاتا اور رات کو غائب ہو جاتا ہے۔چنانچہ ہم نے بستی کے گرد مضبوط لکڑیوں کی باڑ بنائی اور اس پر جاکوش درخت کا رس مل دیا۔ دروازہ اس خوف سے نہیں رکھا کہ کہیں غلطی سے وہ کھلا رہ گیا تو ہاپو اندر آجائے گا اور پھر ہمارا ایک بھی آدمی زندہ نہ بچے گا۔ جب سے ہم نے یہ باڑ بنائی ہے ہم ہاپو سے محفوظ ہیں۔ اب ہم صرف رات کو جنگل میں جاتے ہیں اور شکار کر کے واپس آجاتے ہیں۔ سارا دن ہم بستی سے باہر نہیں جاتے۔"۔۔۔۔۔سردار ٹوبی نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ان ہاپوؤں کی کتنی تعداد ہے یہاں۔"۔۔۔۔۔ٹارزن نے پوچھا۔

"سردار یہ عجیب و غریب بات ہے کہ دو سے زیادہ ہاپو اکٹھے نظر نہیں آتے لیکن ہر بار ان ہاپوؤں کا رنگ بھی مختلف ہوتا ہے اور ان کے منہ بھی مختلف ہوتے ہیں۔ کسی کا منہ گھوڑے کی طرح ہوتا ہے۔ کسی کا گائے کی طرح۔ کسی کا گینڈے کی طرح اور کسی کا سانڈ کی طرح۔ کسی کی گردن لمبی ہوتی ہے کسی کی

Downloaded from https://paksociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

چھوٹی۔ کوئی اونچے قد کا ہوتا ہے اور کوئی چھوٹے قد کا۔ لیکن وہ انتہائی طاقتور ہوتے ہیں اور انتہائی تیز رفتاری سے دوڑتے ہیں اور ان پر کوئی ہتھیار اثر نہیں کرتا اور ہر ہاپو کا رنگ بھی دوسرے سے مختلف ہوتا ہے۔“ ـــــ سردار ٹوبی نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”کبھی تم نے ان کا پیچھا بھی کیا ہے کہ یہ کہاں رہتے ہیں۔“ ـــــ ٹارزن نے پوچھا۔

”جی ہاں سردار۔ ہمارے کھوجیوں نے ان کی رہنے کی جگہ کا سراغ لگانے کی کوشش کی تھی تاکہ انہیں ان کی رہنے کی جگہ پر کسی طرح مارا جا سکے۔ لیکن صرف اتنا پتہ چل سکا کہ یہاں سے قریب ہی ایک جھیل ہے۔ یہ اس جھیل پر جا کر غائب ہو جاتے ہیں۔ ان کے پنجوں کے مخصوص نشانات اسی جھیل تک ہی جاتے ہیں۔ اس کے بعد ان کا پتہ نہیں چل سکا۔ چند بہادر ان کی تلاش میں جھیل میں بھی اترے لیکن ساری جھیل چھان مارنے کے باوجود یہ ہاپو کہیں بھی نظر نہ آئے تھے۔“ ـــــ سردار نے جواب دیا۔

”کیا یہ صرف اس جنگل میں ہی نظر آتے ہیں یا

قریب کے دوسرے جنگلوں میں بھی چلے جاتے ہیں۔“ ٹارزن نے پوچھا۔

”ان کی مار دور دور تک ہے سردار۔ بے شمار قبیلے مکمل طور پر ان کی بھینٹ چڑھ چکے ہیں۔ کالے جنگل تک یہ نظر آتے ہیں۔“ ـــــ سردار ٹوبی نے کہا۔

”یہ کتنے دنوں سے نظر آنے لگے ہیں۔“ ٹارزن نے پوچھا۔

”تقریباً ایک ماہ ہو گیا ہے۔“ ـــــ سردار ٹوبی نے جواب دیا تو ٹارزن نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

”اگر یہ ہاپو اسی طرح تباہی مچاتے رہے تو انہوں نے جنگل کے جنگل تباہ کر دینے ہیں۔ ان کی ہلاکت بے حد ضروری ہے۔“ ـــــ ٹارزن نے کہا۔

”نہیں سردار۔ یہ دیوتاؤں کا قہر ہیں۔ یہ کہاں ختم ہو سکتے ہیں۔ تم تو شکر کرو کہ تم اس ہاپو کی زد سے بچ گئے ہو۔“ ـــــ سردار ٹوبی نے کہا۔

”ٹھیک ہے رات کو تو یہ نظر نہیں آتے۔ اس لئے رات کو جنگل میں گھوم کر دیکھوں گا کہ یہ جھیل پر جا

Downloaded from https://paksociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

کر کہاں غائب ہو جاتے ہیں۔"۔۔۔۔ ٹارزن نے کہا اور سردار ٹوبی نے کوئی جواب نہ دیا وہ خاموش بیٹھا رہا۔ ظاہر ہے وہ ٹارزن کو کیا کہہ سکتا تھا۔

"جیسے تمہاری مرضی سردار۔ فی الحال تم آرام کرو۔ میں تمہارے لئے کھانے کا بندوبست کرتا ہوں۔" سردار ٹوبی نے کہا اور اٹھ کر جھونپڑی سے باہر نکل گیا۔

یہ ایک بڑا سا کمرہ تھا جس کی ایک دیوار کے ساتھ ایک عجیب و غریب ساخت کی مشین نصب تھی۔ اس مشین کے سامنے کرسی پر ایک بوڑھا آدمی سفید کوٹ پہنے بیٹھا ہوا تھا اور وہ اس مشین کے مختلف بٹن دبا رہا تھا۔ مشین پر ایک سکرین بھی روشن تھی۔ سکرین پر ایک جنگل کا منظر نظر آرہا تھا جس میں ایک عجیب و غریب سبز رنگ کا جانور آہستہ آہستہ چلتا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ بوڑھا خاموش بیٹھا اسے دیکھ رہا تھا کہ اچانک بوڑھا بری طرح چونک پڑا کیونکہ اب منظر میں ایک درخت کے ساتھ ایک سفید رنگ کا انتہائی لمبا تڑنگا اور انتہائی ٹھوس جسم کا آدمی کھڑا نظر

Downloaded from https://paksociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

آرہا تھا۔ جس کے ہاتھ میں ایک لمبا سا نیزہ تھا۔ اس نے چیتے کی کھال کا بنا ہوا زیرجامہ پہنا ہوا تھا۔ جس میں اڑسے ہوئے ایک خنجر کا دستہ بھی نظر آرہا تھا۔ ایک لنگور نما بندر اس درخت کے اوپر چڑھ رہا تھا جب کہ اس آدمی کی نظریں اس جانور پر جمی ہوئی تھیں۔

"یہ کون ہے۔ یہ تو اس جنگل کا باسی نہیں لگ رہا۔ یہ تو سفید فام ہے۔"____بوڑھے نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اب اس کی نظریں سکرین پر جمی ہوئی تھیں۔ اسی لمحے وہ عجیب وغریب جانور تیزی سے دوڑتا ہوا اس آدمی کی طرف بڑھا۔

"اوہ۔ تابون اسے مار ڈالے گا۔"____بوڑھے نے چونک کر کہا۔ اسی لمحے اس سفید فام نے ہاتھ میں پکڑا ہوا نیزہ پوری قوت سے جانور کو کھینچ مارا۔ لیکن جانور پر اس نیزے کا کوئی اثر نہ ہوا۔ اس نے اسی طرح دوڑتے ہوئے آخرکار اس سفید فام پر حملہ کر دیا۔ اس سفید فام نے انتہائی پھرتی سے اچھل کر ایک طرف ہٹنا چاہا اور بوڑھا اس سفید فام کی پھرتی دیکھ

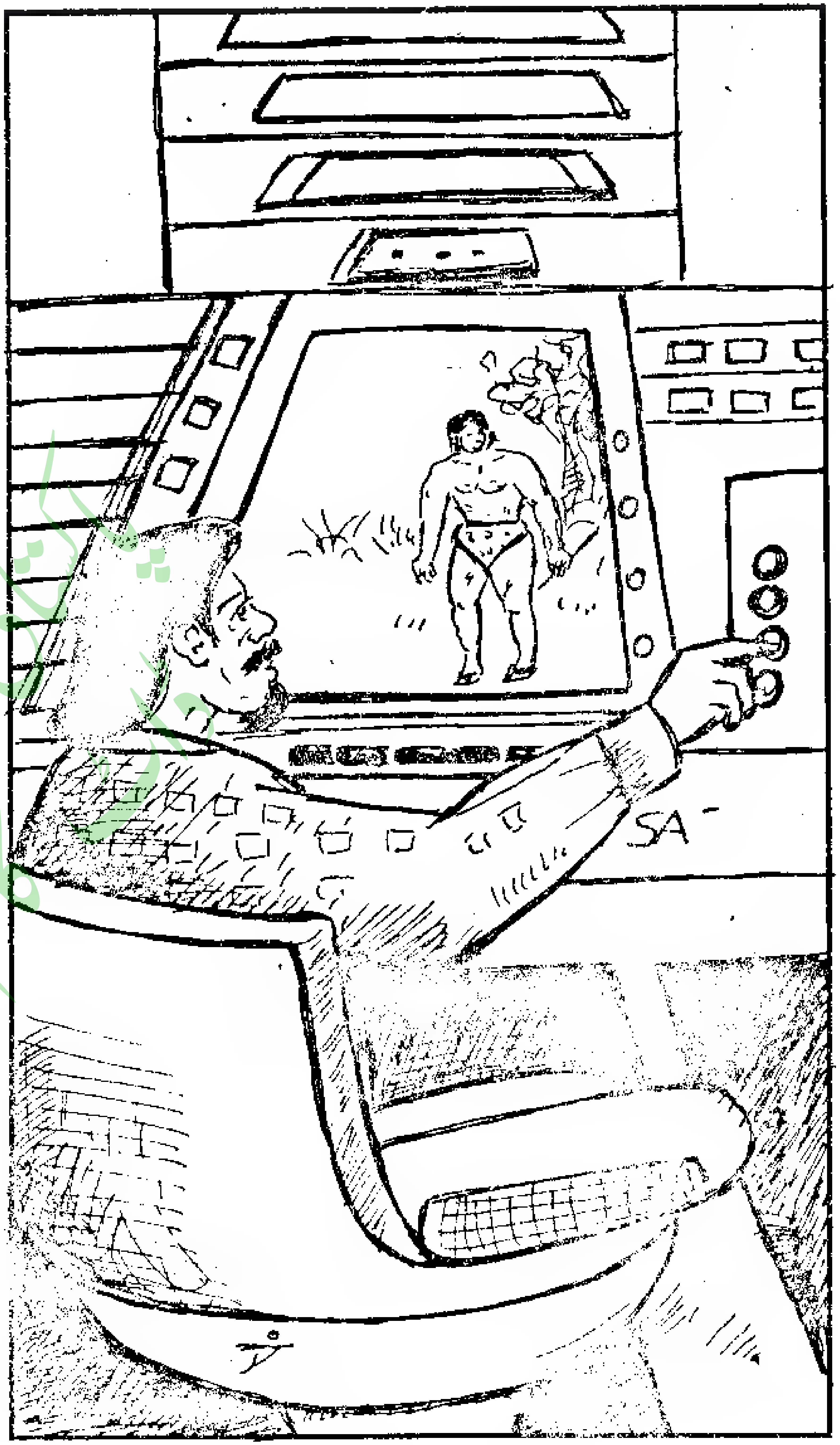

Downloaded from https://paksociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

ر حیران رہ گیا لیکن ظاہر ہے تابون کے سامنے اس کی پھرتی کسی کام نہ آسکتی تھی۔ تابون نے گردن جھکا کر پوری قوت سے اسے ٹکر ماری جو اس کی ایک ٹانگ پر لگی اور وہ سفید فام ہوا میں اچھلتا ہوا دور جھاڑی میں جا گرا۔ تابون نے مڑ کر ایک بار پھر اس پر حملہ کر دیا لیکن اس بار وہ سفید فام اپنی بے پناہ پھرتی کی وجہ سے زخمی ہونے کے باوجود اس کے حملے کی زد سے بچ نکلا۔

''اوہ اوہ اسے چیک کرنا چاہئے کہ یہ کون ہے۔ اس قدر پھرتیلا آدمی''۔۔۔۔بوڑھے نے کہا لیکن تابون ایک بار پھر اس آدمی پر حملہ کر رہا تھا جو اس وقت ایک درخت پر چڑھ رہا تھا۔ بوڑھے نے پھرتی سے ہاتھ بڑھا کر ایک سرخ رنگ کا بٹن دبا دیا اور بٹن دبتے ہی تابون درخت کے بالکل قریب پہنچ کر رک گیا۔ وہ آدمی اب اوپر شاخ پر بیٹھ چکا تھا۔ بوڑھا اب غور سے اس سفید فام آدمی کو دیکھ رہا تھا جو زخمی ہونے کے باوجود اس طرح اطمینان سے بیٹھا ہوا تھا جیسے اسے زخمی ہونے کی ذرہ برابر بھی پرواہ نہ ہو۔

اسی لمحے اس سفید فام نے زیر جامے میں اڑسا ہوا خنجر نکالا اور پوری قوت سے اسے تابون کی طرف مارا۔ خنجر تابون کی آنکھ پر لگا اور پھر نیچے گر پڑا۔

''اوہ یہ تو بہادر ہونے کے ساتھ ساتھ عقل مند بھی ہے۔ اسے تو ضرور چیک کرنا چاہئے کہ یہ کون ہے اور کہاں سے اس جنگل میں آ گیا ہے۔'' بوڑھے نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک بٹن دبایا اور پھر اس بٹن کے نیچے موجود ایک ناب کو گھمایا تو دوسرے لمحے وہ تابون مڑ گیا اور اس کے ساتھ ہی بوڑھے نے وہ سرخ بٹن دوبارہ دبا دیا جسے دبا کر اس نے تابون کو دوڑنے سے روکا تھا۔ اس بٹن کے دبتے ہی تابون پوری رفتار سے دوڑتا ہوا اس آدمی کی مخالف سمت بڑھ گیا۔ بوڑھے نے ایک اور بٹن دبایا تو تابون نے رخ بدلا اور وہ اسی رفتار سے مسلسل دوڑتا ہوا آگے بڑھتا چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد تابون ایک بڑی سی جھیل کے کنارے پہنچ کر خود بخود رک گیا۔ بوڑھے نے ایک اور بٹن دبایا تو تابون نے پانی کے اندر چھلانگ لگا دی اور بوڑھے نے جلدی سے

Downloaded from https://paksociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

مختلف بٹن دبانے شروع کر دیئے۔ اس کے ساتھ ہی مشین پر جلنے والے مختلف بلب بجھ گئے اور مشین خاموش ہو گئی۔ مشین بند ہوتے ہی بوڑھا کرسی سے اٹھا اور اس نے ایک سائیڈ پر رکھی ہوئی میز پر موجود ایک باکس کی سائیڈ میں موجود بٹن دبا دیا۔

''یس پروفیسر۔''——باکس میں سے ایک آواز نکلی۔

''ہنری کو میرے پاس بجھوا دو۔''——اس بوڑھے نے کہا اور بٹن دوبارہ دبا کر وہ میز کے پیچھے رکھی ہوئی کرسی پر بیٹھ گیا۔ تقریباً پانچ منٹ بعد کمرے کا دروازہ کھلا اور ایک نوجوان اندر داخل ہوا۔

''یس پروفیسر۔ آپ نے مجھے طلب کیا تھا۔'' اس نوجوان نے مودبانہ لہجے میں کہا۔

''ہاں بیٹھو ہنری۔''——پروفیسر نے میز کی دوسری طرف رکھی ہوئی کرسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ اور وہ نوجوان کرسی پر بیٹھ گیا۔

''سیکٹر تھری تمہارے چارج میں ہے۔''——پروفیسر نے پوچھا۔

''یس پروفیسر۔''——ہنری نے چونک کر جواب دیتے ہوئے کہا۔

''وہاں کام کی کیا پوزیشن ہے۔''——پروفیسر نے پوچھا۔

''کام جاری ہے پروفیسر۔ مگر آپ یہ سب کچھ کیوں پوچھ رہے ہیں۔''——ہنری نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ابھی تھوڑی دیر پہلے میں نے سیکٹر تھری میں ایک سفید فام آدمی کو دیکھا ہے۔''——پروفیسر نے کہا تو ہنری بے اختیار کرسی سے اچھل پڑا۔

''سفید فام اور سیکٹر تھری میں۔ کیا مطلب پروفیسر میں سمجھا نہیں۔ کسی سفید فام کا اس جنگل میں کیا کام۔ کیا کوئی شکاری تھا۔''——ہنری نے پوچھا تو پروفیسر نے اسے ساری تفصیل بتا دی۔

''اوہ اوہ پروفیسر۔ یہ لازماً ٹارزن ہو گا۔ لیکن وہ ادھر کیسے پہنچ گیا۔ اس کا جنگل تو یہاں سے بہت دور ہے اور وہاں تو ہم نے ابھی کام ہی شروع نہیں کیا۔''——ہنری نے کہا۔

Downloaded from https://paksociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

"ٹارزن۔ کیا مطلب۔ یہ ٹارزن کون ہے۔" پروفیسر نے حیران ہو کر کہا۔

"اس کے متعلق میں نے سنا ہوا ہے کہ یہ بہت دور ایک جنگل میں رہتا ہے۔ اس کا ایک ساتھی ہے جسے منکو کہا جاتا ہے۔ ٹارزن جنگلوں کا بادشاہ ہے اور جنگل کے تمام جانور اس کے فرمانبردار ہیں۔ وہ اس کا حکم مانتے ہیں اور وہ ان سب کی بولی جانتا بھی ہے اور بول بھی سکتا ہے۔ انتہائی بہادر، دلیر اور انتہائی عقل مند آدمی ہے لیکن وہ کسی غیر آدمی کا اپنے جنگل میں وجود برداشت نہیں کرتا۔"۔۔۔۔ ہنری نے اپنی معلومات سے پروفیسر کو آگاہ کرتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ اوہ اب مجھے بھی یاد آ گیا ہے۔ میں نے بھی اس کے متعلق سنا ہوا ہے۔ تو یہ ہے ٹارزن ۔" پروفیسر نے کہا۔

"کیا تابون نے اسے ہلاک کر دیا ہے پروفیسر" ہنری نے پوچھا۔

"وہ اسے ہلاک کر دیتا لیکن میں نے اسے روک دیا اور پھر واپس جھیل میں پہنچا کر اسے آف کر دیا۔

مجھے اس کے سفید فام ہونے کی وجہ سے تجسس تھا۔ اس لئے میں نے سوچا کہ فی الحال اسے زندہ رہنا چاہئے۔ لیکن وہ بہرحال زخمی ضرور ہے۔"۔۔۔۔ پروفیسر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"پروفیسر۔ ٹارزن ہمارے مشن کے لئے انتہائی خطرناک ثابت ہو سکتا ہے۔ آپ زیادہ سے زیادہ تابون سیکٹر تھری میں بھجوا کر اس کا خاتمہ کرا دیں۔ یہ ضروری ہے۔"۔۔۔۔ ہنری نے کہا۔

"خطرناک۔ کیا مطلب۔ وہ کیسے مشن کے سلسلے میں خطرناک ہو سکتا ہے۔ اس کا ہمارے مشن سے کیا تعلق۔"۔۔۔۔ پروفیسر نے حیران ہو کر کہا۔

"پروفیسر آپ اسے نہیں جانتے۔ جب کہ میں نے اس کے متعلق بہت کچھ سنا ہوا ہے۔ اس نے تابون کو دیکھ لیا ہے اس لئے اب وہ لازماً اس کا کھوج لگانے کی کوشش کرے گا اور اس طرح ہو سکتا ہے کہ وہ کان تک بھی پہنچ جائے اور اگر وہ کان تک پہنچ گیا تو پھر اس نے ہمیں کام نہیں کرنے دینا۔ وہ کچھ اسی قسم کا آدمی ہے۔ وہ جنگل کی دولت جنگل میں

Downloaded from https://paksociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

ہی رہنے دینے کا قائل ہے۔ وہ عام جنگلی نہیں ہے۔ انتہائی عقل مند آدمی ہے۔"۔۔۔۔ ہنری نے کہا۔

"ارے نہیں ہنری۔ اس قدر خوفزدہ ہونے کی بھی ضرورت نہیں ہے۔ اول تو وہ اس خفیہ کان تک پہنچ ہی نہیں سکتا اور اگر پہنچ بھی گیا تو کان پر موجود ہمارے آدمی اسے آسانی سے ہلاک کر سکتے ہیں اور ویسے بھی میں جب چاہوں اسے تابون کے ذریعے آسانی سے ہلاک کر سکتا ہوں۔ لیکن میں اسے یہاں بلانا چاہتا ہوں۔ اس نے جس حیرت انگیز پھرتی سے کام لیا ہے وہ میرے لئے ایک نئی بات ہے۔ میں نے تمہیں بتایا ہے کہ زخمی ہونے کے باوجود اس نے تابون کے ایک حملے سے اپنے آپ کو بچا لیا حالانکہ تم جانتے ہو کہ تابون کے حملے سے بچ نکلنا ناممکن ہے۔ اس سے میرے ذہن میں ایک نیا آئیڈیا آیا ہے کہ میں اسے یہاں بلا کر اس کے خون پر ریسرچ کروں کہ آخر اس میں ایسی کیا بات ہے جس کی وجہ سے وہ اس قدر پھرتیلا ہے اور پھر اگر کوئی خاص بات سامنے آجاتی ہے تو اس سے تابون کی کارکردگی

کو بہتر بنایا جا سکتا ہے۔"۔۔۔۔ پروفیسر نے کہا۔

"پروفیسر آپ کا یہ خیال انتہائی خطرناک بھی ثابت ہوسکتا ہے۔ وہ شخص انتہائی ذہین ہے۔ ایسا نہ ہو کہ آپ اس پر ریسرچ کرنے کا سوچتے رہ جائیں اور وہ سب کچھ تباہ کر دے۔ اس لئے آپ اسے یہاں ہیڈ کوارٹر میں تو کسی طرح بھی نہ بلائیں۔ اگر آپ نے اس پر ریسرچ ہی کرنی ہے تو یہ کام آسانی سے آپ کان سے ملحقہ بڑی غار میں کر سکتے ہیں۔ وہاں آپ جو مشینری چاہیں وہ بھی بھجوائی جا سکتی ہے اور دوسرے انتظامات بھی کیے جا سکتے ہیں۔"۔۔۔۔ ہنری نے کہا۔

"چلو اگر تم اس سے اتنے ہی خوفزدہ ہو تو ٹھیک ہے ایسے ہی سہی لیکن اس کے لئے تمہیں ہی سارے انتظامات کرنے ہوں گے۔"۔۔۔۔ پروفیسر نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے میں حاضر ہوں۔ اب تو شام ہونے والی ہے۔ کان پر سے سب لوگوں کی واپسی ہو رہی ہو گی۔ کل صبح جب کام کرنے والے وہاں جائیں گے تو آپ جو مشینری بھجوانا چاہیں وہ بھی پہنچا دی

Downloaded from https://paksociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

جائے گی اور اس ٹارزن کو بھی پکڑ کر وہاں لایا جا سکتا ہے بشرطیکہ وہ رات کو اس جنگل سے نکل کر کہیں دور نہ چلا جائے۔"۔۔۔۔۔ ہنری نے کہا۔

"ارے وہ کہاں جا سکتا ہے۔ تابون رینج تو انتہائی وسیع ہے۔ وہ جہاں بھی ہو گا میں اسے ٹریس کر لوں گا۔ ٹھیک ہے صبح ہی سہی۔"۔۔۔۔۔ پروفیسر نے جوشیلے انداز میں کہا اور ہنری سر ہلاتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا۔

رات ہوتے ہی ٹارزن منکو کو ساتھ لئے اسی طرح درختوں کو پھلانگتا ہوا سردار ٹوبی کی بستی سے باہر آ گیا۔ سردار ٹوبی اور اس کے آدمی بھی شکار ڈھونڈنے کے لئے بستی سے باہر آ گئے تھے۔ سردار ٹوبی نے ایک آدمی کو ٹارزن کے ساتھ بھیج دیا تاکہ وہ اسے جھیل دکھا دے جہاں جا کر ہاپو غائب ہو جاتے تھے۔

"سردار بس یہ خیال رکھنا کہ سورج طلوع ہونے سے پہلے پہل تم بستی میں واپس آ جانا ورنہ ہاپو نمودار ہو گئے تو وہ تمہیں مار ڈالیں گے۔"۔۔۔۔۔ سردار ٹوبی نے بستی سے نکلنے سے پہلے کہا تھا اور ٹارزن نے سر ہلا دیا۔

Downloaded from https://paksociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

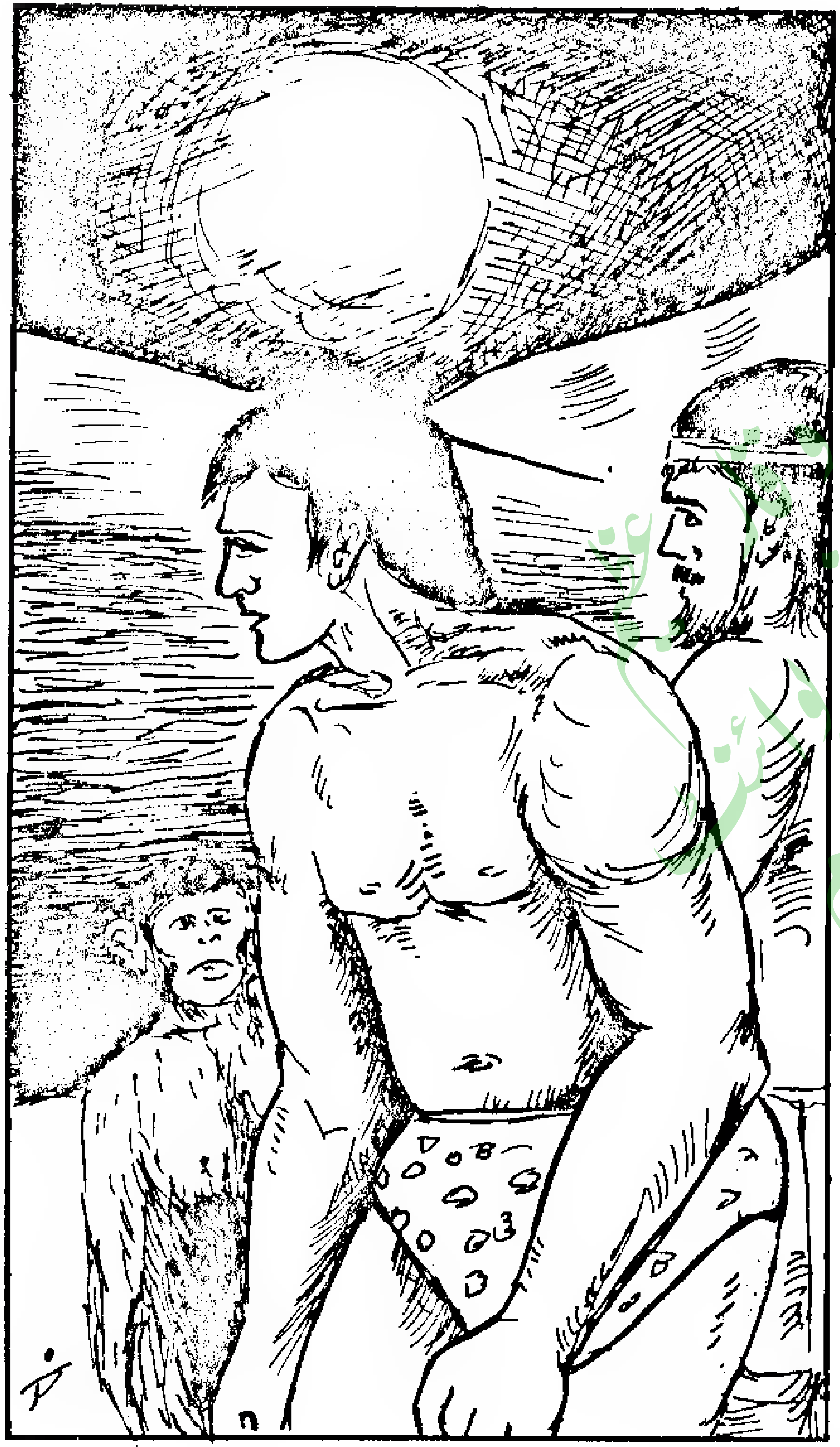

تھوڑی دیر بعد وہ تیزی سے جنگل میں سفر کرتے ہوئے آگے بڑھتے چلے گئے۔ چونکہ ٹارزن اور اس کا رہنما جنگلوں کے رہنے والے تھے اس لئے گھپ اندھیرے کے باوجود وہ اس طرح جنگل میں سفر کر رہے تھے جیسے رات کی بجائے دن کا اجالا ہو۔ تقریباً دو گھنٹے بعد وہ ایک بڑی سی جھیل کے کنارے پہنچ گئے۔ سردار ٹوبی کا آدمی جھیل تک ٹارزن کو پہنچا کر واپس چلا گیا۔ کیونکہ اس نے شکار کا بندوبست کرنا تھا۔ جبکہ ٹارزن اس جھیل کے کنارے پر رک کر اسے دیکھنے لگا۔

''مشعل کا بندوبست کرنا پڑے گا منکو۔''ـــــــ ٹارزن نے اپنے کاندھے پر بیٹھے ہوئے منکو سے کہا۔

''میں لے آؤں بستی سے۔''ـــــــ منکو نے کہا۔

''نہیں وہ تمہاری بولی نہ سمجھ سکیں گے۔ ہمیں خود بنانی پڑے گی۔ میں نے راستے میں پیڑو کا درخت دیکھا ہے۔ تم اس کی موٹی سی شاخ توڑ لاؤ میں اس دوران آگ جلانے کی کوشش کرتا ہوں۔''ـــــــ ٹارزن نے کہا اور منکو چھلانگ لگا کر اس کے کاندھے سے

Downloaded from https://paksociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

نیچے اترا اور پھر جنگل میں دوڑتا چلا گیا۔ ٹارزن نے اِدھر اُدھر گھوم کر دو بڑے خشک پتھر منتخب کیئے اور پھر سوکھی جھاڑیوں اور پتوں کا ایک جگہ ڈھیر لگا کر اس نے ان پتھروں کو ایک دوسرے سے پوری قوت سے رگڑ کر اپنے مخصوص انداز میں آگ جلانے کی کوشش شروع کر دی۔ تھوڑی دیر بعد پتھروں سے نکلنے والی چنگاریوں نے آگ پکڑ لی اور خشک پتے اور جھاڑیاں دھڑا دھڑ جلنے لگ گئیں۔ آگ جلنے سے ماحول میں روشنی سی پھیل گئی۔ ٹارزن کو اب منکو کا انتظار تھا۔ اس نے اور خشک جھاڑیاں آگ پر ڈال دیں تاکہ منکو کے آنے تک وہ بجھ نہ جائے اور پھر تھوڑی دیر بعد منکو دوڑتا ہوا آیا ـــــ اس نے ایک درخت کی موٹی سی شاخ اٹھائی ہوئی تھی جو خاصی بڑی تھی۔ ٹارزن نے اس سے شاخ لی اور اس کا ایک سرا اس نے آگ میں ڈال دیا۔ چند لمحوں بعد ایک تیز شعلہ شاخ کے سرے پر ابھرا اور ٹارزن نے شاخ کو اوپر اٹھا لیا۔ شاخ کا سرا واقعی کسی مشعل کی طرح جل رہا تھا۔ اس سے نکلنے والی روشنی بھی بے حد تیز تھی۔

ٹارزن جانتا تھا کہ اس شاخ کے اندر موجود رس ساری رات اس مشعل کو آسانی سے روشن رکھ سکتا ہے۔ اس لئے وہ مطمئن تھا۔ مشعل کی تیز روشنی کی وجہ سے وہاں ہر طرف اس قدر روشنی پھیل گئی تھی جیسے دن نکل آیا ہو اور پھر اس مشعل کی روشنی میں ٹارزن نے ہاپو کے پنجوں کے نشانات تلاش کرنے شروع کر دیئے اور تھوڑی دیر بعد واقعی اس نے جھیل کے کنارے پر اس کے پنجوں کے مخصوص نشانات تلاش کر لئے۔ لیکن یہ نشانات جھیل کے کنارے تک ہی تھے اور اس کے بعد غائب ہو گئے تھے۔ ٹارزن نے جھیل کے چاروں طرف گھوم کر اچھی طرح اس کے کناروں کو دیکھا لیکن اور کہیں اسے یہ مخصوص نشانات نظر نہ آئے تھے۔

''اس کا مطلب ہے یہ لازماً جھیل کے اندر ہی جاتے ہیں لیکن سردار ٹوبی کے مطابق جھیل کے اندر انہیں تلاش نہیں کیا جا سکا تو پھر وہ کہاں چلے جاتے ہیں۔'' ـــــ ٹارزن نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر وہ اچانک کسی خیال کے تحت چونک پڑا۔ اس کے ذہن

Downloaded from https://paksociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

میں خیال آیا تھا کہ ہو سکتا ہے کہ جھیل کے اندر سے کوئی سرنگ کہیں دور جا نکلتی ہو اور وہ ہاپو اس سرنگ کے ذریعے جھیل سے دور جا نکلتے ہوں لیکن پھر اس نے یہ خیال ذہن سے جھٹک دیا کہ آخر ایک جانور کو ایسا کرنے کی کیا ضرورت ہو سکتی ہے۔ دوسرے لمحے اس کے ذہن میں ایک اور خیال آ گیا کہ لازماً جھیل کے اندر کے کناروں پر پانی سے بھری ہوئی غاریں ہوں گی اور یہ جانور رات کو ان غاروں میں جا کر سو رہتے ہوں اور صبح کو نکلتے ہوں گے لیکن اب مسئلہ تھا کہ مشعل پانی کے اندر جا کر تو نہ جل سکتی تھی اور مشعل کے بغیر اندر ظاہر ہے وہ نہ ان جانوروں کو تلاش کر سکتا تھا اور نہ ان کے حملے کی صورت میں اپنا دفاع کر سکتا تھا اور پھر نجانے ان کی کتنی تعداد اندر موجود ہو۔ اس لئے وہ سوچتا رہا کہ انہیں کیسے چیک کرے۔ منکو اس دوران کہیں جا چکا تھا۔ اس لئے وہ اس وقت اکیلا ہی تھا۔ ابھی وہ کوئی ایسی ترکیب سوچنے میں مصروف تھا کہ اسے دور سے پتوں کی کھڑکھڑاہٹ سنائی دی اور وہ بے اختیار چونک

پڑا۔ لیکن پتوں کی کھڑکھڑاہٹ بتا رہی تھی کہ کوئی چھوٹا جانور دوڑتا آ رہا ہے۔ اس لئے وہ وہیں کھڑا رہا اور پھر تھوڑی دیر بعد منکو ایک جھاڑی میں سے نمودار ہوا۔

”سردار۔ سردار ادھر عجیب وغریب بڑے بڑے جانور موجود ہیں۔ لوہے کے بنے ہوئے جانور۔“ ——— منکو نے تیز تیز سانس لیتے ہوئے کہا۔

”لوہے کے جانور۔ کیا مطلب۔“ ——— ٹارزن منکو کی بات سن کر چونک پڑا۔

”ہاں سردار۔ زرافوں کی طرح کے جانور ہیں۔ لیکن ہیں لوہے کے بنے ہوئے اور خاموش اور ساکت کھڑے ہیں۔ میرے ساتھ آؤ۔“ ——— منکو نے کہا اور واپس مڑ گیا۔ ٹارزن اس کے پیچھے لپکا۔ کافی دور جا کر ایک پہاڑی سی جنگل کے اندر دور دور تک پھیلی ہوئی نظر آنے لگی۔ پہاڑی پر بھی گھنا جنگل موجود تھا اور پھر منکو ایک بڑی سی غار میں داخل ہو گیا۔ ٹارزن اس کے پیچھے تھا۔ غار کا اندرونی دہانہ ایک سرنگ نما حصے میں ختم ہو رہا تھا۔ منکو دوڑتا ہوا آگے

Downloaded from https://paksociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

بڑھتا جا رہا تھا اور پھر سرنگ جیسے ہی مڑی ٹارزن بے اختیار چونک پڑا۔ اس کے ہاتھ میں موجود مشعل کی روشنی میں وہ ایک بڑے ہال نما کمرے میں پہنچ چکے تھے۔ یہ کمرہ مصنوعی طور پر چٹانوں کو کاٹ کاٹ کر بنایا گیا تھا اور اس میں تین دیو ہیکل مشینیں موجود تھیں۔ جن کی شکل و صورت واقعی زرافوں کی طرح تھیں لیکن بہرحال وہ مشینیں ہی تھیں۔ اس ہال نما کمرے کے ایک کونے میں ایک چٹان کے ساتھ ایک مستطیل شکل کی عجیب وغریب مشین بھی موجود تھی اور ہال کمرے میں لکڑی کی تین چار بڑی بڑی پیٹیاں بھی تھیں جن میں سے ایک پیٹی میں ایک سفید رنگ کا چھوٹا سا پتھر پڑا ہوا تھا۔ ٹارزن نے آگے بڑھ کر پتھر اٹھایا اور پھر ہاتھ میں پکڑی ہوئی مشعل کی روشنی میں اس پتھر کو غور سے دیکھنے لگا۔

''اوہ مقدس پتھر۔ اوہ تو اس پتھر کے حصول کے لئے سردار ٹوبی کے قبیلے کو ہلاک کیا جا رہا تھا۔'' ٹارزن نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''مقدس پتھر۔ کیا مطلب سردار''——منکو نے

پوچھا۔

''یہ باکو پتھر ہے۔ اسے پورے افریقہ میں انتہائی مقدس پتھر سمجھا جاتا ہے اور افریقہ کے جنگلوں میں رہنے والے تمام قبائلی اس پتھر کی تلاش میں رہتے ہیں۔ ان کا عقیدہ ہے کہ جس قبیلے میں اس پتھر کے دیوتا ہوں گے وہاں بارشیں زیادہ ہوں گی۔ ان کے جنگل جانوروں سے بھرے رہیں گے اور ان کے قبیلے کی آبادی بڑھے گی اور عورتیں نر بچے زیادہ تعداد میں پیدا کریں گی۔ اس پتھر کی خاطر تو قبیلوں کے قبیلے ایک دوسرے کے ساتھ لڑ مرتے ہیں۔''——ٹارزن نے پتھر دوبارہ پیٹی میں ڈالتے ہوئے کہا اور منکو نے سر ہلا دیا۔ ٹارزن کافی دیر تک اس غار کا جائزہ لیتا رہا۔ غار میں ہر طرف عام پتھروں کے اونچے نیچے کٹے ہوئے ڈھیر پڑے ہوئے تھے لیکن ان میں وہ مقدس پتھر موجود نہ تھے۔

''اب کیا کرنا ہے سردار''——منکو نے کہا۔

''پہلے ان مشینوں کو توڑنا ہے تاکہ یہ مزید پتھر نہ نکال سکیں۔ پہلے ہی ان پتھروں کی وجہ سے اس قدر

Downloaded from https://paksociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

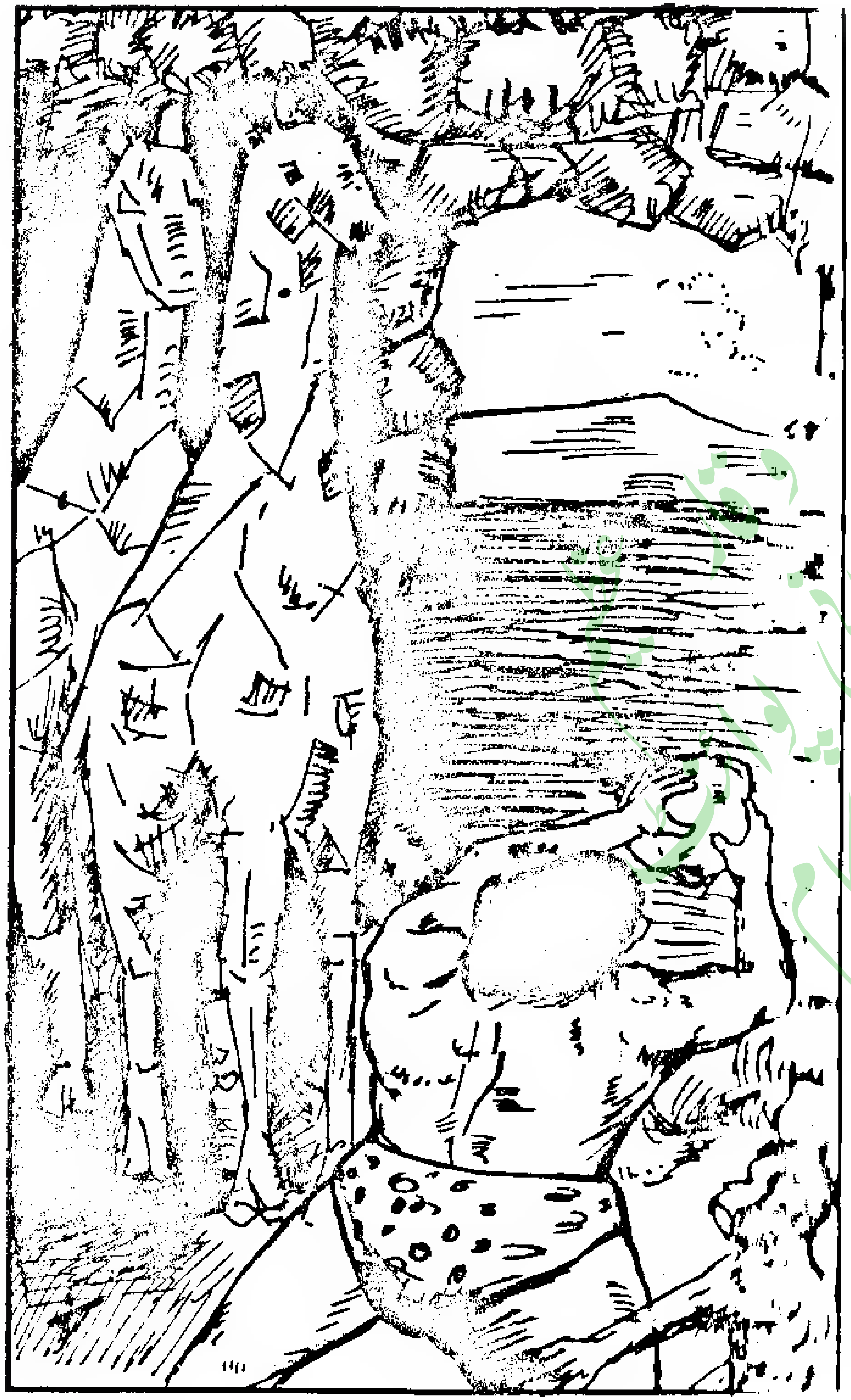

زیادہ تعداد میں جانور اور انسان ہلاک کر دیئے گ
ہیں اور ان مشینوں کی موجودگی کے بعد تو میں سمجھ
ہوں کہ یہ کام مہذب ملکوں کے لوگ کر رہے ہ
اور یہ ہاپو بھی مصنوعی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ان
کوئی ہتھیار اثر نہیں کرتا۔ ان کا اڈہ کہیں قریب
ہو گا۔ ان مشینوں کو چلانے کے لئے لازماً کوئی
کوئی آدمی یہاں آتا ہو گا۔ اس سے مزید معلوما
حاصل کی جاسکتی ہیں۔“ ـــــ ٹارزن نے کہا اور ا
نے ایک بڑا بھاری چٹان نما پتھر اٹھایا اور اسے پو
قوت سے زرافہ نما مشین پر دے مارا۔ ایک دھماکہ
اور اس کے ساتھ ہی زرافے کے پرزے غار میں بھ
گئے۔ اب ٹارزن ان مشینوں کی جانب بڑھا اور ا
نے ایک اور بھاری پتھر اٹھایا اور اسے مستطیل شا
والی مشین پر پوری قوت سے کھینچ مارا۔ ایک
دھماکہ ہوا اور اس کے ساتھ ہی اس مشین کے پرز
بکھرتے چلے گئے۔ ٹارزن مسلسل بھاری پتھر اٹھا ا
کر ان کی مدد سے مشینوں کو توڑے چلا جا رہا تھا
پھر واقعی اس نے وہ زرافہ نما مشینیں اور وہ مستطیل

Downloaded from https://paksociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

مشین مکمل طور پر توڑ کر رکھ دی۔

''آؤ۔ اب یہ مقدس پتھر بھی ساتھ لے لیں۔ مگر یہ بہت چھوٹا ہے۔ لیکن پھر بھی سردار ٹوبی کے لئے یہ شاندار تحفہ ہو گا۔''______ٹارزن نے کہا اور آگے بڑھ کر اس نے پیٹی میں پڑا ہوا وہ سفید رنگ کا پتھر دوبارہ اٹھایا اور پھر واپس غار کے دہانے کی طرف چل پڑا۔ تھوڑی دیر بعد وہ غار کے دہانے سے باہر آ چکے تھے۔

''تمہیں اس راستے اور اندر موجود مشینوں کا کیسے پتہ چلا تھا منکو۔''______ٹارزن نے پہاڑی سے نیچے اترتے ہوئے کہا۔

''سردار۔ میں یہاں گھومتا پھر رہا تھا کہ مجھے اس غار میں سے انسانی جسم کی ہلکی سی بُو محسوس ہوئی تو میں اندر داخل ہوگیا اور پھر یہی بُو مجھے اس غار میں لے گئی جہاں وہ لوہے کے بڑے بڑے جانور موجود تھے۔ میں پہلے تو انہیں دیکھ کر خوفزدہ ہو گیا کیونکہ وہ اندھیرے میں انتہائی ہیبت ناک لگ رہے تھے لیکن جب مجھے دیکھ لینے کے باوجود انہوں نے کوئی حرکت

نہ کی تو میں ڈرتے ڈرتے آگے بڑھا اور پھر میں نے انہیں چھو کر دیکھا تب مجھے معلوم ہوا کہ وہ لوہے کے بنے ہوئے ہیں۔ چنانچہ میں واپس دوڑا تاکہ تمہیں بتا سکوں۔''______منکو نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا اور ٹارزن نے سر ہلا دیا۔ وہ اب واپس جھیل تک پہنچ چکے تھے اور پھر انہوں نے بستی کی طرف رخ کیا اور آگے بڑھتے چلے گئے۔ راستے میں انہیں سردار ٹوبی کے آدمی شکار کھیلتے ہوئے ملے لیکن وہ رکے نہیں۔ بستی میں ظاہر ہے انہیں ایک بار پھر درختوں کی مدد سے ہی اندر پہنچنا پڑا اور بستی میں پہنچ کر انہیں بتایا گیا کہ سردار ٹوبی اپنے حصے کا شکار کر کے واپس آ چکا ہے اور اپنی جھونپڑی میں موجود ہے۔ چنانچہ وہ اس کی بڑی جھونپڑی کی طرف بڑھ گئے۔ سردار ٹوبی واقعی اپنی جھونپڑی میں شیر کی کھالوں پر لیٹا ہوا تھا۔ ایک طرف کونے میں چار بڑے بڑے ہرن بھی شکار کئے ہوئے پڑے تھے۔

''آؤ سردار ٹارزن۔ میں تمہارا ہی انتظار کر رہا تھا۔ ارے یہ تمہارے ہاتھ میں کیا ہے۔ یہ تو مجھے

Downloaded from https://paksociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

باکو لگ رہا ہے۔"۔۔۔۔۔۔سردار ٹوبی کے چہرے پر یکلخت حیرت اور جوش کے آثار نمودار ہو گئے۔

"ہاں سردار ٹوبی۔ یہ مقدس پتھر باکو ہی ہے اور یہ میں تمہارے اور تمہارے قبیلے کے لئے تحفہ لے کر آیا ہوں۔"۔۔۔۔۔۔ٹارزن نے مسکراتے ہوئے کہا اور پتھر سردار ٹوبی کی طرف بڑھا دیا۔

"اوہ اوہ باکو۔ اوہ باکو۔ اب میرے قبیلے پر چھایا ہوا دیوتاؤں کا قہر دور ہوجائے گا۔"۔۔۔۔۔۔سردار ٹوبی نے بے پناہ مسرت سے اچھلتے ہوئے کہا۔ اس کی آنکھیں انجانی خوشی سے چمک اٹھی تھیں۔ اور اس کے ساتھ ہی اس نے بڑے مؤدبانہ انداز میں ٹارزن کے ہاتھ سے وہ پتھر لیا۔ پہلے اسے چوما اور پھر فرش پر رکھ کر وہ اس کے سامنے سجدے میں گر گیا۔ وہ کوئی دعا مانگ رہا تھا۔ ٹارزن خاموش کھڑا تھا۔ گو اسے اس طرح پتھروں کو سجدہ کرنے سے بے حد نفرت تھی کیونکہ وہ جانتا تھا کہ یہ پتھر کسی کو کچھ نہیں دے سکتے۔ یہی وجہ تھی کہ اس نے اپنے جنگل میں اس طرح پتھروں کو سجدہ کرنے یا ان کے سامنے جھکنے کی

سختی سے ممانعت کر رکھی تھی۔ لیکن یہ چونکہ اس کا جنگل نہ تھا اور پھر ٹارزن اچھی طرح جانتا تھا کہ یہ لوگ ایسے معاملات میں انتہائی جنونی ہوتے ہیں۔ اس لئے وہ خاموش کھڑا رہا۔ تھوڑی دیر بعد سردار ٹوبی اٹھا۔ اس نے پتھر اٹھایا اور دوڑتا ہوا جھونپڑی سے باہر نکل گیا اور دوسرے لمحے اس نے بری طرح چیخنا شروع کر دیا۔ ٹارزن بھی اس کے پیچھے باہر آ گیا اور پھر قبیلے کی عورتیں، بچے اور مرد اور وہ بھی جو شکار سے واپس آ چکے تھے۔ سردار ٹوبی کے گرد اکٹھے ہو چکے تھے اور سردار ٹوبی انہیں بتا رہا کہ سردار ٹارزن نے قبیلے کو مقدس پتھر تحفے میں دیا ہے اور اب قبیلے پر دیوتاؤں کا قہر ختم ہو جائے گا اور قبیلہ پھر بڑھے گا اور دوبارہ طاقتور ہو جائے گا۔"۔۔۔۔۔۔سردار ٹوبی انتہائی مسرت بھرے لہجے میں سارے قبیلے کو بتا رہا تھا اور پھر سارے قبیلے والے سردار ٹوبی کے سامنے سجدے میں گر پڑے اور پھر سجدے سے اٹھ کر وہ خوشی کے مارے دیوانہ وار ناچنے لگے۔ ٹارزن واپس جھونپڑی میں آ گیا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ اب ساری رات

Downloaded from https://paksociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

یہی جشنِ مسرت منایا جاتا رہے گا۔ اس نے سوچا تھا کہ صبح ہونے سے پہلے وہ بستی سے نکل کر اس غار کے قریب پہنچ جائے گا تاکہ جو کوئی بھی ان مشینوں کو چلانے آئے وہ اسے پکڑ کر اس سے اس گروہ کے متعلق معلومات حاصل کر سکے۔ اس لئے اس نے سوچا کہ باقی رات وہ آرام کرے۔ چنانچہ وہ ایک طرف ہو کر کھال پر لیٹ گیا۔

''منکو صبح ہونے سے پہلے مجھے جگا دینا۔''ٹارزن نے آنکھیں بند کرنے سے پہلے پاس بیٹھے ہوئے منکو سے مخاطب ہو کر کہا۔

''اچھا سردار۔''——منکو نے کہا اور پھر ٹارزن کے آنکھیں بند کرتے ہی وہ دبے پاؤں چلتا ہوا جھونپڑی سے باہر نکل گیا۔ ظاہر ہے اسے سوئے ہوئے ٹارزن کی نسبت باہر ہونے والے جشنِ مسرت میں زیادہ دلچسپی تھی۔ ٹارزن نے کن انکھیوں سے اسے باہر جاتے دیکھا اور پھر مسکرا کر اس نے آنکھیں بند کر لیں اور چند لمحوں بعد وہ گہری نیند سو چکا تھا۔

''سردار۔ سردار اٹھئے صبح ہونے والی ہے۔''اچانک

ٹارزن کے کانوں میں منکو کی آواز سنائی دی اور ٹارزن نے آنکھیں کھول دیں اور پھر اٹھ کر بیٹھ گیا۔ ایک طرف سردار ٹوبی بھی سویا پڑا تھا۔ اس کے خراٹوں سے جھونپڑی گونج رہی تھی۔ ٹارزن اٹھا اور پھر اس نے ایک طرف پڑا ہوا اپنا نیزہ اٹھایا اور جھونپڑی سے باہر آ گیا۔ ساری بستی پر خاموشی چھائی ہوئی تھی۔ ٹارزن سمجھ گیا کہ ساری رات دیوانوں کی طرح دوڑنے کے بعد اب وہ تھک کر گہری نیند سوئے ہوں گے۔ اس لئے وہ خاموشی سے آگے بڑھتا چلا گیا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ درختوں کو پھلانگ کر بستی سے باہر آ گیا اور پھر تیزی سے اس پہاڑی کی طرف بڑھنے لگا جہاں سے اس نے مقدس پتھر حاصل کیا تھا۔ اب چونکہ صبح ہو رہی تھی۔ اس لئے ہر طرف اجالا پھیلا ہوا تھا۔

''منکو تم وہاں پہاڑی پر جا کر چھپ جاؤ۔ جیسے ہی وہاں کوئی آدمی پہنچیں تم فوراً یہاں آ کر مجھے اطلاع دینا۔ لیکن خیال رکھنا وہ لوگ تمہیں نہ دیکھ پائیں یا وہ خوفناک جانور ہاپو نہ تم پر حملہ کر دیں۔ میں اس

Downloaded from https://paksociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

دوران جھیل میں نہا لیتا ہوں اور اس کی تلاشی بھی لے لوں۔'' ــــــ ٹارزن نے نیزہ ایک درخت کے دو شاخے میں پھنساتے ہوئے منکو سے کہا تو منکو سر ہلاتا ہوا دوڑتا ہوا آگے بڑھا اور اونچی جھاڑیوں میں غائب ہو گیا۔ ٹارزن نے جھیل میں چھلانگ لگائی اور پھر غوطہ لگاتا ہوا وہ اس کی تہہ میں اترتا چلا گیا۔ جھیل خاصی گہری تھی لیکن ٹارزن چونکہ بے حد ماہر تیراک تھا اس لئے اسے تہہ تک پہنچنے میں کوئی مشکل پیش نہ آئی۔ تہہ میں پہنچ کر وہ جھیل کے ایک کنارے کی طرف بڑھا۔ جھیل کے کنارے کٹے پھٹے سے تھے لیکن اس میں غاریں بہرحال موجود نہ تھیں۔ جب اسے سانس لینے کی ضرورت پیش آئی تو وہ دوبارہ سطح پر آیا اور سینے میں سانس بھر کر اس نے ایک بار پھر غوطہ لگایا اور ایک بار پھر وہ تہہ میں پہنچ کر دوسرے کنارے کا جائزہ لے رہا تھا کہ اچانک وہ ٹھٹھک گیا۔ کیونکہ وہاں واقعی جھیل کے ایک طرف ایک بڑی سی غار کا دہانہ نظر آرہا تھا اور حیرت انگیز بات یہ تھی کہ اس غار کے دہانے پر سرخ رنگ کی

کسی دھات کی چادر کا باقاعدہ ڈھکنا بھی لگا ہوا تھا۔ ٹارزن تیزی سے اس ڈھکنے کی طرف بڑھا اور اس نے اسے کھولنے کی کوشش کی لیکن وہ دہانوں کے کناروں سے اس طرح چپکا ہوا تھا کہ باوجود کوشش کے وہ اسے ہٹا نہ سکا تھا۔ اسے چونکہ دوبارہ سانس لینے کی ضرورت محسوس ہو رہی تھی اس لئے وہ ایک بار پھر جھیل کی سطح پر آ گیا۔ منکو ابھی تک نہ آیا تھا اس لئے وہ تیرتا ہوا کنارے پر گیا اور پھر اچھل کر جھیل سے باہر آ گیا۔ اب اس کا ارادہ تھا کہ وہ اپنا نیزہ ساتھ لے کر جھیل میں کودے تاکہ اس نیزے کی مدد سے وہ اس سرخ رنگ کے ڈھکنے کو ہٹا سکے۔ درخت کے دو شاخے میں پھنسے ہوئے نیزے کو اس نے اتارا اور پھر اسے ہاتھ میں لئے ہوئے وہ مڑ کر جھیل کی طرف بڑھا اور ایک بار پھر اس نے جھیل میں چھلانگ لگا دی۔ تھوڑی دیر بعد وہ اس غار کے دہانے تک پہنچ گیا۔ اور اس نے نیزے کی مدد سے اس سرخ دھات کے ڈھکن کو اکھاڑنا شروع کر دیا۔ لیکن کافی زور آزمائی کے بعد بھی جب یہ ڈھکن کسی

Downloaded from https://paksociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

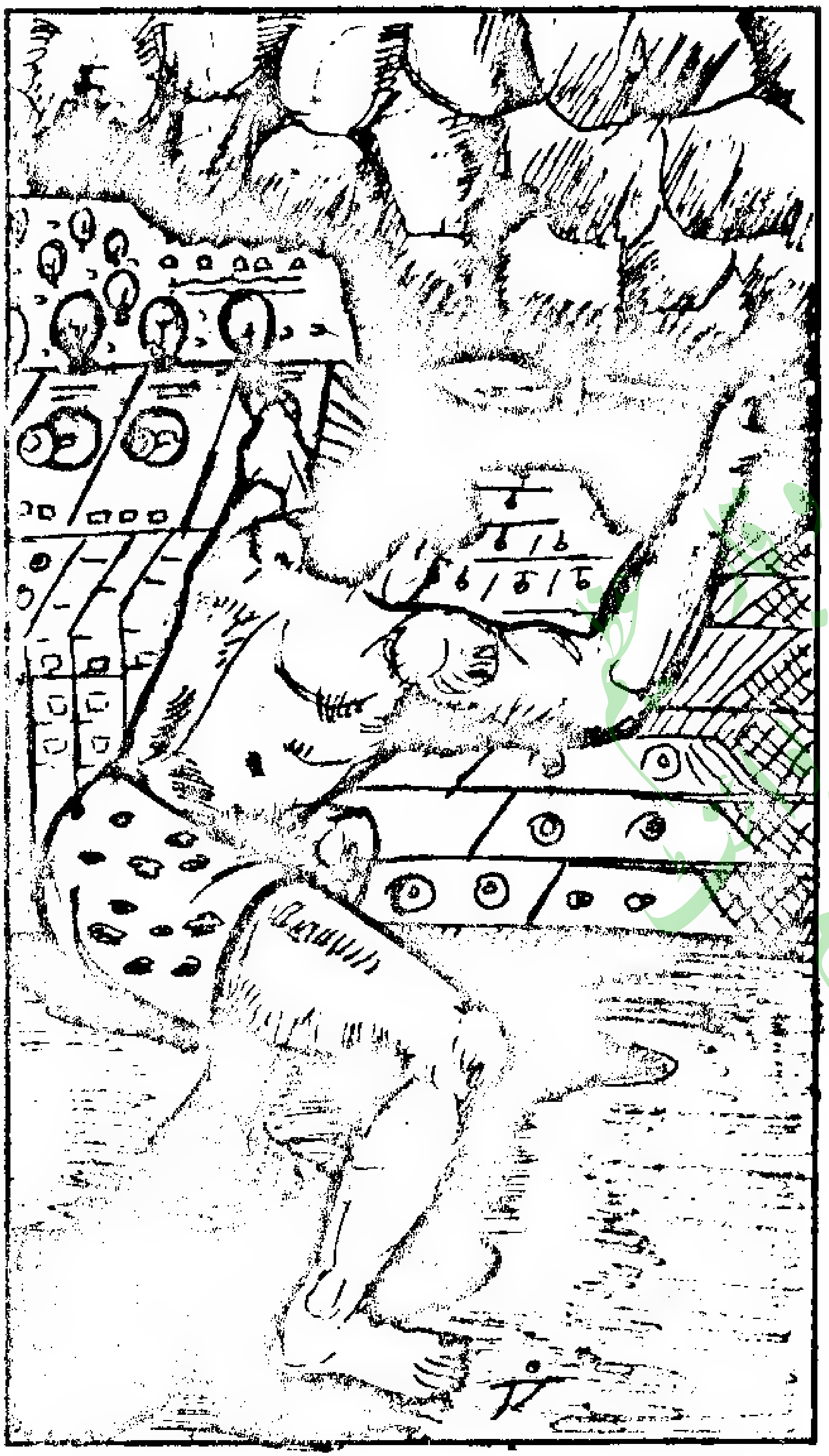

طرح بھی نہ اکھڑا تو ٹارزن نے کنارے کے قریب نیزہ مار مار کر کنارہ توڑنا شروع کر دیا کیونکہ پانی کی وجہ سے زمین کافی نرم تھی۔ اس لئے دو چار بار اوپر جا کر سانس لینے کے بعد واپس جا کر وہ اس کا کنارہ کافی حد تک توڑنے میں کامیاب ہو ہی گیا۔ اب غار کے ایک طرف سے وہ خاصا بڑا سوراخ بنا لینے میں کامیاب ہو گیا تھا۔ پھر اس سوراخ سے سمٹ کر وہ غار کے اندر داخل ہوا تو اس کی آنکھیں حیرت سے پھٹی کی پھٹی رہ گئیں۔ غار میں بھی پانی بھرا ہوا تھا۔ غار کافی بڑی تھی اور مصنوعی بنی ہوئی تھی اور اس کے اندر آٹھ مختلف رنگوں کے ہاپو موجود تھے لیکن ان کے جسم بے حس و حرکت تھے اور آنکھیں بھی تاریک تھیں۔ ان کے منہ واقع مختلف جانوروں جیسے تھے۔ ایک طرف ایک بہت بڑی مشین پڑی ہوئی تھی۔ جس پر بے شمار چھوٹے بڑے بلب موجود تھے لیکن وہ سب بجھے ہوئے تھے۔ ٹارزن اب ساری بات سمجھ گیا چونکہ اس کا سانس اب تنگ ہو رہا تھا اس لئے اس نے ہاتھ میں پکڑا ہوا نیزہ پوری قوت

Downloaded from https://paksociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

سے اس مشین پر اس جگہ مارا جہاں شیشہ لگا ہوا تھا اور اندر سوئیاں نظر آ رہی تھیں۔ نیزہ لگنے سے شیشہ ٹوٹ گیا۔ ٹارزن مسلسل نیزے مارتا رہا اور پھر تھوڑی دیر بعد جیسے ہی ایک جگہ اس کا نیزہ لگا۔ اچانک ایک خوفناک دھماکہ ہوا اور ٹارزن بے اختیار پانی کے جھٹکے کے ساتھ غار کی دوسری دیوار سے جا ٹکرایا۔ اس دھماکے کے بعد مشین مکمل طور پر تباہ ہو گئی تھی اور اس کے پرزے پانی میں تیرتے پھر رہے تھے۔

ٹارزن اب پوری طرح مطمئن ہو گیا تھا۔ اسے اب یقین ہو گیا تھا کہ یہ ہاپو اب زندہ نہ ہو سکیں گے۔ ظاہر ہے یہاں اس مشین کی موجودگی ہی بتا رہی تھی کہ یہ ہاپو اس مشین کے ذریعے ہی زندہ کئے جاتے ہوں گے۔ چنانچہ اس نے ایک ہاپو کی ٹانگ پکڑی اور اسے گھسیٹتا ہوا اس سوراخ کی طرف لے گیا جس سے وہ غار میں داخل ہوا تھا۔ ہاپو بے حد وزنی تھا۔ لیکن پانی کی وجہ سے وہ بہرحال گھسٹتا ہوا آ رہا تھا۔ جھیل میں لا کر ٹارزن کو اسے سطح تک لے جانے میں کافی مشکل پیش آئی۔ لیکن بہرحال کسی نہ کسی

طرح وہ اسے اٹھا کر جھیل کے کنارے تک پہنچانے میں کامیاب ہو گیا۔ اسی لمحے منکو دوڑتا ہوا آیا مگر جھیل کے کنارے پر موجود ہاپو کو دیکھ کر وہ خوف کے مارے تیزی سے ایک درخت پر چڑھ گیا۔

”آ جاؤ۔ آ جاؤ۔ اب یہ ہاپو مردہ ہے۔“ ـــــ ٹارزن نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”اوہ۔ یہ کس طرح مر گیا سردار۔ اس پر تو کوئی چیز اثر ہی نہ کرتی تھی۔“ ـــــ منکو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا اور پھر درخت سے نیچے چھلانگ لگا دی۔

”یہ بھی اسی طرح لوہے کا بنا ہوا ہے جیسے اس غار میں تھے۔ یہ سب سائنسی چکر ہے۔“ ـــــ ٹارزن نے کہا پھر اس نے ہاپو کو اپنے کاندھے پر لاد لیا۔

”سائنسی چکر۔ کیا مطلب سردار۔“ ـــــ منکو نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”تم اس بات کو نہ سمجھ سکو گے منکو۔ تم سناؤ وہ آدمی آئے یا نہیں۔“ ـــــ ٹارزن نے کہا۔

”سردار۔ ایک لوہے کا پرندہ دور سے اڑتا ہوا آیا۔ اس کے پر اس کے جسم کے اوپر گھوم رہے تھے۔ پھر

Downloaded from https://paksociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

وہ پرندہ اس پہاڑی کے پاس آکر زمین پر اتر گیا۔ اس کا پیٹ کھلا اور اس میں سے دو آدمی باہر نکل آئے۔ میں چھپا ہوا انہیں دیکھتا رہا۔ وہ غار کے اندر چلے گئے لیکن تھوڑی دیر بعد وہ دوڑتے ہوئے واپس آگئے۔ وہ انتہائی پریشان لگ رہے تھے۔ وہ ادھر اُدھر دیکھتے رہے اور کسی نامعلوم زبان میں زور زور سے باتیں کرتے رہے۔ پھر اس پرندے کے پیٹ میں چلے گئے اور پھر پرندہ ہوا میں اڑا اور واپس اسی طرف کو چلا گیا جدھر سے آیا تھا۔ میں آپ کو یہی اطلاع دینے کے لئے یہاں آیا تھا۔“ ____ منکو نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”اوہ تو یہ لوگ ہیلی کاپٹر استعمال کر رہے ہیں۔ بہرحال ٹھیک ہے آؤ پہلے اس ہاپو کو بستی تک پہنچا دیں۔“ ____ ٹارزن نے کہا اور بستی کی طرف چل پڑا۔ منکو اس کے ساتھ ساتھ تھا۔

پروفیسر ایک آرام دہ بستر پر لیٹا ہوا تھا۔ اس کی آنکھیں بند تھیں۔ وہ صبح دیر تک سونے کا عادی تھا۔ اس وقت جب کہ سورج طلوع ہو چکا تھا مگر وہ گہری نیند اپنے بستر پر سویا ہوا تھا کہ اچانک دروازہ ایک دھماکے سے کھلا اور دروازہ کھلنے کی آواز سنتے ہی پروفیسر کی آنکھیں ایک جھٹکے سے کھل گئیں۔ دروازے میں سے ہنری اندر داخل ہو رہا تھا۔ اس کے چہرے پر شدید ترین پریشانی کے آثار نمایاں تھے۔

”غضب ہو گیا پروفیسر۔“ ____ ہنری نے پروفیسر کو آنکھیں کھولتے دیکھ کر چیخ کر کہا۔

”کیا ہوا۔ کیا ہوا۔“ ____ پروفیسر نے انتہائی پریشانی

Downloaded from https://paksociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

کے عالم میں بستر پر اٹھ کر بیٹھتے ہوئے کہا۔

''کان میں موجود تمام مشینری مکمل طور پر تباہ کر دی گئی ہے۔''ــــــ ہنری نے کہا تو پروفیسر کی آنکھیں کانوں تک پھیلتی چلی گئیں۔

''کیا۔ کیا کہہ رہے ہو تم۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ کیا تم نشے میں ہو۔''ــــــ پروفیسر نے بری طرح بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

''میں درست کہہ رہا ہوں پروفیسر۔ اور مجھے یقین ہے کہ یہ کام یقیناً اسی ٹارزن کا ہے۔ آپ اگر اس وقت تابون کے ذریعے اسے ہلاک کر دیتے تو اس طرح کا نقصان ہمیں نہ اٹھانا پڑتا۔''ــــــ ہنری نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

''مگر یہ سب ہوا کیسے۔ اب تک تو کبھی ایسا نہیں ہوا۔''ــــــ پروفیسر نے بستر سے نیچے اترتے ہوئے کہا۔

''مارٹن اور اس کے ساتھی ابھی ابھی واپس آئے ہیں اور انہوں نے یہ رپورٹ دی ہے۔''ــــــ ہنری نے کہا۔

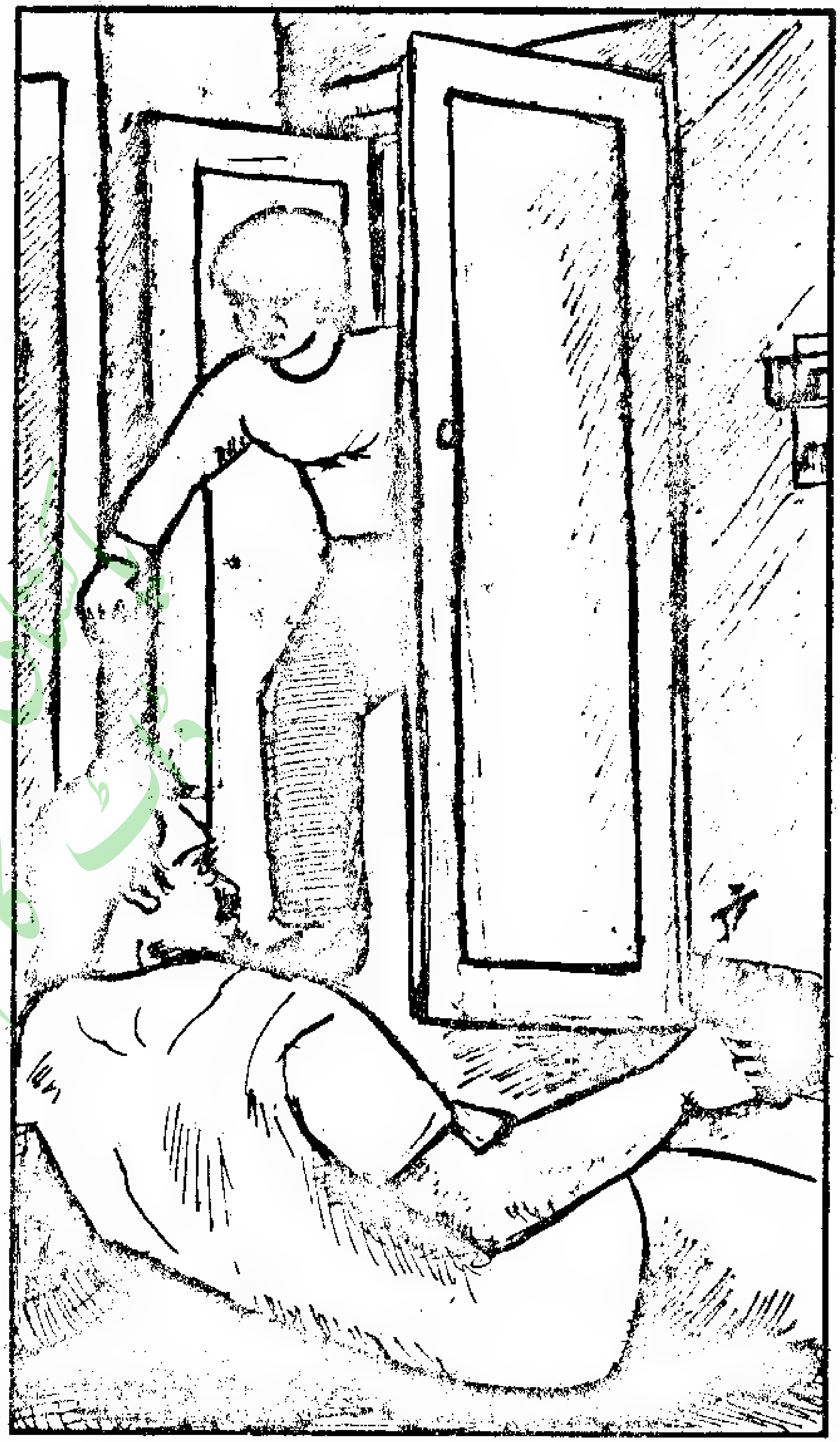

Downloaded from https://paksociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

"کہاں ہیں وہ۔" ——— پروفیسر نے تیز لہجے میں کہا اور پھر دروازے کی طرف دوڑ پڑا۔

"باہر موجود ہیں۔" ——— ہنری نے اس کے پیچھے دوڑتے ہوئے کہا اور کچھ دیر بعد وہ اس کمرے میں پہنچ گئے جہاں وہ مشینری موجود تھی جن کی مدد سے پروفیسر تابوتوں کو کنٹرول کرتا تھا لیکن مشینری اس وقت بند پڑی ہوئی تھی۔ وہاں چار آدمی موجود تھے۔ ان کے چہروں پر شدید مایوسی کے آثار نمایاں تھے۔

"پروفیسر کو تفصیل بتاؤ مارٹن۔" ——— ہنری نے ایک آدمی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"پروفیسر۔ ہم ہیلی کاپٹر پر کان پر گئے تو وہاں ساری مشینری تباہ پڑی ہوئی تھی۔ ہم حیران ہو کر باہر آئے۔ لیکن وہاں دور دور تک کوئی آدمی موجود نہ تھا ہم واپس آ گئے اور باس ہنری کو رپورٹ دی۔" مارٹن نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے تم باہر جاؤ۔" ——— پروفیسر نے مارٹن اور اس کے ساتھی سے کہا اور وہ دونوں تیز تیز قدم اٹھاتے کمرے سے باہر چلے گئے۔

"تو تمہارا خیال ہے ہنری کہ یہ کام اس ٹارزن نے کیا ہو گا۔" ——— پروفیسر نے ان دونوں کے باہر جانے کے بعد ہنری سے مخاطب ہو کر کہا۔

"تو اور کون کر سکتا ہے۔ ان بستی والوں کو تو دن کے وقت باہر نکلنے کی جرأت نہیں ہوتی۔ یہ لازماً اس ٹارزن کا ہی کام ہے۔" ——— ہنری نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"تمہاری بات درست ہے۔ واقعی مجھے یہ اندازہ بھی نہ تھا کہ یہ شخص اس قدر دلیر اور ہوشیار ثابت ہو گا لیکن اب اسے ہر حال میں عبرتناک موت مرنا پڑے گا۔" ——— پروفیسر نے کہا اور کرسی گھسیٹ کر وہ مشین کے سامنے بیٹھ گیا اور اس نے اس کے مختلف بٹن دبانے شروع کر دیئے۔

"آپ تابوتوں کو حرکت میں لانا چاہتے ہیں۔" ہنری نے پوچھا۔

"ظاہر ہے وہ یقیناً بستی سے باہر ہی ہو گا اور تابوت اسے ڈھونڈ نکالیں گے۔" ——— پروفیسر نے جواب دیا تو ہنری نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پروفیسر کے

Downloaded from https://paksociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

مختلف بٹن دبانے سے مشین میں زندگی کی لہر سی دوڑ گئی اور اس پر لگے ہوئے چھوٹے بڑے بلب تیزی سے جلنے بجھنے لگے۔ پھر پروفیسر نے ایک سرخ رنگ کا بٹن دبایا لیکن دوسرے لمحے وہ بے اختیار چونک پڑا۔ کیونکہ بٹن دبانے کے باوجود اس کے اوپر موجود بلب اسی طرح بجھا ہوا تھا۔

”کیا مطلب۔ تابون کنٹرولر پر رابطہ کیوں نہیں ہو رہا۔“ ـــــ پروفیسر نے بڑبڑاتے ہوئے کہا وہ بار بار وہی سرخ بٹن دباتا رہا۔ لیکن بے سود۔

”کیا مطلب۔ کیا نہیں ہو رہا پروفیسر۔“ ـــــ ہنری نے کہا۔

”ایک منٹ۔“ ـــــ پروفیسر نے کہا اور کرسی سے اٹھ کر وہ سائیڈ پر موجود ایک اور چھوٹی سی مشین کی طرف بڑھ گیا۔ ہنری ہونٹ بھینچ کر خاموش ہو گیا۔ پروفیسر نے اس مشین کے بٹن دبانے شروع کر دیئے۔ بٹن دبتے ہی مشین پر سرخ رنگ کا ایک بڑا سا بلب جل اٹھا اور اس کے ساتھ ہی اس میں سے سیٹی کی آواز نکلنے لگی۔

”اوہ۔ اوہ بہت برا ہوا۔ بہت ہی برا ہوا۔“ پروفیسر نے انتہائی مایوسانہ لہجے میں کہا اور مشین کے پہلے سے دبائے ہوئے بٹن دوبارہ دبانے شروع کر دیئے۔

”کیا ہوا پروفیسر۔ کچھ مجھے بھی تو بتاؤ۔“ ـــــ ہنری نے اس بار غصیلے لہجے میں کہا۔

”تابونوں کو کنٹرول والی مشین تباہ کر دی گئی ہے۔ اب تابون کام نہیں کر سکتے۔“ ـــــ پروفیسر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

”یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ اول تو جھیل کے اندر تابونوں والی غار تک کوئی پہنچ ہی نہیں سکتا اور اگر پہنچ جائے تو غار کے دہانے پر موجود پلیٹ کسی صورت ہٹ ہی نہیں سکتی۔ پھر کوئی اندر کیسے جا سکتا ہے۔“ ہنری نے ایسے لہجے میں کہا جیسے اسے پروفیسر کی بات کا سرے سے یقین ہی نہ آیا ہو۔

”ہاں ہونا تو ایسے ہی چاہئے لیکن اس کے باوجود مشین تباہ کر دی گئی ہے اور یقیناً یہ کام بھی اس ٹارزن کا ہی ہو سکتا ہے۔ یہ تو انتہائی خطرناک

Downloaded from https://paksociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

آدمی ثابت ہو رہا ہے۔“ ـــــ پروفیسر نے کہا اور اس طرح کرسی پر ڈھیر ہو گیا جیسے اس کے جسم سے روح نکل گئی ہو۔

”اس کا مطلب ہے کہ اب سوائے اس کے اور کوئی صورت نہیں رہی کہ ہم مسلح افراد وہاں بھیج کر اسے ختم کر دیں۔“ ـــــ ہنری نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا۔

”ہاں۔ ہو سکتا ہے وہ بستی میں چھپا ہوا ہو۔“ پروفیسر نے کہا۔

”وہ جہاں بھی چھپا ہو گا اب زندہ نہیں بچ سکے گا۔“ ـــــ ہنری نے کہا اور مڑ کر تیز تیز قدم اٹھاتا بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

ٹارزن ہاپو کو کندھے پر لادے ہوئے جیسے ہی بستی میں پہنچا۔ بستی والے اس ہاپو کو دیکھ کر بے اختیار خوف سے جھونپڑیوں میں چھپنے کے لئے دوڑ پڑے۔

”ارے ارے ڈرو مت یہ مردہ ہے۔“ ـــــ ٹارزن نے اونچی آواز میں کہا۔ اسی لمحے سردار ٹوبی بھی اپنی جھونپڑی سے باہر نکل آیا۔ شاید وہ بستی والوں کے چیخنے کی آوازیں سن کر بیدار ہو گیا تھا۔

”یہ۔ یہ ہاپو اور یہاں۔“ ـــــ سردار ٹوبی کی بھی ہاپو کو دیکھ کر وہی حالت ہوئی جو بستی والوں کی ہوئی تھی۔ ٹارزن نے ہاپو کو کاندھے سے اتار کر زمین پر رکھ دیا۔

Downloaded from https://paksociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

"ارے ارے یہ صرف لوہے کا ڈھانچہ ہے۔ ڈرو نہیں۔ یہ تمہیں اب کچھ نہیں کہہ سکتا۔"۔۔۔۔ ٹارزن نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"لوہے کا ڈھانچہ کیا مطلب، سردار ٹارزن۔ یہ تو دیوتاؤں کا قہر ہے۔"۔۔۔۔ سردار ٹوبی نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اسی لئے تو اتنا وزن اٹھا کر اسے یہاں تک لایا ہوں تاکہ تمہیں بتاسکوں کہ جسے تم دیوتاؤں کا قہر سمجھ رہے ہو وہ دیوتاؤں کا قہر نہیں ہے بلکہ کسی جادوگر کا کارنامہ ہے۔ دیکھو یہ لوہے کا بنا ہوا ہے اور بے جان ہے اور ایسے کئی ہاپو جھیل کے اندر ایک خفیہ غار میں پڑے ہوئے ہیں۔ جادوگر جس مشین سے انہیں زندہ کر دیتا تھا وہ مشین میں نے تباہ کر دی ہے۔ اس لئے اب یہ ہاپو اور اس جیسے غار میں پڑے ہوئے دوسرے ہاپو مردہ ہو چکے ہیں۔ اب وہ جادوگر انہیں دوبارہ زندہ نہ کر سکے گا۔ اس لئے اب ڈرنے کی ضرورت نہیں رہی۔"۔۔۔۔ ٹارزن نے اسے اور بستی کے دوسرے افراد کو جو ٹارزن کی باتیں سن کر

اب وہاں اکٹھے ہو گئے تھے۔ بتاتے ہوئے کہا۔ سردار ٹوبی اور دوسروں کے چہروں پر انتہائی حیرت کے تاثرات اُبھر آئے تھے۔

"جادوگر۔ مگر وہ جادوگر کون ہے اور اس نے کیوں ہمارے جنگل میں یہ سب کچھ کیا ہے۔"۔۔۔۔ سردار ٹوبی نے کہا۔

"یہ تو ابھی معلوم کرنا پڑے گا۔ بہرحال ہے وہ کوئی زبردست جادوگر۔"۔۔۔۔ ٹارزن نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اب وہ ان جنگلی لوگوں کو کیا بتاتا کہ مہذب دنیا میں سائنس کس قدر ترقی کر چکی ہے اور یہ سب اس سائنس کے کارنامے ہیں۔ چونکہ ٹارزن اپنے شکاری دوستوں سے ملنے مہذب دنیا میں جاتا رہتا تھا۔ اس لئے اسے سب کچھ معلوم تھا۔ لیکن ظاہر ہے ان لوگوں کی سمجھ میں یہ باتیں نہ آ سکتی تھیں۔ اس لئے اس نے انہیں سمجھانے کے لئے اسے سائنسدان کی بجائے جادوگر کہہ دیا تھا۔

"اوہ پھر تو ہمیں خصوصی عبادت کرنی پڑے گی اس جادوگر کو ہلاک کرنے کے لئے۔"۔۔۔۔ سردار ٹوبی نے

Downloaded from https://paksociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

کہا۔

"یہ جنگل میں رہنے والا جادوگر نہیں ہے۔ مہذب دنیا کا جادوگر ہے۔ وہاں کے جادوگر اس طرح ہلاک نہیں ہو سکتے۔ انہیں دوسرے طریقے سے ہلاک کرنا پڑتا ہے۔"۔۔۔۔ٹارزن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کون سے طریقے۔"۔۔۔۔سردار ٹوبی نے حیران ہو کر پوچھا۔

"دیکھو سردار ٹوبی۔ میں نے مہذب دنیا کے اس جادوگر کا جادو بیکار کر دیا ہے۔ اس لئے ظاہر ہے وہ اس کا انتقام لینے کے لئے اب خود جنگل میں آئے گا اور یقیناً وہ اپنے ساتھ ایسے آدمی بھی لے آئے گا جن کے پاس آگ اُگلنے والی چیزیں ہوں گی اور ہو سکتا ہے کہ وہ اس طرح کے لوہے کے پرندے میں بیٹھ کر یہاں آئے اور آسمان پر سے ہی بستی پر آگ برسانی شروع کر دے۔ اس لئے تم فوراً اپنے قبیلے سمیت بستی کو چھوڑ دو۔ اب ہاپوؤں سے تو کوئی خطرہ نہیں رہا۔ اس لئے اب تم آزادی سے جنگل میں گھوم پھر سکتے ہو۔ تم سب کسی ایسی جگہ چھپ جاؤ جہاں

تمہیں کوئی دیکھ نہ سکے۔ ورنہ ہو سکتا ہے تم ان کی آگ سے ہلاک ہو جاؤ۔ میں اور میرا دوست منکو ان کا پیچھا کریں گے اور جب ہم اس جادوگر کو تلاش کر لیں گے تو پھر ہم ان کا آسانی سے خاتمہ کر دیں گے۔"۔۔۔۔ٹارزن نے انہیں سمجھاتے ہوئے کہا۔

"مگر سردار ٹارزن۔ تم اکیلے کیسے اس جادوگر اور اس کے آدمیوں کا مقابلہ کرو گے۔"۔۔۔۔سردار ٹوبی نے کہا۔

"تم میری فکر نہ کرو۔ تم اپنے آپ کو اور اپنے قبیلے کے لوگوں کو بچا لو تو یہی بہت بڑی بات ہو گی کیونکہ تم ان کی آگ اگلنے والی چیزوں اور لوہے کے اڑتے والے ہیلی کاپٹر سے پھینکی جانے والی آگ کا مقابلہ نہ کر سکو گے۔"۔۔۔۔ٹارزن نے کہا۔

"ٹھیک ہے جیسے تم کہو سردار ٹارزن۔ میں اپنے قبیلے کو لے کر چاغانی غاروں میں چلا جاتا ہوں وہاں کوئی ہمیں ڈھونڈ نہ سکے گا۔"۔۔۔۔سردار ٹوبی نے کہا تو ٹارزن نے اثبات میں سر ہلا دیا اور سردار ٹوبی نے اپنے آدمیوں کو ہدایات دینا شروع کر دیں۔

Downloaded from https://paksociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

"اپنے ساتھ کھانے پینے کا تمام سامان بھی لے جانا۔ نجانے تمہیں وہاں کتنے دن گزارنے پڑیں۔" ٹارزن نے کہا۔

"وہاں بہت شکار مل جائے گا۔"۔۔۔۔ سردار ٹوبی نے کہا اور ٹارزن سر ہلاتا ہوا واپس مڑا اور پھر اس نے نیزے کی مدد سے بستی کے گرد موجود باڑ کا ایک حصہ توڑا اور اس میں سے راستہ بنا کر باہر آ گیا۔ منکو اس کے پیچھے پیچھے تھا۔

"اب کیا کرنا ہے سردار۔"۔۔۔۔ منکو نے بستی سے باہر آتے ہی ٹارزن سے پوچھا۔

"میں یہاں بستی کے قریب کسی درخت پر چھپ جاؤں گا۔ تم مجھ سے دور ہٹ کر کسی جھاڑی میں چھپ جاؤ۔ میں کوشش کروں گا کہ ان کے کسی آدمی کو پکڑ کر اس سے ان کا ٹھکانہ معلوم کر لوں۔ لیکن اگر ایسا نہ ہو سکا تو تم نے ایک کام کرنا ہے کہ کسی ایک آدمی کے پیچھے لگے رہنا تاکہ اس آدمی کے واپس جانے پر تم ان کا ٹھکانہ تلاش کر سکو۔" ٹارزن نے منکو کو سمجھاتے ہوئے کہا۔

"لیکن سردار اگر وہ ہیلی کاپٹر پھر آئے اور واپس چلے گئے تو۔"۔۔۔۔ منکو نے کہا۔

"تو تم نیچے بھاگتے ہوئے اس ہیلی کاپٹر کا پیچھا کرنے کی کوشش کرنا۔"۔۔۔۔ ٹارزن نے کہا اور منکو سر ہلاتا، دوڑتا ہوا ایک جھاڑی کے پیچھے غائب ہو گیا۔

ٹارزن بستی سے کچھ دور جا کر ایک گھنے درخت پر چڑھا اور پھر ایسی جگہ چھپ کر بیٹھ گیا۔ جہاں نیچے سے اسے آسانی سے نہ دیکھا جا سکے اور وہ خود بستی کو اور جنگل میں گھومتے ہوئے آدمیوں کو اچھی طرح دیکھ سکے۔ وہ چونکہ جنگل کا ہی باسی تھا اس لئے اسے یقین تھا کہ یہ مہذب لوگ اسے تلاش نہ کر سکیں گے۔

بستی والے اب بستی سے نکل نکل کر دوڑتے ہوئے جنگل میں غائب ہوتے جا رہے تھے اور تھوڑی دیر بعد سارے بستی والے بستی کو خالی چھوڑ کر نکل گئے۔

ٹارزن درخت پر بیٹھا ہوا تھا کہ اچانک اس نے

Downloaded from https://paksociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

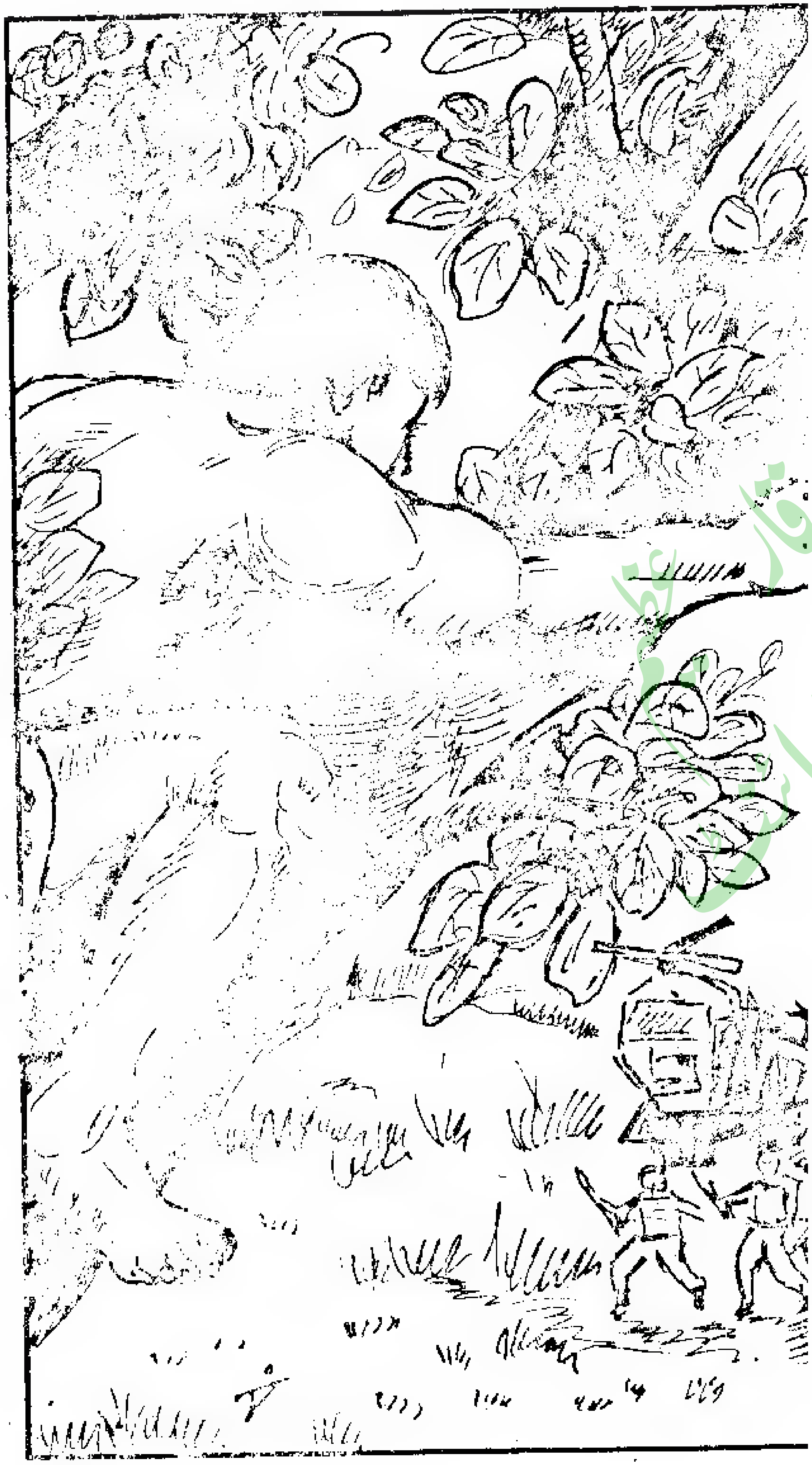

دور سے ایک ہیلی کاپٹر کو تیزی سے بستی کی طرف آتے ہوئے دیکھا۔ بستی چونکہ کھلی جگہ پر بنی ہوئی تھی۔ اس لئے اس کے اوپر کھلا آسمان تھا۔ ہیلی کاپٹر عین بستی کے اوپر آ کر رک گیا اور دوسرے لمحے ہیلی کاپٹر میں سے شعلے سے نکل کر بستی پر گرنے لگے۔ خوفناک دھماکوں سے جنگل گونج اٹھا اور بستی کی جھونپڑیوں میں آگ بھڑک اٹھی۔ شعلے مسلسل پھینکے جا رہے تھے۔ جب بستی پوری طرح جل کر راکھ ہو گئی تو ہیلی کاپٹر نیچے اترا اور ایک طرف رک گیا۔ اس میں سے دس آدمی ہاتھوں میں مشین گنیں اٹھائے نکلے اور دوڑتے ہوئے جنگل میں پھیل گئے۔ ٹارزن چونکہ مہذب دنیا میں جاتا رہتا تھا اس لئے وہ ان مشین گنوں سے اچھی طرح واقف تھا۔ ٹارزن سمجھ گیا تھا کہ بستی میں سے چونکہ کوئی آدمی باہر نہیں نکلا تھا اس لئے وہ سمجھ گئے ہوں گے کہ بستی والے بستی خالی کر گئے ہیں اور اب وہ انہیں تلاش کر رہے ہوں گے۔ اپنے متعلق تو اسے یقین تھا کہ یہ لوگ اس کے متعلق جانتے ہی نہ ہوں گے۔ اب اسے کیا

Downloaded from https://paksociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

معلوم تھا کہ دراصل تلاش اس کو ہی کیا جا رہا تھا۔

"اگر میں اس ہیلی کاپٹر میں کسی طرح چھپ جاؤں تو آسانی سے ان کے اڈے تک پہنچ سکتا ہوں۔"___ ٹارزن نے اچانک سوچا۔ ہیلی کاپٹر سے نکلنے والے آدمی جنگل میں غائب ہو چکے تھے۔ اس لئے ٹارزن تیزی سے درخت سے نیچے اترا اور دوڑتا ہوا ہیلی کاپٹر کی طرف بڑھا ہی تھا کہ اچانک اس نے ہیلی کاپٹر میں سے مشین گن کی نال باہر نکلتی دیکھی اور اس کے ساتھ ہی جنگل تڑ تڑ کی آوازوں سے گونج اٹھا۔ ٹارزن اس بار واقعی قسمت سے بچا تھا کہ اچانک وہ ایک درخت کے موٹے سے تنے کی اوٹ میں آ گیا تھا اور گولیاں اس تنے کے پہلو سے نکلتی چلی گئیں۔ ٹارزن انتہائی پھرتی سے درخت پر چڑھتا چلا گیا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ ہیلی کاپٹر خالی نہ تھا۔ اس میں کوئی آدمی موجود تھا جس نے اسے دیکھ لیا تھا اور اس پر فائرنگ کر دی تھی اور یہ بھی وہ جانتا تھا کہ فائرنگ کی آوازیں سن کر سارے آدمی یہیں آنے کے لئے دوڑ پڑیں گے اور اگر اسے گھیر

لیا گیا تو پھر اس کا بچ نکلنا ناممکن ہوگا۔ اس لئے درخت پر چڑھتے ہی وہ شاخوں سے ہوتا ہوا کسی پھرتیلے بندر کی طرح دائیں طرف کو دوسرے درخت اور اس سے تیسرے درخت پر پہنچ گیا۔ جب وہ چوتھے درخت پر پہنچا تو اس نے پہلے درخت کے نیچے ایک سفید فام کو ہاتھ میں مشین گن اٹھائے اِدھر اُدھر دیکھتے ہوئے دیکھا تو اس نے حرکت کرنا بند کر دی۔ اس کے ساتھ ہی اس نے زیر جامے میں اڑسا ہوا خنجر نکالا اور اس آدمی کا نشانہ لے کر اس پر کھینچ مارا۔ دوسرے لمحے خنجر بجلی کی سی تیزی سے اڑتا ہوا اس آدمی کے سینے میں گھستا چلا گیا اور وہ آدمی چیخ مار کر نیچے گرا اور بری طرح پھڑکنے لگا۔ ٹارزن نے درخت کے اوپر سے کئی فٹ نیچے چھلانگ لگائی اور پھر دوڑتا ہوا وہ اس پھڑکتے ہوئے آدمی کی طرف بڑھ گیا۔ وہ آدمی اب ساکت ہو چکا تھا۔ ٹارزن نے سب سے پہلے اس کے سینے سے اپنا خنجر کھینچا اور اسے اس آدمی کے لباس سے صاف کیا اور پھر ایک طرف گری ہوئی وہ مشین گن اٹھائی اور پھر جنگلی خرگوش کی طرح

Downloaded from https://paksociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

دوڑتا ہوا وہ ساتھ والے درخت کے اوپر چڑھتا گیا۔

اسی لمحے دوڑتے ہوئے قدموں کی آوازیں سنائی دیں اور پھر چار آدمی مختلف اطراف سے دوڑتے ہوئے وہاں پہنچ گئے اور سب حیرانی سے زمین پر پڑے ہوئے اپنے ساتھی کی طرف دیکھ رہے تھے۔

''اس کا قاتل وہی سفید فام ٹارزن ہی ہو گا۔ جلدی کرو پھیل جاؤ وہ قریب ہی ہو گا۔''____اچانک ایک آدمی نے چیختے ہوئے کہا لیکن اسی لمحے ٹارزن نے مشین گن کا ٹریگر دبا دیا۔ اس کے ساتھ ہی جنگل مشین گن کی فائرنگ اور ان چاروں آدمیوں کی چیخوں سے گونج اٹھا۔ ٹارزن نے ایک ہی برسٹ میں چاروں کا خاتمہ کر دیا تھا۔ ان کے مرتے ہی ٹارزن بجلی کی سی تیزی سے نیچے اترا اور پھر دوڑتا ہوا وہ ہیلی کاپٹر کی طرف بڑھ گیا۔ اسے یقین تھا کہ اب ہیلی کاپٹر یقیناً خالی ہوگا اور اس کا خیال درست نکلا۔ ہیلی کاپٹر واقعی خالی پڑا ہوا تھا لیکن اسی لمحے ٹارزن کو خیال آیا کہ ابھی چھ آدمی بچ گئے ہیں اگر وہ اکٹھے وہاں آگئے تو وہ اکیلا ان کا مقابلہ نہ کر سکے گا۔ ہیلی

کاپٹر جس جگہ کھڑا تھا اس کے ساتھ ہی ایک درخت کی شاخ ہیلی کاپٹر کی دم کے قریب تک چلی گئی تھی۔ ٹارزن اس شاخ کی مدد سے جس وقت چاہتا آسانی سے ہیلی کاپٹر پر پہنچ سکتا تھا۔ اس لئے اس نے ہیلی کاپٹر کے اندر بیٹھنے کی بجائے اس درخت پر چڑھنے کا ارادہ کر لیا۔ دوسرے لمحے وہ تیزی سے درخت پر چڑھ گیا۔ اور ابھی وہ درخت پر اطمینان سے بیٹھا بھی نہ تھا کہ اس نے دو آدمیوں کے دوڑتے ہوئے قدموں کی آوازیں سنیں اور تھوڑی دیر بعد ان لاشوں کے قریب دو آدمی پہنچ گئے۔

''یہ کیا ہو گیا۔ یہ کس نے ایسا کیا ہے۔''____ان میں سے ایک نے انتہائی خوفزدہ لہجے میں کہا۔

''اوہ اوہ اس طرح تو ہم سب مارے جائیں گے۔ جلدی بلاؤ سب کو۔ ہمیں فوراً یہاں سے نکل جانا چاہئے۔''____دوسرے نے چیخ کر کہا۔ وہ دونوں بڑے چونکنے انداز میں بکھر کر اِدھر اُدھر دیکھ رہے تھے۔ پھر ایک آدمی نے جیب سے ایک چھوٹی سی ڈبیہ نکالی اور اس پر کوئی بات کرنے لگا۔ تھوڑی دیر

Downloaded from https://paksociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

بعد باقی افراد بھی پہنچ گئے۔ ٹارزن نے دیکھ لیا کہ ان کی تعداد واقعی چھ تھی اور پھر وہ اپنے ساتھیوں کی لاشوں کو اٹھا کر ہیلی کاپٹر کی طرف بڑھنے ہی لگے تھے کہ ٹارزن نے ایک بار پھر فائر کھول دیا اور جنگل ایک بار پھر فائرنگ کی تیز آوازوں سے گونج اٹھا اور اس بار پانچ آدمی مارے گئے جب کہ ایک آدمی جو سب سے پیچھے آرہا تھا بجلی کی سی تیزی سے ایک درخت کے تنے کی اوٹ میں چھپ گیا تھا اور اس کے ساتھ ہی جیسے گولیوں کی بارش عین اس جگہ ہوئی جہاں ایک لمحہ پہلے ٹارزن موجود تھا کیونکہ ٹارزن پہلا برسٹ مار کر پھرتی سے اچھل کر ایک شاخ اوپر چڑھ گیا تھا لیکن ظاہر ہے وہ آدمی ذرا سا ہاتھ اونچا کر دیتا تو ٹارزن کا جسم لازماً گولیوں سے چھلنی ہو سکتا تھا۔ جب کہ وہ آدمی تنے کی اوٹ میں اس طرح چھپا ہوا تھا کہ ٹارزن اس پر کامیاب فائر نہ کر سکتا تھا۔ ٹارزن واقعی بری طرح پھنس گیا تھا کہ اچانک اس نے تنے کی اوٹ سے مشین گن کی نال کو ذرا سا اوپر کو اٹھتے دیکھا تو اس نے بے اختیار نیچے

چھلانگ لگا دی۔ کیونکہ اب اس کے سوا دوسری کوئی صورت نہ تھی۔ لیکن اس طرح ٹارزن نے شاید اپنی زندگی کی سب سے بڑی حماقت کر ڈالی تھی کیونکہ اب وہ زیادہ کھلا شکار بن گیا تھا۔ نال کو نیچے آنے میں اتنا وقفہ نہ لگتا تھا جتنا وقفہ ٹارزن کو درخت سے نیچے آنے میں لگ جاتا۔ اس لئے ظاہر ہے ٹارزن کو موت سے کوئی نہ بچا سکتا تھا۔ مگر جیسے ہی ٹارزن نے نیچے چھلانگ لگائی فائرنگ تو ایک طرف بلکہ اس آدمی کے چیخنے کی آواز سنائی دی اور ٹارزن کے قدم جیسے ہی زمین پر لگے۔ وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ منکو اس آدمی کی مشین گن گھسیٹتا ہوا تیزی سے اس کی طرف بڑھا آرہا تھا جبکہ وہ آدمی جو شاید منکو کے اچانک حملے کی وجہ سے نیچے گر پڑا تھا۔ اٹھ کر غصے سے چیختا ہوا منکو کے پیچھے بھاگا اور اس طرح لاشعوری طور پر وہ خودبخود تنے کی اوٹ سے باہر آ گیا تھا۔

”خبردار ہاتھ اٹھا دو ورنہ۔“ ــــ ٹارزن نے ہاتھ میں موجود مشین گن کا رخ اس آدمی کی طرف کرتے

Downloaded from https://paksociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

ہوئے چیخ کر کہا اور وہ دوڑتا ہوا آدمی یکلخت ٹھٹھک کر رک گیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ اٹھا دیئے۔ کیونکہ منکو اس دوران مشین گن گھسیٹتا ہوا ٹارزن کے قریب پہنچ چکا تھا۔

''تم نے صحیح وقت پر اس آدمی پر حملہ کر کے مجھے مرنے سے بچا لیا ہے منکو۔''۔۔۔۔ٹارزن نے منکو سے مخاطب ہو کر کہا تو منکو کا سینہ پھول گیا۔

''سردار۔ میں جب یہاں پہنچا تو میں نے آپ کو دور سے ہی درخت پر دیکھ لیا تھا اور یہ آدمی درخت کے پیچھے چھپا ہوا آپ پر آگ برسا رہا تھا چنانچہ میں نے اس پر چھلانگ لگا دی۔ یہ چیختا ہوا نیچے گرا تو میں اس کی آگ اگلنے والی مشین لے کر بھاگ پڑا۔''۔۔۔۔منکو نے اپنی زبان میں معصوم سے لہجے میں جواب دیا اور ٹارزن مسکرا دیا۔ وہ آدمی ہاتھ اٹھائے خاموش کھڑا تھا۔ ٹارزن قدم بڑھاتا اس کے قریب پہنچ گیا۔

''تم۔ تم ٹارزن ہو۔ تم یہ مشین گن کیسے چلا لیتے ہو۔ تم تو جنگل میں رہتے ہو۔''۔۔۔۔اس آدمی نے

انتہائی حیرت بھرے لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

''تم مجھے کیسے جانتے ہو۔''۔۔۔۔ٹارزن نے پوچھا کیونکہ پہلے بھی وہ اکٹھے ہونے والے آدمیوں کے منہ سے اپنا نام سن چکا تھا۔

''باس ہنری نے بتایا تھا کہ سفید فام ٹارزن جو جنگلوں کا سردار ہے۔ اس نے تابوتوں کو بھی بیکار کر دیا ہے اور کان میں موجود مشینری کو بھی اور اس نے ہمیں تمہارے متعلق تفصیلات بھی بتائی تھیں لیکن اس نے یہ تو نہیں بتایا تھا کہ تم مشین گن چلا لیتے ہو۔ اس نے تو کہا تھا کہ تم جنگل میں رہتے ہو اور خنجر اور نیزے کو ہتھیار کے طور پر استعمال کرتے ہو۔'' اس آدمی نے کہا۔ اس کے لہجے میں ابھی تک حیرت تھی۔

''وہ میرے متعلق پوری طرح نہیں جانتا ہو گا۔ بہرحال تمہارا نام کیا ہے۔''۔۔۔۔ٹارزن نے پوچھا۔

''میرا نام کروبی ہے۔''۔۔۔۔اس آدمی نے جواب دیا۔

''ان لوہے کے جانوروں کو تم کیا کہتے ہو۔''ٹارزن

Downloaded from https://paksociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

نے پوچھا۔

”ہم انہیں تابون کہتے ہیں۔ یہ پروفیسر مرفی کی ایجاد ہیں۔“ــــــ کروبی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

اب اس نے ہاتھ نیچے کر لئے تھے۔

”کان سے تم کیا نکالتے ہو۔“ــــــ ٹارزن نے پوچھا۔

”ایک انتہائی قیمتی پتھر۔ جس کی مہذب دنیا کی سائنس لیبارٹریوں میں بے حد مانگ ہے۔ یہ پتھر خلائی ہتھیار بنانے کے کام آتے ہیں۔ تم تو خلائی ہتھیاروں کو نہیں سمجھ سکو گے اس لئے میں تمہیں تفصیل نہیں بتا سکتا۔ بہرحال یہ اس قدر قیمتی پتھر ہے کہ ہیرے جواہرات بھی اس کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔“ کروبی نے جواب دیا۔

”لیکن ان پتھروں کو نکالنے کے لئے تمہیں جنگل میں موجود قبائلیوں کو مارنے کی کیا ضرورت تھی۔“ ٹارزن نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

”اس لئے کہ یہ قبائلی ان پتھروں کو مقدس سمجھتے ہیں اور اگر انہیں ہمارے منصوبے کا پتہ چل جاتا تو

یہ ہماری بوٹیاں نوچ ڈالتے۔ اس لئے ان کا خاتمہ ضروری تھا۔“ــــــ کروبی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”تو تم نے صرف دولت کے لالچ میں ہزاروں انسانوں کو قتل کر دیا اور نہ صرف انسانوں کو بلکہ جنگل کے لاتعداد جانوروں کو بھی ختم کر دیا۔ یہ انتہائی ظلم ہے اور ٹارزن اتنا ظلم برداشت نہیں کر سکتا۔“ ٹارزن کے لہجے میں اچانک غصہ پیدا ہو گیا۔

”ارے۔“ــــــ یکلخت کروبی نے ٹارزن کے پیچھے دیکھتے ہوئے چونک کر کہا تو ٹارزن بے اختیار پیچھے مڑا ہی تھا کہ کروبی نے ایک جھٹکے سے ٹارزن کے ہاتھ میں پکڑی ہوئی مشین گن پر ہاتھ ڈال کر اسے جھپٹ لیا لیکن اسی لمحے ٹارزن کے ساتھ کھڑے منکو نے یکلخت اس پر چھلانگ لگا دی اور کروبی ایک بار پھر اس اچانک حملے سے چیختا ہوا بے اختیار اچھل کر پشت کے بل نیچے جا گرا۔

”ہونہہ تو تم دھوکے باز بھی ہو۔“ــــــ ٹارزن نے غصیلے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے زیر جامے میں اڑسا ہوا خنجر نکالا اور گر کر اٹھتے ہوئے

Downloaded from https://paksociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

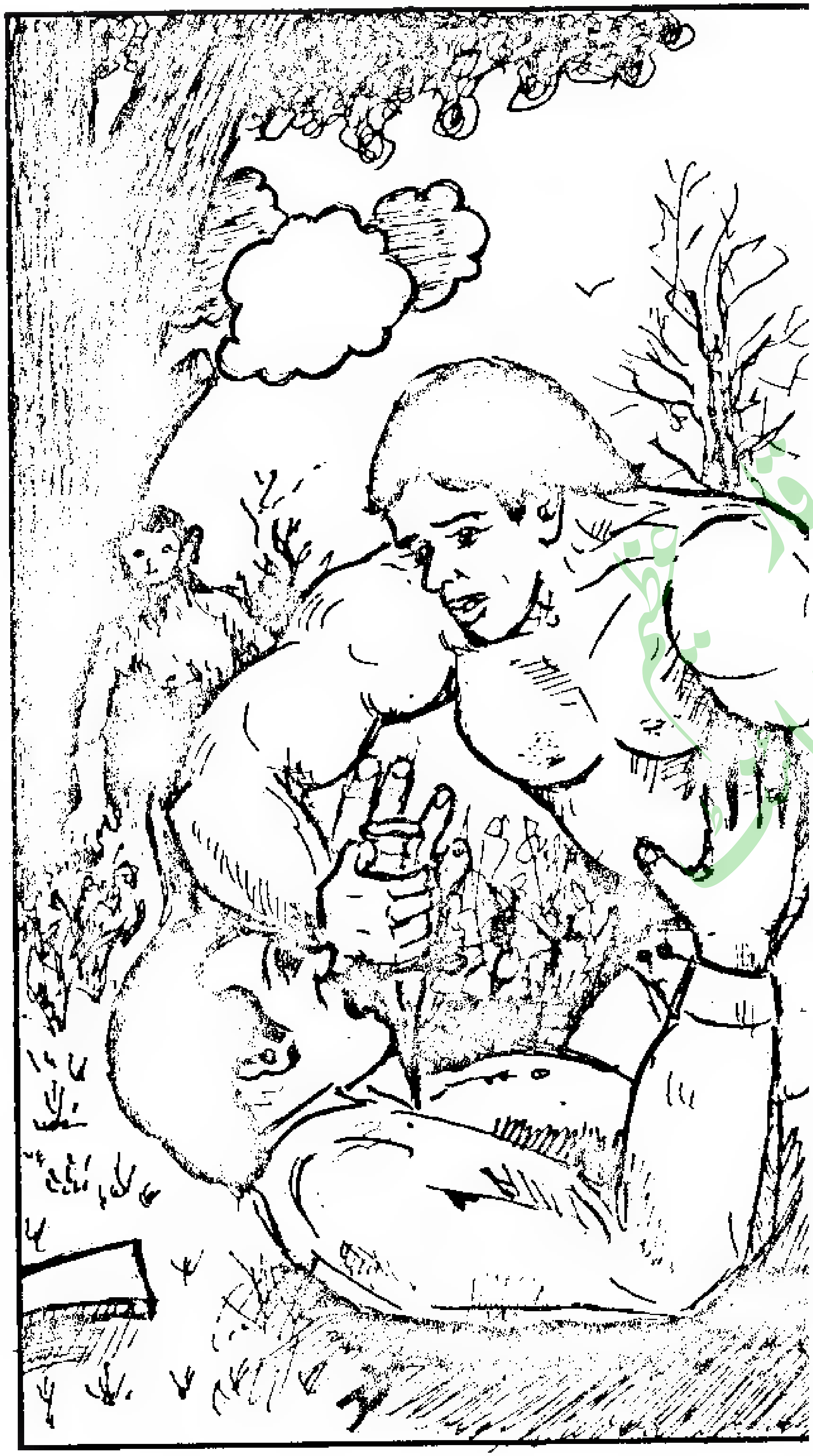

کروبی کو ہاتھ سے دوبارہ نیچے دھکیل کر اس نے خنجر کی نوک اس کی گردن میں چبھو دی۔ گھٹنا اس نے موڑ کر اس کے سینے پر رکھ دیا تھا۔

"مم مم معاف کر دو معاف کر دو۔ مجھ سے غلطی ہو گئی ہے معاف کر دو۔"—یکلخت کروبی نے گھگھیاتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"بتاؤ یہ پروفیسر اور ہنری کہاں ہیں۔ پوری تفصیل بتاؤ۔"—ٹارزن نے خنجر پر ہلکا سا دباؤ ڈالتے ہوئے کہا۔

"بب بب بتاتا ہوں خدا کے لئے یہ خنجر ہٹا لو میں مر جاؤں گا۔"—اس آدمی نے رک رک کر انتہائی خوفزدہ لہجے میں کہا کیونکہ ٹارزن کے گھٹنے کی وجہ سے اس کا سانس اٹک اٹک کر آ رہا تھا۔

"منکو۔ کوئی مضبوط بیل ڈھونڈ لاؤ۔"—ٹارزن نے مڑ کر منکو سے کہا تو منکو تیزی سے ایک طرف کو دوڑ گیا۔

"خبردار اسی طرح پڑے رہو۔ اگر تم نے ذرا بھی حرکت کی تو خنجر سے گلا کاٹ ڈالوں گا۔"—ٹارزن

Downloaded from https://paksociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"مجھے معاف کر دو ٹارزن۔ تم جو کہو گے میں وہی کروں گا مجھے معاف کر دو۔"۔۔۔۔ کروبی نے سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔

"بس ابھی بے حس و حرکت پڑے رہو۔" ٹارزن نے اسی طرح سرد لہجے میں کہا۔ وہ خنجر ہاتھ میں لئے اس پر جھکا ہوا تھا۔ چند لمحوں بعد منکو مضبوط بیل کا ایک بڑا سا گچھا گھسیٹتا ہوا لے آیا اور ٹارزن نے اس بیل کی مدد سے کروبی کے ہاتھ اس کی پشت پر باندھ دیئے اور پھر اسے گردن سے پکڑ کر کھڑا کر دیا۔

اُسی لمحے اسے دور سے پھر ہیلی کاپٹر کی آواز سنائی دی تو وہ چونک کر مڑا اور پھر اسے واقعی دور سے ایک اور ہیلی کاپٹر اسی طرف آتا دکھائی دیا۔ اس کے ساتھ ہی اس کا ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے گھوما اور بندھا ہوا کروبی چیختا ہوا اچھل کر دور جا گرا۔ ٹارزن کا مکا پوری قوت سے اس کی کنپٹی پر پڑا تھا اور نیچے گر کر وہ ایک لمحے کے لئے تڑپا پھر ساکت ہو گیا۔

وہ بے ہوش ہو گیا تھا۔ ٹارزن نے جھپٹ کر اسے اٹھا کر کاندھے پر لادا اور پھر ایک مشین گن اٹھا کر وہ دوڑتا ہوا جنگل کے اندرونی حصے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ کچھ دور جا کر اس نے کروبی کو ایک بڑے سے گڑھے کے اندر لٹا دیا۔ جس پر گھنی جھاڑیاں تھیں اور جھاڑیاں ہٹائے بغیر اسے دیکھا نہ جا سکتا تھا۔ ٹارزن چونکہ جنگل میں رہتا تھا اس لئے جھاڑیوں کی بناوٹ دیکھ کر ہی اسے معلوم ہو گیا تھا کہ ان جھاڑیوں کے نیچے گڑھا ہے اور اس نے جھاڑیاں ہٹا کر کروبی کو نیچے لٹایا اور پھر باہر آ کر اس نے جھاڑیاں برابر کر دیں۔ اسے معلوم تھا کہ جس قدر زوردار ضرب کروبی کو لگی ہے۔ وہ کافی دیر تک ہوش میں نہ آ سکے گا۔ اس لئے وہ اس کی طرف سے مطمئن تھا۔ پھر اس نے منکو کو ہدایات دیں اور خود دوڑتا ہوا ایک گھنے درخت پر چڑھ گیا۔ یہاں سے وہ ان لاشوں کو بھی دیکھ سکتا تھا اور ہیلی کاپٹر کو بھی۔ تھوڑی دیر بعد ہیلی کاپٹر وہاں پہنچ گیا اور پھر پہلے والے ہیلی کاپٹر کے پاس ہی وہ نیچے اتر گیا۔ اس میں سے چار آدمی نیچے

Downloaded from https://paksociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

اترے۔ ان میں سے دو تو وہیں ہیلی کاپٹر کے پاس رک گئے۔ جب کہ دو آدمی بڑے چوکنے انداز میں دوڑتے ہوئے ان لاشوں کی طرف بڑھ آئے۔ لیکن وہ بکھر کر اور انتہائی محتاط انداز میں آگے بڑھ رہے تھے۔ پھر وہ لاشوں سے کچھ دور آ کر رک گئے۔ چند لمحوں تک وہ لاشوں کو دیکھتے رہے۔ پھر انہوں نے بجلی کی سی تیزی سے چند مشین گنیں اٹھائیں اور واپس ہیلی کاپٹر کی طرف بڑھ گئے۔ اس کے ساتھ ہی ایک آدمی پہلے والے ہیلی کاپٹر میں داخل ہو گیا جبکہ باقی دوسرے ہیلی کاپٹر میں اور اس کے ساتھ ہی دونوں ہیلی کاپٹر اکٹھے فضا میں اٹھے اور پھر کافی بلندی پر جا کر تیزی سے مڑے اور واپس جانے لگے۔ ٹارزن درخت سے نیچے اترا اور سب سے پہلے اس نے جا کر جھاڑیاں ہٹا کر اس کروبی کو گڑھے سے نکالا اور اسے کاندھے پر لاد کر وہ اس جنگل کے اندرونی حصے کی طرف بڑھ گیا۔ منکو بھی ایک جھاڑی کے پیچھے سے نکل کر اس کی طرف بڑھ آیا۔

”اسے کہاں لے جا رہے ہو سردار۔“ ــــــ منکو

نے پوچھا۔

”یہ لوگ ابھی واپس آئیں گے اور انہوں نے یقیناً پورے جنگل کو آگ لگا دینی ہے۔ اس لئے میں اسے چاغانی غاروں میں لے جا رہا ہوں۔ وہ جگہ جنگل سے کافی دور ہے۔ وہاں اس سے اطمینان سے پوچھ گچھ کروں گا۔“ ــــــ ٹارزن نے کہا۔

”مگر سردار۔ اگر انہوں نے جنگل کو آگ لگا دی تو سارا جنگل جل کر راکھ ہو جائے گا۔“ ــــــ منکو نے بے چین سے لہجے میں کہا۔

”ہاں ہو گا تو ایسے ہی۔ لیکن میں اب کیا کر سکتا ہوں۔ وہ یقیناً ان ہیلی کاپٹروں پر آئیں گے اور اوپر سے شعلے برساتے رہیں گے۔“ ــــــ ٹارزن نے کہا۔

”سردار۔ تمہارے ہاتھ میں بھی تو آگ اُگلنے والی مشین ہے۔ کیا ان ہیلی کاپٹروں کو اس سے تباہ نہیں کیا جا سکتا۔“ ــــــ منکو نے کہا تو ٹارزن چونک پڑا۔

”اوہ ہاں واقعی۔ تم نے بڑی ذہانت والی بات کی ہے۔ ٹھیک ہے اسے چاغانی غاروں میں لے جانے کی

Downloaded from https://paksociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

ضرورت نہیں ہے۔ یہیں اس سے اس کے بڑے اڈے کے متعلق پوچھ گچھ کر لی جائے اور اگر اس دوران ہیلی کاپٹر آگئے تو انہیں بھی ختم کیا جا سکتا ہے۔"۔۔۔۔ٹارزن نے کہا اور منکو ٹارزن کے تعریفی فقرے پر خوش ہو گیا۔ اس کے ساتھ ہی ٹارزن نے کندھے پر لدے ہوئے کروبی کو نیچے زمین پر پٹخ دیا۔

ہنری اور پروفیسر دونوں کے چہرے غصے سے سرخ ہو رہے تھے۔ ان کے سامنے دو آدمی کھڑے تھے۔ ان دونوں کے چہرے بھی لٹکے ہوئے تھے۔

"تم نے گنا تھا انہیں۔ سب ہلاک ہو گئے ہیں۔" ہنری نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"جی ہاں باس میں نے لاشیں گنی تھیں۔ گیارہ لاشیں تھیں اور ساری ہی اکٹھی پڑی ہوئی تھیں۔ سب کے پاس مشین گنیں بھی تھیں لیکن چونکہ ہم خطرہ محسوس کر رہے تھے اس لئے ہم نے صرف چند مشین گنیں اٹھائیں اور باقی وہیں رہنے دیں۔ ہمیں یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے نادیدہ آنکھیں چاروں طرف سے ہمیں

Downloaded from https://paksociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

گھور رہی ہوں۔"——اس آدمی نے سہمے ہوئے لہجے میں جواب دیا۔

"دیکھا پروفیسر۔ اس ٹارزن نے کیا کیا ہے۔ میرے اتنے سارے آدمی اس اکیلے نے ہلاک کر دیئے ہیں اور مارٹن بتا رہا ہے کہ سب آدمیوں کے جسموں میں گولیاں لگی تھیں اس کا مطلب ہے کہ وہ مشین گن چلانا جانتا ہے۔ اس نے کسی ایک سے مشین گن چھینی ہو گی اور پھر سب کو ہلاک کر دیا ہوگا۔ کاش آپ اسے اس وقت زندہ نہ چھوڑتے تو ہمیں یہ دن نہ دیکھنا پڑتا۔"——ہنری نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"یہ شخص تو میرے اندازے سے زیادہ ہی ہوشیار اور چالاک ہے۔ اب مجھے کیا معلوم تھا کہ وہ ایسی حرکتیں بھی کر سکتا ہے۔"——پروفیسر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"وہ یقیناً جنگل میں چھپا ہو گا اور اب اس کے سوا اور کوئی صورت نہیں ہے کہ ہم اس پورے جنگل کو ہی پھونک ڈالیں۔"——ہنری نے کہا۔

"لیکن یہ سوچ لو کہ وہ جنگلی آدمی ہے اور یہ جنگل دور دور تک پھیلے ہوئے ہیں۔ وہ اکیلا آدمی ہے آسانی سے نکل جائے گا اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ وہ ہمارے ہیلی کاپٹروں کو ہی تباہ کر دے۔"——پروفیسر نے کہا۔

"آپ درست کہہ رہے ہیں پروفیسر۔ اگر وہ مشین گن چلانا جانتا ہے تو پھر لازماً وہ اس سے ہیلی کاپٹر کو ہٹ کر سکتا ہے اور آسانی سے جنگل سے نکل کر بھی جا سکتا ہے تو پھر کیا کیا جائے۔"——ہنری نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"تم لوگ جاؤ۔"——پروفیسر نے سامنے کھڑے ہوئے دونوں آدمیوں سے مخاطب ہو کر کہا اور وہ مڑ کر واپس چلے گئے۔

"سنو ہنری۔ یہ ٹارزن اس طرح ہلاک نہیں ہو گا جس طرح ہم سوچ رہے ہیں۔ اس کے لئے ہمیں باقاعدہ منصوبہ بندی کرنی پڑے گی۔"——پروفیسر نے ان دونوں کے جانے کے بعد ہنری سے مخاطب ہو کر کہا۔

Downloaded from https://paksociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

"کیسی منصوبہ بندی پروفیسر۔"ـــــــ ہنری نے چونک کر پوچھا۔

"دیکھو میرے پاس ابھی بھی دو محدود رینج میں کنٹرول کیے جانے والے تابون یہاں موجود ہیں۔ اگر ہم محدود رینج والے ان دونوں تابونوں کو جنگل کے قریب پہنچا دیں اور خود ہیلی کاپٹر پر کافی بلندی پر رہیں اتنی بلندی پر کہ نیچے سے ہیلی کاپٹر کو ہٹ نہ کیا جا سکے تو ہم آسانی سے ان تابونوں کی مدد سے نہ صرف جنگل میں چھپے ہوئے اس ٹارزن کو تلاش کر سکتے ہیں بلکہ ان کی مدد سے اسے ہلاک بھی کر سکتے ہیں۔" پروفیسر نے کہا۔

"اوہ اوہ ویری گڈ پروفیسر۔ آپ نے بالکل درست تجویز دی ہے۔ اس طرح ہم واقعی آسانی سے ٹارزن کو ہلاک کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے۔" ہنری نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

"او کے۔ تم بڑا ٹرانسپورٹ ہیلی کاپٹر تیار کراؤ۔ میں سٹور سے دونوں تابونوں اور ان کی کنٹرولنگ مشین نکال کر انہیں او کے کرتا ہوں۔"ـــــــ پروفیسر نے کرسی

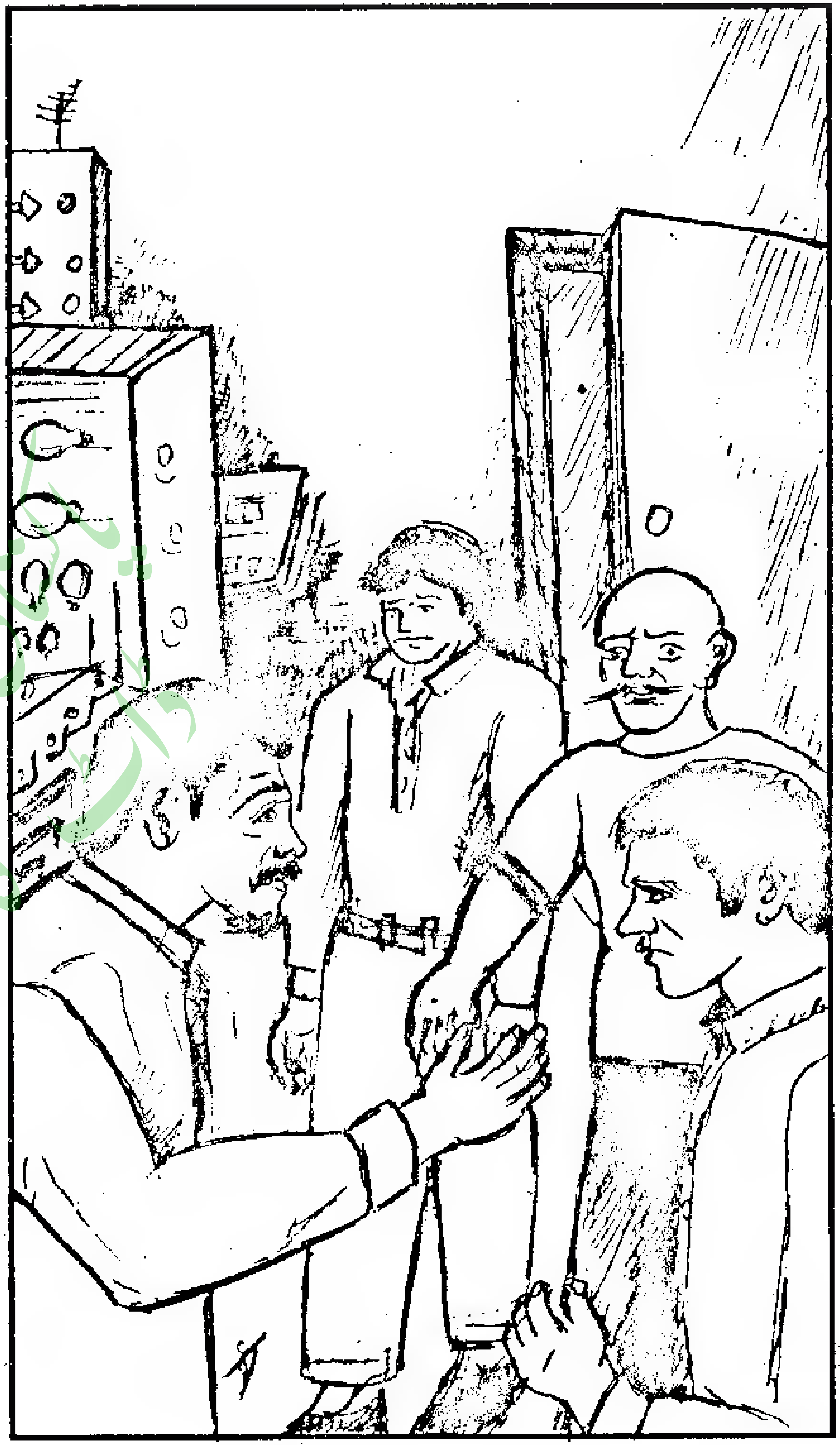

Downloaded from https://paksociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

سے اٹھتے ہوئے کہا تو ہنری بھی سر ہلاتا ہوا اٹھا اور تیز تیز قدم اٹھاتا کمرے سے باہر نکل گیا اور پروفیسر بھی اس کمرے سے نکل کر اپنے سٹور روم کی طرف بڑھ گیا۔

ٹارزن نے کروبی کو زمین پر پٹخا اور پھر اسے ہوش میں لانے کے لئے اس پر جھکا ہی تھا کہ اچانک اسے ایک خیال آیا اور وہ دوبارہ سیدھا ہو گیا۔

"کیا ہوا باس۔"۔۔۔پاس کھڑے ہوئے منکو نے اسے اس طرح اچانک جھٹکے سے سیدھا ہوتے دیکھ کر پوچھا۔

"منکو یہ ہیلی کاپٹر شمال کی طرف سے آتے ہیں۔ تم ایسا کرو کہ جنگل سے کچھ دور کسی کھلی جگہ پر جا کر بیٹھ جاؤ۔ پھر جیسے ہی تمہیں دور سے یہ ہیلی کاپٹر آتے دکھائی دیں۔ بھاگ کر میرے پاس آ جانا تاکہ میں بر وقت سنبھل جاؤں۔"۔۔۔ٹارزن نے کہا تو

پاکستانی پوائنٹ ڈاٹ کام

Downloaded from https://paksociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

منکو سر ہلاتا ہوا شمال کی طرف مڑا اور پھر دوڑتا ہوا جھاڑیوں میں غائب ہو گیا۔

ٹارزن نے ایک بار پھر جھک کر پوری قوت سے زمین پر بے ہوش پڑے ہوئے کروبی کے منہ پر تھپڑ مارنے شروع کر دیئے۔ دوسرے ہی تھپڑ پر کروبی چیختا ہوا ہوش میں آ گیا۔

”ہاں اب بتاؤ کروبی کہ تمہارا اصل اڈہ کہاں ہے۔“ ـــــ ٹارزن نے زیرجامے سے اڑسا ہوا خنجر نکال کر ہاتھ میں پکڑے ہوئے سخت لہجے میں کہا۔

”وہ وہ یہاں سے بہت دور ایک جزیرے پر ہے۔ تم وہاں تک نہیں پہنچ سکتے۔ وہ بہت دور ہے۔“ کروبی نے کراہتے ہوئے خوفزدہ سے لہجے میں جواب دیا۔

”کتنے آدمی ہیں وہاں۔“ ـــــ ٹارزن نے پوچھا اور کروبی نے تعداد بتا دی۔ پھر ٹارزن اس سے سوالات کرتا رہا اور کروبی اسے تفصیل بتاتا چلا گیا۔

”اگر تم مجھے کھول دو ٹارزن تو میں اپنے خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں تمہارے ساتھ غداری نہ

کروں گا اور تم چاہو تو تمہیں اس اڈے تک بھی پہنچا سکتا ہوں۔“ ـــــ کروبی نے انتہائی منت بھرے لہجے میں کہا۔

”کھاؤ قسم۔“ ـــــ ٹارزن نے کہا تو کروبی نے ایک بار نہیں بلکہ کئی بار مسلسل قسم کھا لی۔

”ٹھیک ہے۔ اب اگر تم نے قسم توڑی تو میں تمہارے جسم کی ایک ایک ہڈی توڑ ڈالوں گا۔“ ٹارزن نے کہا اور پھر اس نے جھک کر اس بیل کو کھولنا شروع کر دیا جس سے کروبی کے ہاتھ بندھے ہوئے تھے۔

”شکریہ ٹارزن۔ تم واقعی بہادر اور اعلیٰ ظرف آدمی ہو۔ تم قطعی بے فکر رہو۔ اب تم مجھے ایک ساتھی سمجھو۔“ ـــــ کروبی نے آزاد ہو کر اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

”یہ سن لو کہ میں دھوکے بازوں کے لئے انتہائی بے رحم بھی ثابت ہوتا ہوں۔ چلو جھیل کی طرف۔“ ٹارزن نے کہا اور پھر اسے لے کر جھیل کی طرف بڑھ گیا۔ جھیل چونکہ شمال کی طرف تھی اور چاغانی

Downloaded from https://paksociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

غاروں کو راستہ بھی اس طرف سے جاتا تھا اس لئے ٹارزن نے سوچا کہ وہ منکو کو ساتھ لے کر پہلے کروبی کو چاغانی غاروں میں سردار ٹوبی کے حوالے کر دے۔ پھر واپس آ کر اطمینان سے ان ہیلی کاپٹروں کا انتظار کرے۔ اس نے کروبی کو اس لئے آزاد کر دیا تھا کیونکہ اس طرح وہ اسے کاندھے پر اٹھا کر لے جانے کی تکلیف سے بچ گیا تھا۔ کروبی بڑے اطمینان سے اس سے دو فٹ آگے چل رہا تھا۔ اس نے دونوں ہاتھ اپنی جیبوں میں ڈال رکھے تھے۔ ٹارزن کے ایک ہاتھ میں مشین گن تھی کہ اچانک کروبی بجلی کی سی تیزی سے مڑا اور پھر اس سے پہلے کہ ٹارزن سنبھلتا۔ کروبی کے ہاتھ میں موجود ایک چھوٹے سے عجیب ساخت کے پسٹل میں سے نیلے رنگ کی گیس کی دھار نکل کر سیدھی ٹارزن کی ناک سے ٹکرائی اور اس کے ساتھ ہی ٹارزن کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کے جسم سے یکلخت روح نکل گئی ہو۔ وہ اس طرح لہرا کر نیچے گرا جیسے ریت کی خالی ہوتی ہوئی بوری ڈھیر ہوتی ہے اور جنگل کروبی کے حلق سے نکلنے

والے فاتحانہ قہقہے سے گونج اٹھا۔

"احمق جنگلی۔ بڑا ہوشیار بنتا تھا۔ ہونہہ اب میں تمہیں تڑپا تڑپا کر ماروں گا۔ تمہیں دنیا کی سب سے خوفناک موت ماروں گا۔"—— کروبی نے فاتحانہ انداز میں قہقہے لگاتے ہوئے کہا۔ ٹارزن زمین پر پڑا اس کی باتیں تو سن رہا تھا۔ اسے دیکھ بھی رہا تھا لیکن نہ ہی وہ بول سکتا تھا اور نہ ہی حرکت کر سکتا تھا۔ اس کا جسم بالکل بے حس ہو کر رہ گیا تھا۔ وہ دل ہی دل میں پچھتا رہا تھا کہ اس نے خواہ مخواہ اس دھوکے باز کو کھول دیا اور اس کی تلاشی بھی نہیں لی۔

"میں تمہیں آسان موت نہیں ماروں گا ٹارزن۔ تم نے ہمارے بہت سے ساتھیوں کو بے دردی سے ہلاک کر دیا ہے۔ میں تمہیں چاؤش موت ماروں گا۔ سنا تم نے کبھی چاؤش موت۔ اور تم جنگل میں رہتے ہو اس لئے تمہیں اچھی طرح معلوم ہوگا کہ چاؤش موت کس قدر عبرتناک ہوتی ہے۔"—— کروبی نے کہا اور ٹارزن کے ذہن میں چاؤش موت کا سن کر بے اختیار دھماکے سے ہونے لگے کیونکہ وہ چاؤش

Downloaded from https://paksociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

موت کے بارے میں اچھی طرح جانتا تھا۔ جنگل میں دیوتاؤں کی توہین کرنے والے کو چاؤش موت مارا جاتا تھا۔ چاؤش زمین میں رینگنے والے ایک سرخ رنگ کے کیڑے کو کہتے تھے جو گوشت خور تھا اور اس کے دانت کسی آری کی طرح تیز ہوتے تھے۔ جسے چاؤش موت کی سزا دی جاتی تھی۔ اس کے جسم پر ایک مخصوص بوٹی مل دی جاتی تھی۔ جس کی خوشبو دور دور تک پھیل جاتی اور پھر بے شمار سرخ رنگ کے کیڑے نمودار ہو جاتے اور اس زندہ آدمی کو اپنے دانتوں کی مدد سے کھانا شروع کر دیتے۔ اس طرح وہ آدمی چیختا چلاتا آہستہ آہستہ اور سسک سسک کر مر جاتا تھا۔

”میں تمہیں باندھ دیتا ہوں۔ ایسا نہ ہو کہ میں بوٹی تلاش کرنے جاؤں اور تم ٹھیک ہو جاؤ“ کروبی نے کہا اور پھر اس نے جھک کر بے حس پڑے ہوئے ٹارزن کا بازو پکڑا اور اسے گھسیٹتا ہوا ایک درخت کے تنے کے پاس لے گیا۔ اس کے بعد اس نے اپنی قمیض پتلون سے باہر کھینچی اور پھر اندر پیٹ

کے گرد لپٹی ہوئی ایک مضبوط رسی اس نے کھولنی شروع کر دی۔ ٹارزن حیرت سے اسے دیکھتا رہا۔ اس کے تصور میں بھی نہ تھا کہ اس آدمی نے پیٹ کے گرد رسی لپیٹ رکھی ہو گی۔ رسی نکال کر اس نے ٹارزن کو کھینچ کر ایک درخت کے تنے کے ساتھ لگا کر بٹھایا اور پھر رسی کی مدد سے اس نے اس کے جسم کو اس تنے کے ساتھ باندھ دیا اور اس نے ٹارزن کے خنجر سے ہی رسی کا تھوڑا سا حصہ کاٹا اور اس کٹی ہوئی رسی سے اس نے ٹارزن کے دونوں پاؤں بھی باندھ دیئے۔ اب ٹارزن درخت کے ساتھ رسی سے بندھا بے حس و حرکت بیٹھا ہوا تھا۔

”تمہیں باندھنے کی ضرورت تو نہ تھی کیونکہ ایک گھنٹے سے پہلے اس گیس کا اثر ختم نہیں ہوتا لیکن تم انتہائی طاقتور آدمی ہو اس لئے ایسا نہ ہو کہ تم وقت سے پہلے ہی ٹھیک ہو جاؤ۔ اس لئے احتیاط اچھی ہوتی ہے۔“ ___ کروبی نے ایسے کہا جیسے وہ ٹارزن کو اپنے ذہن میں ابھرنے والا خیال بھی بتا دینا چاہتا ہو۔ ٹارزن خاموش بیٹھا ہوا تھا۔ ظاہر ہے وہ کچھ بھی نہ

Downloaded from https://paksociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

کر سکتا تھا پھر مشین گن اٹھا کر کروبی تیزی سے دوڑتا ہوا جنگل میں غائب ہو گیا۔ اسی لمحے ٹارزن کو دور سے چیتے کی غراہٹ سنائی دی اور پھر جنگل مشین گن کی گولیوں اور چیتے کی آواز سے گونج اٹھا۔ اچانک گولیاں چلنی بند ہو گئیں اور اس کے ساتھ ہی اسے کروبی کی انتہائی دردناک چیخ سنائی دی اور وہ سمجھ گیا کہ کروبی کسی جنگلی خونخوار چیتے کا شکار بن گیا ہے اور پھر تھوڑی دیر بعد اس نے ایک بڑے سے چیتے کو کروبی کا مردہ جسم گھسیٹ کر لے آتے دیکھا۔ چیتا چونکہ اپنا شکار کر چکا تھا۔ اس لئے اس نے ٹارزن کی طرف کوئی توجہ نہ دی۔ ویسے بھی ٹارزن بے حس و حرکت بیٹھا ہوا تھا اور جانور بے حس و حرکت چیزوں پر توجہ نہیں دیتے۔ اس لئے چیتا کروبی کی لاش گھسیٹتا ہوا بڑی بڑی جھاڑیوں میں غائب ہو گیا۔ ظاہر ہے وہ اسے کسی ایسی جگہ پر لے جا رہا تھا جہاں وہ اطمینان سے بیٹھ کر اسے کھا سکے۔

ٹارزن کروبی کے اس طرح مرنے سے مطمئن ہو گیا تھا کیونکہ اب گیس کا اثر ختم ہو جانے کے بعد

وہ آسانی سے آزاد ہو سکتا تھا۔ اب اسے بس ایک گھنٹہ گزرنے کا انتظار تھا۔ پھر نجانے کتنی دیر گزر گئی کہ اچانک ٹارزن کو محسوس ہوا کہ وہ بول سکتا ہے اور اس کے جسم میں بھی آہستہ آہستہ حرکت محسوس ہونے لگی۔ لیکن ابھی وہ پوری طرح حرکت نہ کر پا رہا تھا۔ آہستہ آہستہ اس کا جسم حرکت کرنے لگ گیا۔ لیکن نجانے یہ گیس کا اثر تھا یا کیا تھا کہ جسم کے حرکت کرنے کے باوجود اسے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے اس کے جسم سے ساری طاقت کسی نے نچوڑ لی ہو اور وہ معمولی سی رسیاں بھی اس سے نہ توڑی جا رہی تھیں۔ ٹارزن ابھی پوری طرح طاقت بحال ہونے کے انتظار میں تھا کہ اچانک ایک سفید رنگ کا چوہا ایک جھاڑی کی پیچھے سے نکلا اور ٹارزن کے قریب آ کر اسے حیرت سے دیکھنے لگا۔ یہ جنگلی چوہوں کی ایک خاص نسل تھی۔ اسے پاؤک کہا جاتا تھا۔

"پاؤک۔ کیا تم میری رسیاں کاٹ سکتے ہو۔"

ٹارزن نے پاؤک کی مخصوص زبان میں کہا تو پاؤک جیسے حیران رہ گیا۔

Downloaded from https://paksociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

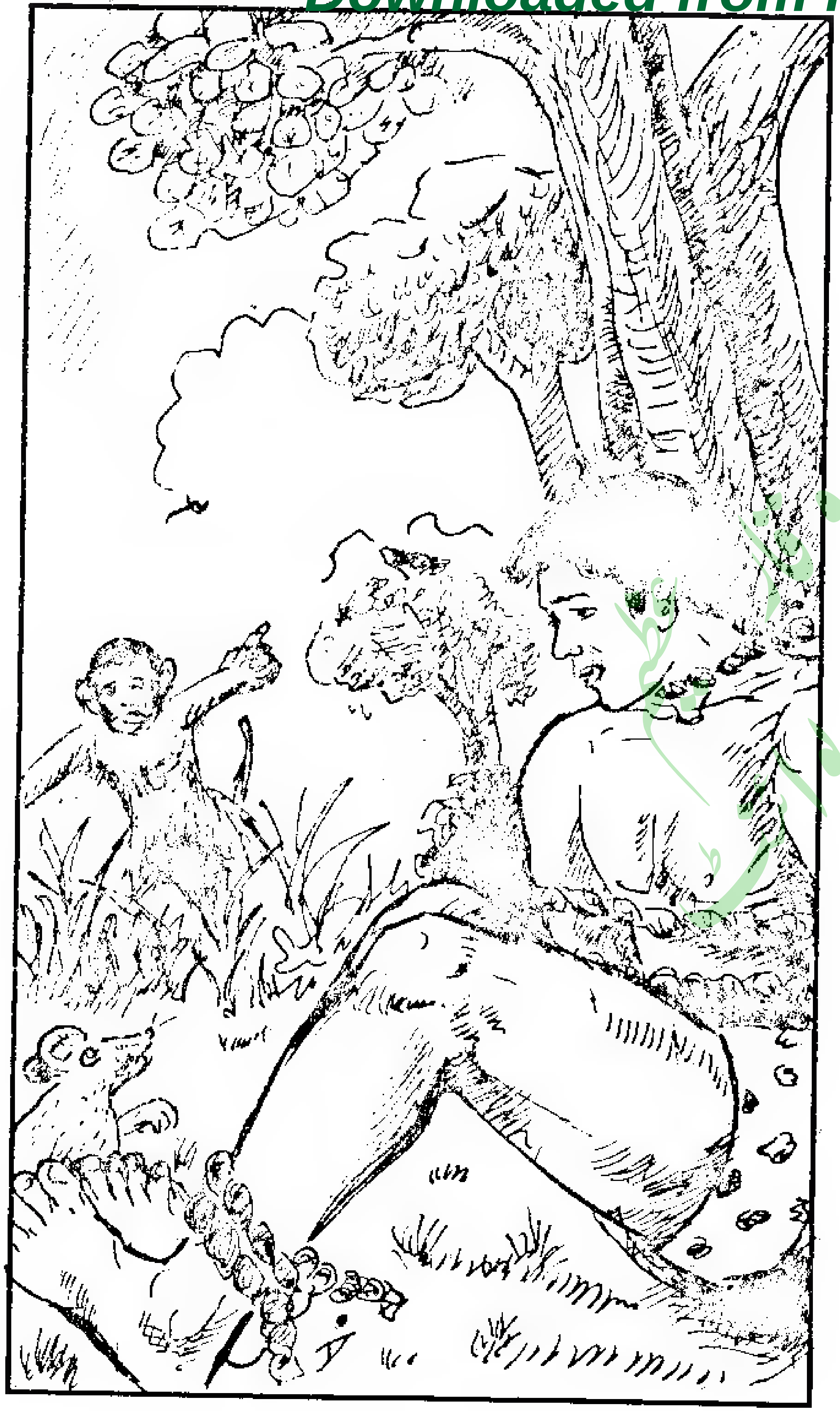

''اوہ اوہ تم انسان ہو کر ہماری زبان بول لیتے ہو۔''——پاؤک نے باریک سی چیختی ہوئی آواز میں کہا۔

''میں ٹارزن ہوں اور مجھے جنگل میں رہنے والے ہر جانور کی بولی آتی ہے۔''——ٹارزن نے جواب دیا۔

''ٹارزن ۔ اوہ ہاں میں نے تمہارا نام سنا ہوا ہے کہ تم بہت دور کے جنگل میں رہتے ہو اور بے حد بہادر اور طاقتور انسان ہو۔ ٹھیک ہے میں تمہاری مدد کروں گا۔''——پاؤک نے کہا اور پھر وہ ٹارزن کے پیروں میں بندھی ہوئی رسی کی طرف بڑھا۔ ٹارزن اس دوران پیروں کو ہلکی ہلکی حرکت دے کر رسی کھولنے کی کوشش بھی کرتا رہا تھا۔ ابھی چوہے نے رسی کترنا شروع ہی کی تھی کہ یکلخت دور سے دھپ دھپ کی تیز آوازیں سنائی دینے لگیں اور اسی لمحے ٹارزن نے دور سے منکو کو بے تحاشا دوڑ کر آتے ہوئے دیکھا اور اس کے ساتھ ہی ٹارزن کی بے اختیار مٹھیاں بھنچ گئیں۔ کیونکہ اس نے دو مشینی جانوروں کو

Downloaded from https://paksociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

جنہیں سردار ٹوبی ہاپو اور کروبی تابون کہتا تھا۔ بجلی کی سی تیز رفتاری سے دوڑ کر اپنی طرف آتے ہوئے دیکھا۔ یوں لگ رہا تھا جیسے وہ منکو کے پیچھے ہی آ رہے ہوں اور پھر اچانک وہ ٹارزن کے قریب آ کر رک گئے۔ ان میں سے ایک نیلے رنگ کا تھا اور دوسرا جامنی رنگ کا تھا۔ چوہا پاؤک جو رسی کاٹنے میں مصروف تھا ان کے قریب آتے ہی ڈر کے مارے بدکا اور دوڑتا ہوا ایک جھاڑی میں چھپ گیا۔ دونوں مشینی جانور ٹارزن کے قریب آ کر رک گئے۔ وہ دونوں بری طرح چنگھاڑ رہے تھے لیکن ظاہر ہے۔ یہ آوازیں بھی مصنوعی ہی تھیں۔

"سردار۔ سردار۔ میں رسی کھول رہا ہوں۔" درخت کے پیچھے سے منکو کی گھبرائی ہوئی آواز سنائی دی۔

"جلدی کرو منکو۔ یہ نجانے کیوں رک گئے ہیں۔ جلدی کرو۔ ورنہ یہ ایک لمحے میں میرا قیمہ بنا دیں گے۔" ـــــ ٹارزن نے تیز لہجے میں کہا۔ دونوں تابون ٹارزن کے بالکل قریب کھڑے مسلسل چنگھاڑتے چلے جا رہے تھے۔لیکن وہ حرکت نہ کر رہے تھے۔

نیلے رنگ والے تابون کی آنکھیں ٹارزن پر ہی جمی ہوئی تھیں اور یوں لگتا تھا جیسے وہ اگلے ہی لمحے اس پر حملہ کر دیں گے لیکن اس کے باوجود وہ ساکت اپنی جگہ کھڑے تھے اور اسی لمحے رسیاں ڈھیلی پڑ گئیں اور ٹارزن نے جلدی سے دونوں ہاتھوں سے رسیاں علیحدہ کیں اور پھر جھک کر اس نے پیروں میں بندھی ہوئی رسیاں بھی علیحدہ کیں اور اچھل کر کھڑا ہو گیا۔ لیکن اٹھتے ہی اسے خاصی تکلیف سی محسوس ہوئی۔ ابھی تک اس کا جسم پوری طرح بحال نہ ہو سکا تھا لیکن بہرحال وہ اب کسی حد تک اپنا بچاؤ کر سکتا تھا چنانچہ آزاد ہوتے ہی وہ تیزی سے اسی درخت پر چڑھ گیا جس کے تنے سے وہ بندھا ہوا بیٹھا تھا۔ وہ دونوں مشینی جانور اسی طرح ساکت کھڑے بس مسلسل چنگھاڑتے چلے جا رہے تھے۔

"یہ کہاں سے آ گئے ہیں اور رک کیوں گئے ہیں۔" ـــــ ٹارزن نے درخت کی ایک محفوظ جگہ پر بیٹھ کر نیچے دیکھتے ہوئے کہا۔ منکو بھی اس کے ساتھ ہی آ کر بیٹھ گیا تھا۔

Downloaded from https://paksociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

''سردار۔ آپ کو کس نے باندھا تھا۔ میں نے ایک ہیلی کاپٹر کو آتے ہوئے دیکھا تھا اور وہ اچانک میرے سر پر نمودار ہو گیا تھا۔ پھر اس میں سے یہ لوہے کے جانور نیچے پھینکے گئے۔ وہ ہیلی کاپٹر ان کے اوپر ہی منڈلا رہا تھا۔ میں آپ کو اطلاع دینے کے لئے بھاگا تو یہ دونوں میرے پیچھے بھاگ پڑے مگر یہاں آ کر یہ رک گئے ہیں۔''____منکو نے موقع دیکھتے ہی تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''اوہ اس کا مطلب ہے یہ وہ نہیں ہیں جو جھیل کی غار میں تھے۔ یہ کہیں اور سے لائے گئے ہیں اور میرے خیال میں ان میں اچانک کوئی خرابی پیدا ہو گئی ہے جس کی وجہ سے میری جان بچ گئی ہے۔''ٹارزن نے جواب دیا اور ابھی اس کا فقرہ مکمل ہی ہوا تھا کہ اچانک وہ دونوں جانور حرکت میں آ گئے اور دوسرے لمحے نیلے رنگ والے نے گردن اٹھا کر پوری قوت سے درخت کے تنے پر گردن پر ابھرے ہوئے دندانے مارے اور درخت کا موٹا سا تنا یکلخت اس طرح کٹ گیا جیسے کسی تیز دھار آرے کی مدد سے

اسے کاٹ دیا گیا ہو اور ٹارزن اور منکو جو یہ سمجھ کر مطمئن بیٹھے ہوئے تھے کہ درخت پر چڑھنے کے بعد وہ ان سے پوری طرح محفوظ ہو چکے ہیں۔ درخت کے اچانک کٹ کر گرنے کی وجہ سے سنبھل نہ سکے اور چیختے ہوئے درخت سمیت نیچے زمین پر آ گرے اور اس کے ساتھ ہی دونوں مشینی جانوروں نے بری طرح چنگھاڑتے ہوئے ان پر حملہ کر دیا۔

Downloaded from https://paksociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

بڑے سے ہیلی کاپٹر کے عقبی حصے میں ایک بڑی سی مشین پر پروفیسر جھکا ہوا تھا جبکہ ہنری پائلٹ سیٹ چھوڑ کر اس کے قریب کھڑا تھا۔ مشین کے درمیان لگی ہوئی سکرین روشن تھی اور اس پر ایک درخت کے ساتھ بندھا بیٹھا ٹارزن صاف نظر آرہا تھا جبکہ دونوں تابون جو انہوں نے ہیلی کاپٹر سے زمین پر گرائے تھے ٹارزن کے قریب ساکت کھڑے تھے۔ ہیلی کاپٹر فضا میں معلّق تھا اور ہنری نے اسے لاک کر دیا تھا۔

"یہ کیوں رک گئے ہیں پروفیسر"۔۔۔۔ہنری نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"مجھے خود سمجھ میں نہیں آرہا کہ آخر ان کی موبائل

مشینری کیوں اچانک ساکت ہو گئی ہے۔"۔۔۔۔پروفیسر نے جو مسلسل مشین کے مختلف بٹنوں کو بار بار آپریٹ کر رہا تھا جواب دیا اور ہنری کے بھینچے ہوئے ہونٹ ور زیادہ سختی سے بھینچ گئے۔

اسی لمحے ٹارزن نے اپنے سینے کے گرد بندھی ہوئی رسیاں ہٹائیں اور پیروں پر بندھی ہوئی رسیاں کھولنے لگا۔

"یہ بندر اس کا ساتھی ہے۔ اس نے ہی اس کی رسیاں کھولی ہیں۔ لیکن اسے باندھا کس نے ہے۔" ہنری نے کہا۔

"اب کیا کہا جا سکتا ہے۔"۔۔۔۔پروفیسر نے کہا۔

ور پھر ان کے دیکھتے ہی دیکھتے ٹارزن آزاد ہو کر تیزی سے درخت پر چڑھ کر بیٹھ گیا۔

"اوہ تو یہ بات ہے۔"۔۔۔۔اچانک پروفیسر نے چیختے ہوئے کہا۔

"کیا ہوا"۔۔۔۔ہنری نے چونک کر پوچھا۔

"یہ ایک تار نکل گیا تھا موبائل بٹن کا"۔ پروفیسر نے کہا اور پھر اس نے ایک طرف رکھے ہوئے باکس

Downloaded from https://paksociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

میں سے ایک اوزار نکالا اور مشین کی مرمت میں مصروف ہو گیا۔ تھوڑی دیر بعد اس نے اوزار واپس رکھا اور پھر وہ بٹن دبا دیا۔ دوسرے لمحے دونوں تابون جو ساکت کھڑے ہوئے تھے۔ ایک بار پھر حرکت میں آ گئے۔

''اب دیکھتا ہوں یہ کہاں بچ کر جاتا ہے۔'' پروفیسر نے غصے سے دانت بھینچتے ہوئے کہا اور ایک بٹن دبا دیا۔ دوسرے لمحے نیلے رنگ کے تابون نے بجلی کی سی تیزی سے درخت پر حملہ کر دیا۔ اور اس کی گردن پر لگے ہوئے آروں نے انتہائی موٹے تنے کے مضبوط درخت کو اس طرح کاٹ کر رکھ دیا جیسے تار صابن کو کاٹ دیتا ہے۔ کڑکڑاہٹ کی تیز آواز مشین سے ابھری اور پھر درخت ٹارزن اور اس کے ساتھی بندر سمیت نیچے آ گرا۔ ٹارزن نیچے گرتے ہی اچھل کر ایک طرف دوڑ پڑا جبکہ دونوں تابون بھی بجلی کی سی تیزی سے اس کے پیچھے بھاگے۔

''اب کہاں بچ کر جاؤ گے ٹارزن۔''——پروفیسر نے بڑے طنزیہ لہجے میں کہا۔ وہ اب ہنری کے ساتھ

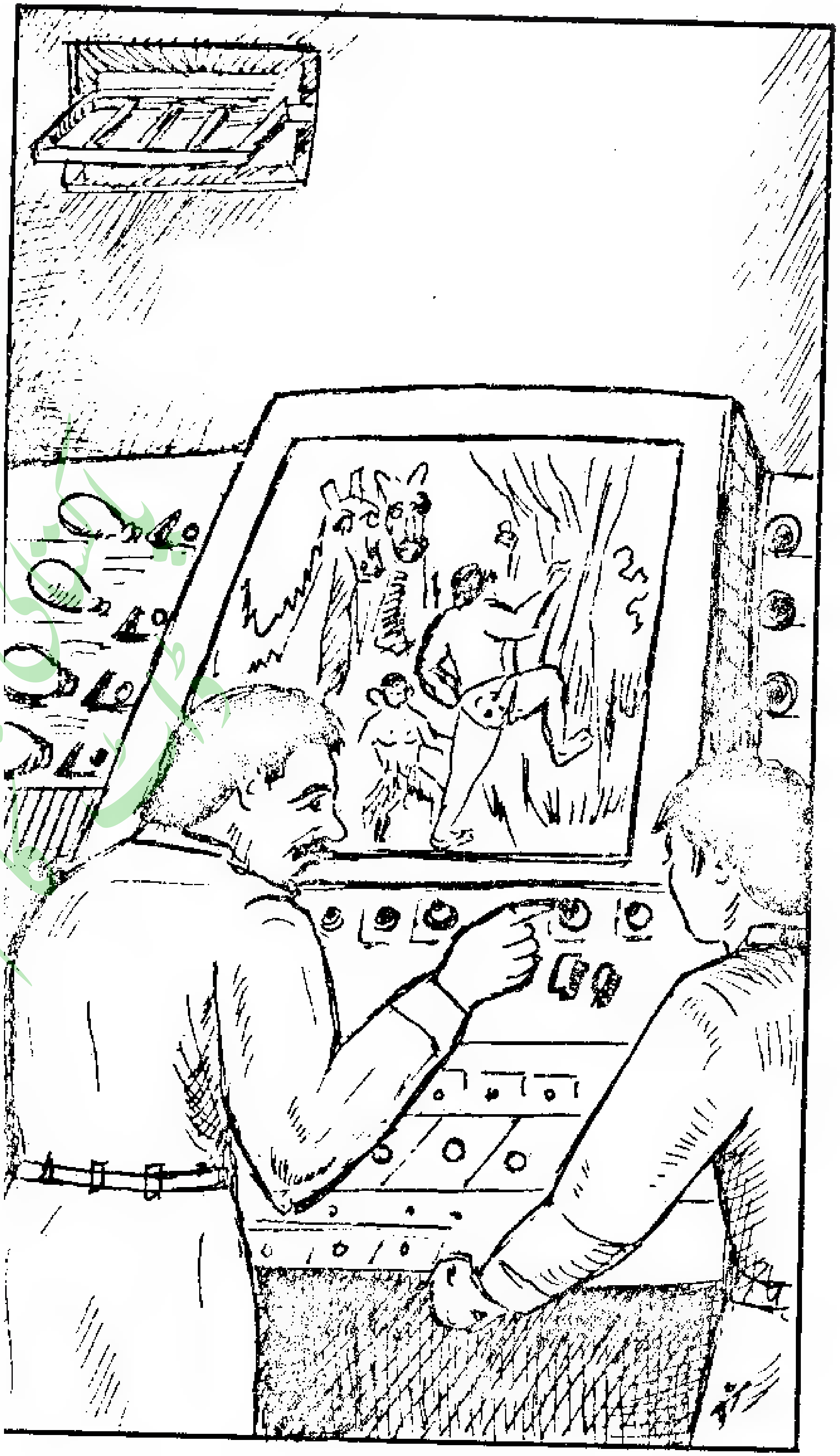

Downloaded from https://paksociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

اطمینان سے سکرین پر نظر آنے والے اس تماشے کو دیکھ رہا تھا۔ دونوں تابون اب خود ہی ٹارزن کے پیچھے دوڑ رہے تھے کہ اچانک ٹارزن نے جھکائی دی اور نیلا تابون ٹارزن کے اچانک جھکائی دینے کی وجہ سے یکلخت سامنے آ جانے والے درخت سے ٹکرایا۔

اوز دوسرا جامنی رنگ والا تابون اس کے ساتھ جا ٹکرایا۔ مگر وہ دونوں ٹکرا کر پلٹے اور ایک بار پھر ٹارزن کی طرف دوڑنے ہی لگے تھے کہ یکلخت ٹارزن کے ساتھی بندر نے چھلانگ لگائی اور دوسرے لمحے وہ نیلے تابون کے سر پر بیٹھ چکا تھا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اس کی دونوں آنکھوں پر ہاتھ رکھ دیئے اور نیلا تابون تیزی سے ایک ہی دائرے میں چکر لگانے لگا جبکہ جامنی تابون بدستور ٹارزن کے پیچھے تھا کہ یکلخت ٹارزن فضا میں کسی پرندے کی طرح اچھلا اور پھر وہ ہوا میں ہی قلابازی کھا کر ٹھیک اس جامنی تابون کے سر پر آ گرا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے بھی اس کی دونوں آنکھیں اپنے ہاتھوں سے ڈھانپ لیں اور اب وہ جامنی تابون بھی نیلے تابون کی طرح

ایک ہی دائرے میں گھومنے لگا۔

”کمال ہے۔ یہ دونوں تو واقعی انتہائی عیار اور پھرتیلے ہیں۔ لیکن کب تک۔ آخر انہیں نیچے گرنا ہی پڑے گا۔“ —— پروفیسر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

”پروفیسر۔ دونوں تابونوں کی آنکھیں تو بند کر دی گئیں ہیں پھر ہم سکرین پر انہیں کیسے دیکھ رہے ہیں۔“ —— ہنری نے حیران ہو کر پروفیسر سے پوچھا۔

”جن شعاعوں کی مدد سے ہم انہیں دیکھ رہے ہیں ان کا تعلق ان کی آنکھوں سے نہیں ہے۔ وہ ان کی دموں میں سے نکل رہی ہیں۔ آنکھوں سے تو یہ اپنے شکار کو دیکھتے ہیں۔“ —— پروفیسر نے جواب دیا اور ہنری نے سر ہلا دیا۔

دونوں تابون مسلسل ایک ہی دائرے میں گھوم رہے تھے اور ٹارزن اور منکو ان کی گردنوں سے چمٹے ہوئے ان کی آنکھیں بند کئے ہوئے تھے کہ اچانک ٹارزن کی تیز آواز سنائی دی۔ لیکن وہ کسی نامانوس سی زبان میں بول رہا تھا۔

”اوہ یہ بندروں کی زبان ہے۔ تو یہ جانوروں کی

Downloaded from https://paksociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

زبان بھی بول لیتا ہے۔"۔۔۔۔ ہنری نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ پروفیسر اسے کوئی جواب دیتا۔ اچانک ٹارزن کے ساتھی بندر نے نیلے تابون کی دونوں آنکھوں کے سامنے سے ہاتھ ہٹا کر اس کے دونوں کان پکڑ لئے اور اس کے ساتھ ہی تابون یکلخت رک گیا اور پھر ٹارزن نے بھی یہی کام کیا اور جامنی رنگ کا تابون بھی رک گیا۔

"یہ کیا ہوا۔ یہ کیوں رک گئے ہیں۔"۔۔۔۔ ہنری نے حیرت سے چیختے ہوئے کہا۔

"انہیں اپنے دشمن نظر نہیں آ رہے۔ اس لئے وہ رک گئے ہیں۔"۔۔۔۔ پروفیسر نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"لیکن درخت پر چڑھے ہوئے دشمن انہیں نظر آ جاتے ہیں۔ اپنی گردن پر چڑھے ہوئے نظر نہیں آتے۔"۔۔۔۔ ہنری نے کہا۔

"یہ بات نہیں ہنری۔ ان کے کانوں میں مخصوص ایریل لگے ہوئے ہیں۔ جن کی مدد سے یہ دیکھتے ہیں اور ایریل پر ان دونوں نے ہاتھ رکھ دیئے ہیں۔

آنکھوں سے تو یہ دیکھتے ہیں اور دشمن اچانک غائب ہو جانے سے ظاہر ہے یہ رک جائیں گے۔ لیکن تم فکر نہ کرو۔ میں ان کے اندر لگی ہوئی ایک اور مشین آن کر دیتا ہوں پھر یہ کام شروع کر دیں گے۔"۔۔۔۔ پروفیسر نے کہا اور تیزی سے سامنے موجود مشین کے مختلف بٹن دبانے شروع کر دیئے۔ اس کے ساتھ ہی دونوں تابونوں نے یکلخت قلابازیاں کھائیں اور ان کے اچانک قلابازیاں کھانے کی وجہ سے ٹارزن اور اس کا دوست بندر دونوں ہی اچھل کر نیچے گرے اور دونوں تابون بجلی کی سی تیزی سے مڑے اور ان کی طرف دوڑ پڑے۔ لیکن اسی لمحے ٹارزن نے زوردار چھلانگ لگائی اور ایک درخت کے تنے کو پکڑ کر ہوا میں لٹک گیا اور تابون بجلی کی سی تیزی سے دوڑتے ہوئے اس کے نیچے سے نکل گئے۔ آگے جا کر تابون تیزی سے مڑے اور انہوں نے بیک وقت اس درخت کو زوردار ٹکر ماری جس کے تنے سے ٹارزن لٹک رہا تھا مگر جیسے ہی دونوں تابون درخت کے تنے کی طرف دوڑے تھے ٹارزن نے

Downloaded from https://paksociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

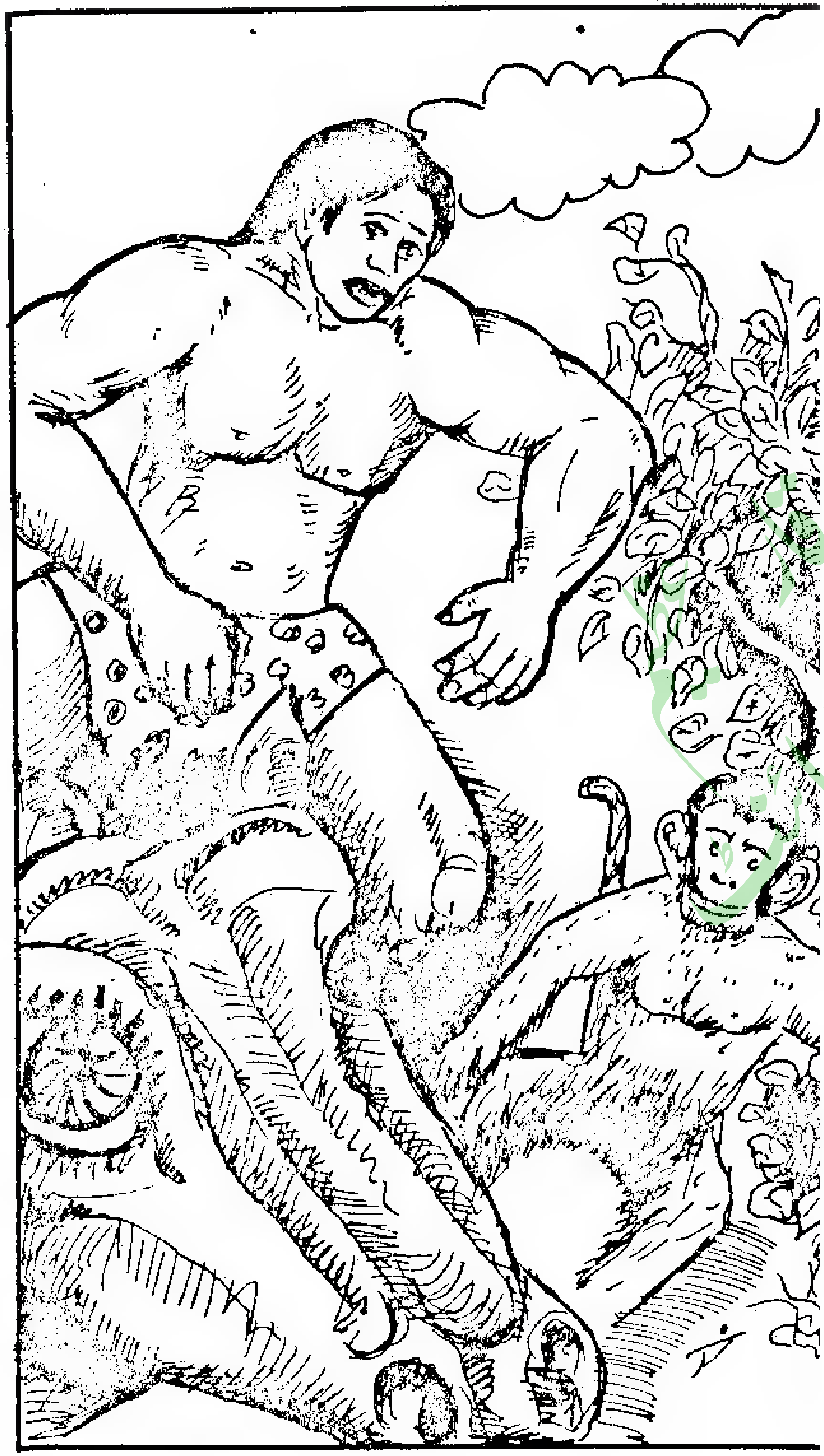

یکلخت قلابازی کھائی اور ایک اور درخت کی شاخ کو پکڑ لیا۔ اس کا دوست بندر نجانے کہاں غائب ہو گیا تھا۔ دونوں تابونوں نے وہ درخت بھی کاٹ دیا لیکن اب ٹارزن حیرت انگیز پھرتی سے درختوں کی شاخوں سے جھولتا ہوا تیزی سے آگے بڑھا چلا جا رہا تھا۔ مگر دونوں تابون بھی مسلسل درخت کاٹتے چلے آرہے تھے لیکن ٹارزن کی پھرتی اور مہارت حیرت انگیز تھی۔

"ارے یہ کہیں جھیل میں نہ کود جائے۔" اچانک پروفیسر نے چیختے ہوئے کہا۔ ٹارزن مسلسل درخت پر درخت پھلانگتا ہوا جھیل کی طرف ہی بڑھا چلا جا رہا تھا اور اس سے پہلے کہ پروفیسر کا فقرہ ختم ہوتا۔ جھیل قریب آنے پر ٹارزن نے درخت سے لمبی چھلانگ لگائی اور دوسرے لمحے اس کا جسم حیرت انگیز طور پر سیدھا جھیل کے اندر جا گرا۔ اس کے ساتھ ہی اس کے پیچھے دوڑنے والے دونوں تابون بھی جھیل کے اندر کود گئے۔

"اوہ اوہ سب کچھ ختم ہو گیا سب کچھ۔ دونوں تابون ناکارہ ہو گئے۔" ـــــ پروفیسر نے انتہائی حسرت

Downloaded from https://paksociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

بھرے لہجے میں کہا۔

"کیوں۔ کیوں پروفیسر۔ وہ پہلے تابوت تو رہتے ہی جھیل میں تھے۔"___ ہنری نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ان کی مشینری واٹر پروف تھی۔ انہیں میں نے بنایا ہی اس انداز میں تھا اور ان کی مشینری واٹر پروف نہیں تھی اور پانی ان کی مشینری کا سب سے بڑا دشمن ہے۔ ویری بیڈ بہت بڑا نقصان ہو گیا ہے ہنری۔ بہت بڑا۔"___ پروفیسر نے کہا اور ہنری کے ہونٹ بھینچ گئے۔ سکرین بھی دونوں تابوتوں کے جھیل میں کودنے سے تاریک ہو گئی اور مشین بھی بند ہو چکی تھی۔

"اب ہمیں کوئی اور طریقہ سوچنا ہو گا۔ اسے مارنے کا۔"___ پروفیسر نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"کون سا طریقہ۔"___ ہنری نے کہا۔

"چلو واپس ہیڈ کوارٹر چلو اب یہی ہو سکتا ہے کہ میں جنگل میں انتہائی زہریلی گیس فائر کر دوں۔ پھر جنگل میں نہ یہ ٹارزن بچے گا اور نہ کوئی جاندار۔ چلو

واپس ہنری۔ اب اس کے سوا اور کوئی صورت نہیں۔" پروفیسر نے کہا اور ہنری سر ہلاتا ہوا مڑا اور تیزی سے جا کر پائلٹ سیٹ پر بیٹھ گیا۔ دوسرے لمحے ہیلی کاپٹر نے موڑ کاٹا اور پھر تیزی سے واپس اس جزیرے کی طرف بڑھنے لگے جہاں ان کا ہیڈ کوارٹر تھا۔ پروفیسر اور ہنری دونوں کے چہرے اترے ہوئے تھے کیونکہ ٹارزن نے ایک لحاظ سے انہیں ایک بار پھر شکست دے دی تھی۔

Downloaded from https://paksociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

ٹارزن جھیل میں کودتے ہی تیزی سے تیرتا ہوا دوسرے کنارے سے باہر نکل آیا۔ اس کا مقصد صرف ان دونوں تابوتوں کو پانی میں گرا کر کچھ وقفہ حاصل کرنا تھا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ لوہے کے بنے ہوئے یہ جانور انتہائی وزنی تھے۔ اس لئے یہ جھیل میں تیر نہ سکیں گے۔ لیکن جب اس نے ان دونوں تابوتوں کو پانی میں غائب ہونے کے بعد دوبارہ ابھرتے ہوئے نہ دیکھا تو وہ حیرت سے وہیں رک گیا۔ اسی لمحے اسے ہیلی کاپٹر کی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی اس کی نظریں اوپر کو اٹھ گئیں۔ اس نے دور سے ایک بڑے ہیلی کاپٹر کو تیزی سے مغرب

کی طرف جاتے ہوئے دیکھا اور ٹارزن بے اختیار قریب ہی ایک انتہائی اونچے درخت پر چڑھنے لگا۔ اس کی رفتار بے حد تیز تھی اور دیکھتے ہی دیکھتے وہ اس بلند ترین درخت کی سب سے اوپر والی چوٹی پر پہنچ گیا اور چند لمحوں بعد اس نے دور جاتے ہوئے ہیلی کاپٹر کو دیکھ لیا۔ اب اسے دور سے سمندر بھی صاف نظر آنے لگ گیا تھا اور ہیلی کاپٹر اسی سمندر کے اوپر اڑتا ہوا آگے بڑھا چلا جا رہا تھا۔ چند لمحوں بعد اس نے ہیلی کاپٹر کو ایک نقطے کی مانند نیچے سمندر میں موجود ایک چھوٹے سے جزیرے پر اترتے دیکھ لیا۔ اب ہیلی کاپٹر جو کسی چڑیا جیسا نظر آرہا تھا اس جزیرے پر اتر گیا تھا۔ ٹارزن درخت سے نیچے اتر آیا۔

”سردار۔ وہ دونوں جانور کہاں چلے گئے۔“ درخت کے نیچے کھڑے ہوئے منکو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ وہ شاید ابھی وہاں پہنچا تھا۔

”وہ پانی میں غرق ہو گئے ہیں منکو اور اب میں نے ان کا اڈہ بھی دیکھ لیا ہے۔ اب ہمیں فوراً وہاں

Downloaded from https://paksociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

پہنچنا ہو گا۔ آؤ میرے ساتھ۔"۔۔۔۔ٹارزن نے کہا اور پھر وہ اس طرف کو بھاگنے لگا جدھر سمندر تھا۔ سمندر کے کنارے پہنچنے سے پہلے اس نے ایک ایسا درخت دیکھ لیا تھا جس کا تنا کھوکھلا تھا اور وہ پوری طرح سوکھا ہوا بھی تھا۔ ٹارزن نے دو تین جھٹکوں سے ہی اس تنے کو گرا لیا اور پھر وہ اسے کاندھے پر اٹھائے آگے بڑھا۔ اس نے تنے کو کنارے پر رکھا اور ساتھ ہی زمین پر پڑی دو چوڑی لکڑیاں اٹھا لیں انہیں صاف کیا اور اس کے بعد اس کھوکھلے تنے کو اس نے پانی میں ڈالا اور خود اچھل کر اس پر چڑھ گیا۔ منکو بھی اس کے ساتھ ہی چھلانگ لگا کر اس کھوکھلے تنے نما کشتی میں آ گیا۔ ٹارزن نے دونوں لکڑیوں کی مدد سے اسے پانی کے اندر دھکیلنا شروع کر دیا اور تھوڑی دیر میں یہ کشتی انتہائی تیزی سے پانی میں تیرتی ہوئی اس جزیرے کی طرف بڑھی جا رہی تھی۔ جہاں ٹارزن نے ہیلی کاپٹر اترتے ہوئے دیکھا تھا۔ یہ اس کی خوش قسمتی تھی کہ ہوا کا رخ بھی اسی طرف تھا۔ اس لئے کشتی کی رفتار خاصی تیز تھی۔

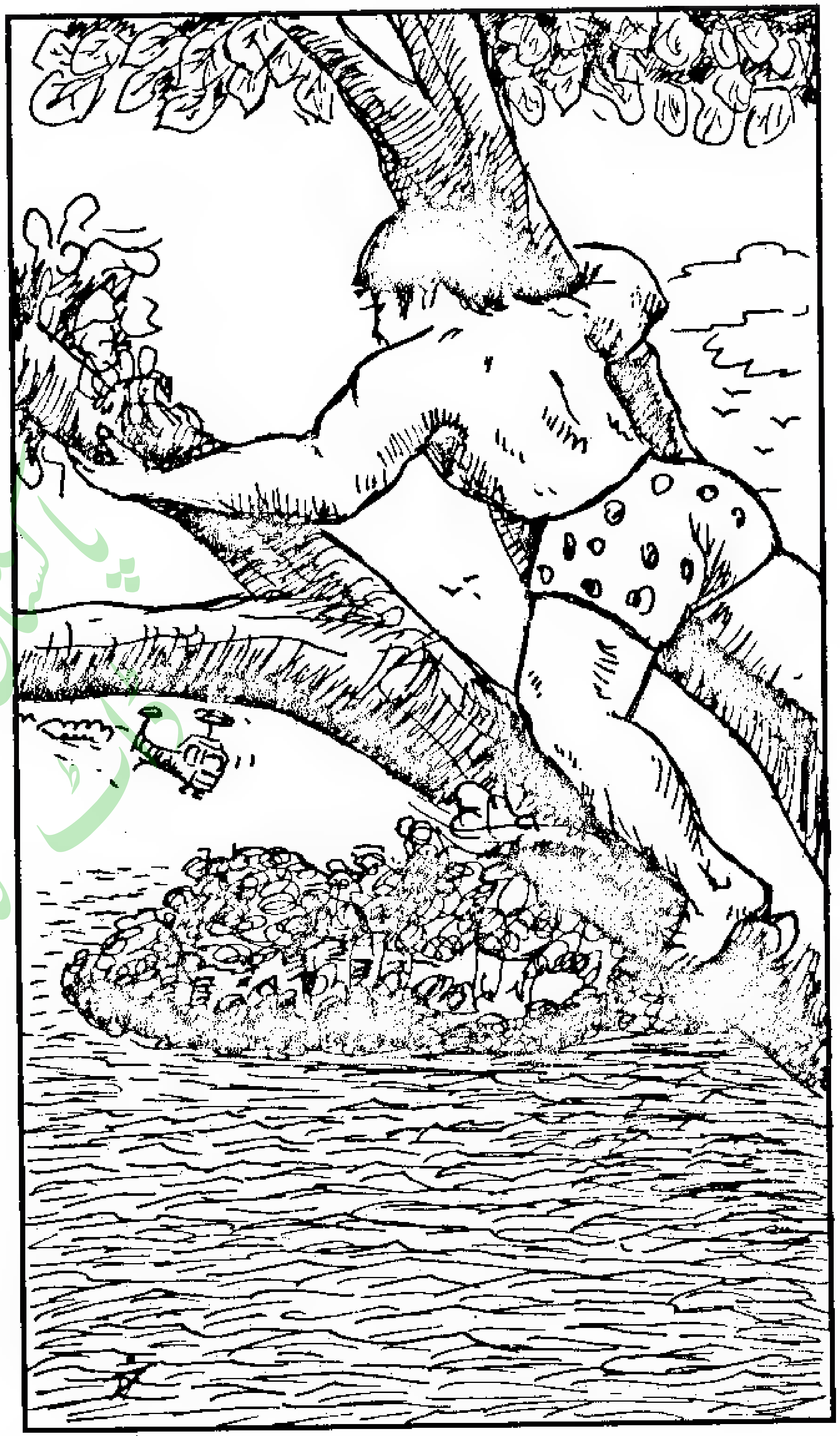

Downloaded from https://paksociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

پھر تقریباً دو گھنٹوں کے مسلسل سفر کے بعد آخر کار وہ اس جزیرے تک پہنچ ہی گئے۔ ٹارزن نے کنارے پر پہنچ کر تنے کو بھی اٹھا کر کنارے پر ایک جگہ رکھا اور پھر تیزی سے جزیرے کے اندر کی طرف بڑھ گیا۔ جزیرے پر گھنا جنگل تھا لیکن نہ کوئی وہاں درندہ تھا اور نہ کوئی آدمی۔ ٹارزن احتیاط سے چلتا ہوا آگے بڑھتا جا رہا تھا کہ اچانک دور درختوں کے درمیان اس نے ایک کھلا میدان دیکھا جس میں دو ہیلی کاپٹر موجود تھے۔ میدان کے دونوں اطراف میں پختہ عمارتیں بنی ہوئی تھیں اور وہاں کچھ لوگ بھی آ جا رہے تھے۔ یہ سب مہذب دنیا کے لوگ تھے۔ ٹارزن ایک درخت کی اوٹ میں کھڑا ان سب کا جائزہ لے رہا تھا کہ اچانک اس کی نظریں ایک عمارت کی کھلی کھڑکی پر پڑیں تو وہ بے اختیار چونک پڑا۔ اس نے کھڑکی کے اندر دیوار کے ساتھ لگی ہوئی ایک عجیب وغریب سی مشین دیکھ لی تھی۔

"منکو وہ سامنے سرخ پتھروں والی عمارت نظر آ رہی ہے جس کی کھڑکی کھلی ہوئی ہے۔" ـــــ ٹارزن نے

Downloaded from https://paksociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

منکو سے مخاطب ہو کر کہا۔

''ہاں۔ نظر آ رہی ہے سردار۔''ــــــ منکو نے جو اس کے کاندھے پر بیٹھا ہوا تھا جواب دیا۔

''تم جا کر اس عمارت کے اندر دیکھو کہ اس میں کتنے آدمی ہیں اور کیا باتیں کر رہے ہیں۔ پھر مجھے آ کر بتاؤ۔''ــــــ ٹارزن نے کہا تو منکو نے اس کے کاندھے سے چھلانگ لگائی اور دوڑتا ہوا جنگل میں غائب ہو گیا۔ پھر کافی دیر بعد منکو واپس آیا۔

''سردار۔ میں دیکھ آیا ہوں۔ اس کے اندر دو آدمی ہیں۔ ایک بوڑھا اور ایک جوان اور وہ کسی نامانوس زبان میں باتیں کر رہے ہیں مگر ان باتوں میں بار بار تمہارا ذکر بھی آ رہا ہے۔''ــــــ منکو نے جواب دیا اور ٹارزن نے سر ہلا دیا۔

''اس عمارت کے اندر جانے کا کوئی محفوظ راستہ ہے میرا مطلب ہے کہ دوسروں کی نظروں میں آئے بغیر ہم اندر جا سکیں۔''ــــــ ٹارزن نے کہا۔

''ہاں سردار۔ دوسری طرف بے شمار درخت موجود ہیں جن میں سے ایک درخت کی شاخیں اس عمارت

کی چھت تک جا رہی ہیں۔''ــــــ منکو نے جواب دیا۔

''ٹھیک ہے آؤ میرے ساتھ۔''ــــــ ٹارزن نے کہا اور پھر وہ دوڑتا ہوا جنگل میں آگے بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ واقعی بڑی آسانی سے اس عمارت کی چھت پر پہنچ چکا تھا۔ چھت سے سیڑھیاں نیچے جا رہی تھیں۔ منکو اس کی رہنمائی کر رہا تھا اور تھوڑی دیر بعد ٹارزن ایک کمرے میں داخل ہوا تو اس نے ایک بوڑھے کو ایک بڑی سی مشین کے سامنے جھکے ہوئے دیکھا۔ کمرے میں وہ بوڑھا اکیلا ہی تھا۔ ٹارزن نے خنجر زیر جامے سے نکالا اور تیزی سے آگے بڑھ کر اس نے اچانک اس بوڑھے کو گردن سے پکڑ کر دائیں طرف اچھال دیا۔ بوڑھا بے اختیار چیختا ہوا نیچے فرش پر جا گرا اور ٹارزن نے اس کے جسم پر پیر رکھ دیا۔

''تت تت تم۔ تم اور یہاں۔ تم یہاں کیسے آ گئے۔ اوہ۔ اوہ۔''ــــــ بوڑھے نے انتہائی خوفزدہ سے لہجے میں اٹک اٹک کر کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کی

Downloaded from https://paksociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

آنکھیں بند ہو گئیں اور گردن ڈھلک گئی۔ وہ خوف کی شدت سے بے ہوش ہو چکا تھا۔ اسی لمحے ٹارزن نے باہر سے کسی کے قدموں کی آوازیں سنیں تو وہ اچھل کر دروازے کی اوٹ میں ہو گیا۔

”پروفیسر مرفی۔“——اچانک ایک بھاری بدن کے آدمی نے اندر داخل ہوتے ہوئے کہا لیکن دوسرے لمحے وہ بری طرح چیختا ہوا فرش پر جا گرا۔ ٹارزن نے اسے بھی پروفیسر کی طرح گردن سے پکڑ کر اچھال کر نیچے فرش پر پھینک دیا تھا۔ اس کے ساتھ ہی ٹارزن یکلخت اچھل کر اس کے پیٹ پر دونوں پیروں سے کودا اور اس آدمی کے حلق سے کربناک چیخ نکلی اور وہ اس طرح پھڑکنے لگا جیسے پانی سے نکلی ہوئی مچھلی پھڑکتی ہے۔ چند لمحوں بعد اس کی گردن بھی ڈھلک گئی۔ ٹارزن نے خنجر زیر جامے میں اڑسا اور پھر جھک کر اس نے پہلے اس بھاری بدن والے کو اور پھر اس بوڑھے پروفیسر کو اٹھا کر باری باری کاندھوں پر ڈالا اور منکو کو اپنے پیچھے آنے کا اشارہ کرتے ہوئے وہ واپس چھت کی طرف بھاگ پڑا۔ تھوڑی دیر

Downloaded from https://paksociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

بعد وہ درخت پر سے ہوتا ہوا احتیاط سے جنگل میں اترا اور اندر گھنے علاقے میں داخل ہو گیا۔

”مضبوط بیلیں لے آؤ منکو میں نے انہیں باندھنا ہے۔“ ـــــ ٹارزن نے جنگل کے اندرونی حصے کی طرف جاتے ہوئے منکو سے کہا اور منکو سر ہلاتا ہوا دوسری طرف کو دوڑ پڑا۔ ٹارزن نے جنگل میں کافی اندر جا کر ان دونوں کو زمین پر لٹا دیا۔ تھوڑی دیر بعد منکو ایک مضبوط بیل کا گچھا اٹھائے اس کے پاس پہنچ گیا اور ٹارزن نے ان دونوں کو دو درختوں کے تنوں سے باندھ دیا اور پھر اس نے باری باری دونوں کے چہروں پر تھپڑ مارنے شروع کر دیئے۔ تھوڑی دیر بعد وہ دونوں ہی چیختے ہوئے ہوش میں آ گئے۔

”ہاں اب بولو کہ تمہیں کیا سزا دی جائے ۔ تم نے صرف چند قیمتی پتھروں کے لالچ میں جنگل کے رہنے والے سینکڑوں انسانوں اور ہزاروں جانوروں کو ہلاک کر دیا ہے۔“ ـــــ ٹارزن نے زیرجامے سے خنجر نکالتے ہوئے کہا۔

”تت۔ تت تم یہاں کیسے پہنچ گئے۔ تمہیں کسی نے

نہیں دیکھا۔“ ـــــ پروفیسر اور اس کے ساتھی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”جو میں نے پوچھا ہے اس کا جواب دو۔“ ٹارزن نے غصیلے لہجے میں کہا۔

”ہمیں معاف کر دو ٹارزن۔ ہم یہاں سے واپس چلے جائیں گے۔“ ـــــ پروفیسر نے گھگھیاتے ہوئے لہجے میں کہا۔

”تم ہی تو اصل مجرم ہو۔ تم نے سائنسی ایجادات اس لئے کی ہیں کہ انسانوں کو ہلاک کیا جا سکے۔ اس کا مطلب ہے تم انسان نہیں شیطان ہو ورنہ تم انسانوں کی بھلائی کے لئے بھی اپنی ایجادات استعمال کر سکتے تھے۔ بولو اب تم میرے متعلق کیا سوچ رہے تھے بولو۔“ ـــــ ٹارزن نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا اور آگے بڑھ کر اس نے خنجر کی دھار اس بوڑھے پروفیسر کی گردن پر رکھ دی۔ بوڑھا خوف سے تھر تھر کانپ رہا تھا۔

”مم۔ مم۔ میں۔ میں۔“ ـــــ بوڑھے نے ہکلاتے ہوئے کہا۔

Downloaded from https://paksociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

’’سچ سچ بتا دو ورنہ گلا کاٹ دوں گا۔‘‘ ـــــ ٹارزن نے غراتے ہوئے کہا۔

’’ہم۔ ہم جنگل پر زہریلی گیس چھڑکنا چاہتے تھے۔ گیس ہیلی کاپٹر میں رکھ دی گئی تھی۔ مم۔ مم مگر۔۔۔‘‘ پروفیسر نے ہکلاتے ہوئے کہا۔

’’ہونہہ تو تم جنگل اور اس کے اردگرد کے علاقے میں موجود ہر جاندار کو ختم کرنا چاہتے تھے۔ اب مجھے یقین آ گیا ہے کہ تم انسان نہیں ہو۔ انسان لاکھ ظالم ہو۔ کم از کم اس طرح قتل عام نہیں کر سکتا۔‘‘ ٹارزن نے غراتے ہوئے کہا اور دوسرے لمحے اس نے غصے اور نفرت سے پروفیسر کے گلے پر خنجر چلا دیا۔ پروفیسر کا بندھا ہوا جسم پھڑکنے لگا اور اس کے حلق سے غرغراہٹ کی آوازیں نکلیں۔ پھر چند لمحوں بعد اس کی گردن کٹ کر ایک طرف لٹک گئی۔

’’اب تم بتاؤ۔ تمہارا کیا نام ہے۔‘‘ ـــــ ٹارزن خون آلود خنجر لئے دوسرے بندھے ہوئے آدمی کی طرف بڑھا۔

’’ہنری۔ میرا نام ہنری ہے۔ میں بے قصور ہوں۔

سارا قصور پروفیسر کا تھا۔ وہ تمہیں مارنا چاہتا تھا۔ مم۔ مم میں نہیں۔‘‘ ـــــ اس آدمی نے انتہائی خوفزدہ لہجے میں کہا۔

’’اب یہاں جزیرے پر تمہارے کتنے ساتھی موجود ہیں۔‘‘ ـــــ ٹارزن نے پوچھا۔

’’صرف دس ساتھی رہ گئے ہیں۔ باقی تو تم نے ہلاک کر دیئے تھے۔‘‘ ـــــ ہنری نے جواب دیا۔

’’تم بھی انسانوں کے قاتل ہو۔ اس لئے تم بھی بوڑھے کے ساتھ ہی مرو۔‘‘ ـــــ ٹارزن نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے انتہائی بے رحمی سے اس ہنری کا گلا بھی کاٹ دیا۔ وہ واقعی اس وقت انتہائی بے رحم نظر آ رہا تھا۔

’’آؤ منکو اب جزیرے پر موجود باقی افراد کا بھی خاتمہ کر دیں تاکہ ہمیشہ کے لئے یہ خطرہ ختم ہو جائے۔‘‘ ـــــ ٹارزن نے منکو کی طرف مڑ کر دیکھتے ہوئے کہا جو اپنی جگہ کھڑا کانپ رہا تھا۔

’’کیا ہوا تم کانپ کیوں رہے ہو۔‘‘ ـــــ ٹارزن نے منکو کو کانپتے دیکھ کر حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

Downloaded from https://paksociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

"دسس۔ سردار۔ آج سے پہلے میں نے تمہیں اس طرح بے رحمی سے بندھے ہوئے آدمیوں کا گلا کاٹتے نہیں دیکھا۔"____منکو نے جواب دیا تو ٹارزن ہنس پڑا۔

"بے رحموں اور ظالموں کے ساتھ اسی طرح بے رحم اور ظالم ہونا پڑتا ہے۔ انہوں نے کس قدر بے رحمی سے چند پتھروں کے لالچ میں کس قدر انسانوں کو ہلاک کر دیا تھا۔"____ٹارزن نے کہا تو منکو نے سر ہلا دیا اور تھوڑی دیر بعد ایک ایک کر کے ٹارزن نے جزیرے میں موجود تمام آدمیوں کا خاتمہ کر دیا۔ پھر اسے ایک کمرے میں عجیب و غریب اسلحہ اس قدر تعداد میں نظر آیا کہ ٹارزن حیران رہ گیا۔ اس نے وہاں سے ایک رسی اٹھائی جس کا گچھا بہت بڑا تھا۔

"منکو۔ جنگل سے جا کر ریمو درخت تلاش کرو اور اس کی شاخیں توڑ کر لے آؤ۔"____ٹارزن نے کہا اور منکو سر ہلاتا ہوا واپس جنگل میں دوڑ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ اس کی دو بڑی بڑی شاخیں گھسیٹتا ہوا لے آیا۔ ٹوٹی ہوئی شاخوں کے سروں سے کالے رنگ کا

محلول تیزی سے باہر نکل رہا تھا۔ ٹارزن نے دونوں شاخوں کے سرے اس رسی کے گچھے پر رکھ دیئے اور تھوڑی دیر بعد رسی کا سارا گچھا اس محلول میں بھیگ گیا۔ ٹارزن نے رسی کا ایک سرا اسلحہ والے کمرے کی ایک پیٹی کے اندر باندھا اور پھر رسی کھول کر وہ اس کا دوسرا سرا اٹھائے منکو کے ساتھ جنگل کے اندر بھاگتا چلا گیا۔ اسے معلوم تھا کہ ریمو درخت کے رس کو آگ بہت تیزی سے پکڑ لیتی ہے۔ جب رسی ختم ہو گئی تو ٹارزن نے دو پتھر اٹھائے اور خشک پتے اور جھاڑیاں اکٹھی کر کے ان پتھروں کو مخصوص انداز میں رگڑنا شروع کر دیا۔ چند لمحوں بعد ان خشک پتوں نے آگ پکڑ لی تو ٹارزن نے رسی کا سرا اس آگ میں ڈال دیا۔ دوسرے لمحے رسی پر لگے ہوئے محلول نے آگ پکڑ لی اور آگ تیزی سے اس کے دوسرے سرے تک جانے لگی تو ٹارزن منکو کو ساتھ لئے جزیرے کے کنارے پر آیا اور اس نے وہ کھوکھلا تنا سمندر میں ڈالا اور اس پر سوار ہو کر اس نے اُسے دوبارہ جنگل کی طرف بڑھانا شروع کر دیا۔ ابھی وہ

Downloaded from https://paksociety.com

Downloaded from https://paksociety.com

جزیرے سے کچھ ہی دور گئے ہوں گے کہ جزیرے پر انتہائی خوفناک دھماکے سنائی دیئے اور پھر اس طرح آگ کے شعلے آسمان کی طرف اٹھے جیسے کوئی آتش فشاں پھٹ پڑا ہو۔ دھماکے مسلسل ہو رہے تھے۔

"یہ کیا ہو رہا ہے سردار" ——— منکو نے حیران ہو کر پوچھا۔

"ان کے اسلحہ کا گودام تباہ ہو رہا ہے۔ اب وہاں سب کچھ تباہ ہوجائے گا" ——— ٹارزن نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ ساحل پر پہنچ گئے۔ جزیرے پر ابھی تک آگ کے شعلے نظر آرہے تھے۔ ساحل پر اسے سردار ٹوبی اپنے چند ساتھیوں کے ساتھ کھڑا نظر آیا۔ وہ بھی شاید ان دھماکوں کی آوازیں اور آگ دیکھ کر ادھر آئے تھے اور جب ٹارزن نے انہیں بتایا کہ اس نے کس طرح ان کے دشمنوں کا مکمل خاتمہ کر دیا ہے تو وہ سب خوشی سے اچھلنے کودنے لگے کیونکہ اب وہ تمام خطرات سے ہمیشہ کے لئے محفوظ ہو گئے تھے۔ پھر سردار ٹوبی نے آزادی کا جشن منانے کا اعلان کر دیا اور سارے جنگل میں کئی

روز تک جشن منایا جاتا رہا اور ٹارزن اور منکو بھی اس جشن میں شریک رہے اور پھر سردار ٹوبی سے اجازت لے کر ٹارزن منکو کے ہمراہ آگے بڑھ گیا۔ چونکہ اسے معلوم تھا کہ اس کے دوست قبیلے کے سردار کے بیٹے کی شادی میں ابھی کافی دن ہیں۔ اس لئے وہ مطمئن تھا اور اسے خوشی تھی کہ شادی میں شرکت کرنے کے ساتھ ساتھ اس نے ان لوگوں کا خاتمہ کر دیا ہے جنہوں نے جنگل میں رہنے والوں کو ہلاک کیا تھا۔ چنانچہ وہ منکو کو کاندھے پر بٹھائے سفر پر روانہ ہوگیا۔

ختم شد

Downloaded from https://paksociety.com